

بحسب الارشاد

شيخ الشريعة والطريقة تاج الفقهاء
مفتي بنديال

قرّة عيون الاقيال في تذكرة فضلاء البنديال

غلام بنديال شيخ الحديث

مرب

ابو الرضا مفتي غلام محمد بنديال شريفي

ناشر: جامعہ مظہریہ امدادیہ بنديال شریف



علامہ غلام عباس قادری صاحب زید مجدہ

حضرت علامہ غلام عباس قادری صاحب زید مجدہ گلستان ہندیال کے مہکتے ہوئے گلدستہ میں پتلے دبلے چلتے پھرتے سادہ لباس میں صرف ایک پھول سا نظر آتے ہیں مگر آسمان تدریس کے آفتاب مہتاب ہیں۔ فاضل موصوف تحصیل و ضلع لیہ ڈاکخانہ لدھانہ کے رہنے والے ہیں۔ تقریباً ۲۵ سال ہے۔ آپ کے والد گرامی کا نام اللہ بخش صاحب ہے جو کہ شریف طبع انسان ہیں انہوں نے اپنے بیٹے کو شریعت نبویہ کا مجاہد بنا دیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں اجر عظیم عطا فرمائے۔ جامعہ میں علوم و فنون پڑھنے کے بعد بالآخر ان کی دور بین نگاہ نے ایسا جامعہ ڈھونڈ لیا جو عالم اسلام کے جامعات میں ممتاز اور منفرد ہے۔ یعنی جامعہ مظہریہ امدادیہ میں تشریف لائے اور پانچ کے شیخ الشریعت والطریقہ محقق العصر وحید العصر فرید الدہر محسن اہل سنت حضرت علامہ صاحبزادہ محمد عبدالحق صاحب زید مجدہ سے صرف کی مشکل ترین کتاب شافیہ پڑھنے کا شرف حاصل ہوا اور جامعہ کے قابل ترین استاذ العلماء مفتی محمد مسعود احمد تونسوی صاحب سے مندرجہ اہل علم و فنون پڑھنے کا شرف حاصل ہوا۔

صرف 'نحو فقہ' اصول فقہ، فلسفہ، علم میراث وغیرہ

بیعت

علامہ عباس صاحب کی بیعت سلسلہ قادریہ سے ہے۔

علامہ غلام محمد تونسوی صاحب زید مجدہ

حضرت علامہ غلام محمد تونسوی صاحب فضلاء ہندیال شریف میں سے قابل رشک فاضل ہیں۔ ان کی شخصیت اور دہاک شخصیت کے حامل ہیں۔ محنت اور شرافت ان کی انہیں اس قدر ملازم ہے کہ ان کی گاہے کہ محنت اور ذکاوت اور آپ کے درمیان ملازمہ دائمی ہے تو پھر بھی بہت کم ہے۔ آپ تونسہ شریف کے قریبی دیہات بنجر سیدان میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد گرامی کا نام غلام محمد ہے۔ آپ کے والد گرامی اپنے علاقہ کی دینی اور مذہبی شخصیت تھے۔ آپ کے والد گرامی نے اپنی والدہ کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس قدر مقام عطا فرمایا کہ علماء اور مدرسین آپ کی اطاعت اور اہانت کو دیکھ کر رشک کرتے ہیں۔ حضرت علامہ غلام محمد ہندیالوی مدظلہ العالی نے متعدد مدارس میں تدریسی خدمات فرمائی ہیں۔ جامعہ قادریہ فیصل آباد میں صدر المدرسین اور شیخ الحدیث کے عہدہ پر فائز ہیں۔

آباد اور وقار زندگی

آپ کے قد و قامت اور لباس کو دیکھ کر عام آدمی یہ تصور کرتا ہے کہ یہ دیہاتی اور زمیندار آدمی ہیں مگر جب مندرجہ رئیس پر بیٹھتے ہیں تو امام غزالی اور امام رازی کا طرز بیان تازہ ہو جاتا ہے اور ان کی اہانت اور عظمت زندہ ہو جاتی ہے۔

حضرت علامہ غلام محمد مدظلہ العالی ہمہ وقت کتب بینی میں مصروف رہتے ہیں۔ انہوں نے نہ صرف کتب کرمی ہے اور نہ ہی خطابت کے فرائض انجام دیتے ہیں اور نہ ہی کہیں درس قرآن اور تدریس فرماتے ہیں۔ صرف اور صرف تدریسی خدمات کو ترجیح دیتے ہیں۔ بڑے بڑے فضلاء ان کے احادیث کو تکرار کرنے کو سعادت سمجھتے ہیں۔

راقم نے فیصل آباد کے تمام مدارس کا دورہ کیا تاکہ فضلاء ہندیال سے فارم پر کرائے جائیں۔ ان کے لیے فیصل آباد میں جانے کا بھی اتفاق ہوا تو حضرت علامہ غلام محمد تونسوی مدظلہ العالی کو دیکھا کہ وہ وہاں پر فائز ہیں۔ پر وقار لباس میں ملبوس ہیں اور درس نظامی کی معرکہ الاراء کتاب ملا کر پڑھ رہے ہیں۔ راقم جب ان کے کمرہ میں داخل ہوا چپکے سے ایک گوشہ میں بیٹھ گیا۔ کمرہ طلباء

فرماتے اور کتاب کے کسی حصے پر حیر حاصل ہوتے اور افریقہ کے بعد ترجمہ کرتے۔ اس لافانی انداز تدریس کو دیکھ کر اس قدر مسرت اور تسکین قلب ہوا جو بیان سے باہر ہے۔

بے مثل ذہانت کی تعارفی نوعیت

حضرت علامہ غلام محمد تونسوی مدظلہ العالی کی ذہانت اور فطانت میں کسی کو کلام نہیں ہے۔ راقم نے طالب علمی کے دوران علامہ تونسوی کی ذہانت کا ایک واقعہ سنا ہے اس کے راوی میرے طالب علمی کے مخلص اور محسن رفیق پیر طریقت محسن اہل سنت حضرت علامہ پیر سردار احمد مدظلہ العالی سجادہ نشین کھرپڑ شریف ہیں۔

حضرت قبلہ پیر صاحب فرماتے ہیں۔ جب علامہ تونسوی صاحب استاذ العرب والعجم حضرت علامہ عطاء محمد بندیالوی گولڑوی رحمہ اللہ کے پاس پڑھتے تھے اتفاقاً ایک دن علامہ تونسوی مدظلہ العالی کی عبارت پڑھنے کی باری تھی۔ استاذ العرب والعجم رحمہ اللہ کے پاس جب وہ درس نظامی کی معروف اور مشکل ترین کتاب ”حمد اللہ“ لے کر گئے دوران تدریس حضرت قبلہ استاذ العرب والعجم نے ذوق میں آکر فرمایا:

”ہاں مولوی غلام محمد آج حمد اللہ کیا کہنا چاہتا ہے۔“ حضرت علامہ تونسوی مدظلہ العالی نے حمد اللہ کی اس انداز سے تقریر فرمائی کہ محقق العرب والعجم علامہ گولڑوی رحمہ اللہ ان کی تقریر سن کر فرمایا ”ہاں مولوی غلام محمد تم سچ کہتے ہو آج حمد اللہ یہی کہنا چاہتا ہے اور میں نے بھی رات کو مطالعہ میں یہی معلوم کیا ہے۔“

قارئین اس واقعہ کو پڑھ کر ضرور کہیں گے یہ سب کچھ اللہ ہی کا فضل ہے جس کی وجہ سے علامہ تونسوی کو شرح صدر ہوا۔

حضرت علامہ تونسوی یقیناً دور حاضر کے محقق استاذ ہیں اور گلستان بندیال کے مہکتے ہوئے گلستے ہیں۔ اسی گلستہ کی خوشبو سے کس قدر غیر محصور افراد تا قیامت اپنے اذہان کو علوم و فنون سے معطر کرتے رہیں گے۔

جوہر استنباط و استخراج

علامہ تونسوی مدظلہ العالی کو اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل و کرم سے اس قدر نوازا ہے کہ جب وہ مسند تدریس پر فائز ہوتے ہیں تو ان کا انداز تدریس کچھ یوں ہوتا ہے کہ ماتن یہ کہتا ہے شارح کی غرض یہ ہے اور بین السطور والے یہ کہہ رہے ہیں اور محشی کی تقریر یہ ہے اور اصل بات یہ ہے جو مجھے سمجھ آ رہی ہے۔ طلباء عظام کو ان کی تدریس کا یہ انداز دیکھ کر تعلیم و تدریس کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔

حضرت علامہ غلام محمد تونسوی صاحب استاذ العرب والعجم علامہ گولڑوی رحمہ اللہ کے تلامذہ ہیں۔ آج بھی وہ اسلاف کی یادگار ہیں۔ جس طالب علم کو کوئی استاذ مطمئن نہ کرے وہ انہی کے پاس ہا کر اپنی علمی پیاس بجھاتا ہے۔ علامہ تونسوی مدظلہ العالی ہر فن میں ید طولی رکھتے ہیں اور جذبہ تدریس میں فرید العصر ہیں۔ محقق العرب والعجم علامہ بندیالوی رحمہ اللہ کے منصب تدریس کے محافظ ہیں۔ آسمان علم و حکمت کے آفتاب مہتاب ہیں۔ طلباء عظام اور علماء کرام کے وہ مطلوب ہیں اور مشرب تدریس ان کی علامت ہے۔ محنت اور مشقت ان کی عادت ہے جذبہ مطالعہ ان کی زینت ہے۔

علامہ غلام محمد تونسوی مدظلہ العالی نے جن مدارس اہل سنت میں بھی اپنی دینی خدمات پیش کیں آج بھی ان مدارس میں انہی کے تذکرے ہوا کرتے ہیں۔ یقیناً علامہ تونسوی مدظلہ العالی کا وجود اہل سنت کے لئے نعمت ہے اور مدارس اہل سنت کے لئے سرمایہ علم ہیں اور فضلاء بندیال کے لئے آب حیات ہیں۔

سلسلہ بیعت

حضرت علامہ تونسوی مدظلہ العالی کا سلسلہ بیعت آستانہ عالیہ تونسہ شریف سے وابستہ ہے۔ یقیناً آستانہ عالیہ تونسہ شریف کو بھی اس فاضل اور محقق اہل سنت پر فخر ہے۔ عالم اسلام کو بندیال شریف کی مقدس زمین پر فخر ہے کہ اس زمین سے فیضاب ہونے والے گلستان علم و حکمت آج بھی شرق و غرب میں اپنی مہک اور رنگینی سے غیر محصور افراد کو معطر اور مزین کر رہے ہیں۔ یقیناً ایسے فضلاء مدتوں تک بھی تیار نہیں ہو سکتے۔

علامہ تونسوی مدظلہ العالی نے تصنیف کا تو کوئی کام نہیں کیا مگر اتنا ضرور ہے کہ بہت سے مصنفین اور مدرسین تیار کئے ہیں۔ کتابیں تصنیف کرنے کی بجائے مصنفین تیار کرنا بہت بڑا کمال ہے اور یہی مصنفین ہی دینی خدمات کے مخزن اور معدن ہیں۔ فالحمد علی ذلک حمداً کثیراً۔
ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔



محقق الملت تلمیذ خاص فقیہ العصر

علامہ غلام محمد بندیا لوی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت علامہ غلام محمد بندیا لوی المعروف حافظ میاں غلام محمد صاحب بندیا لوی مجاہد اہل سنت اور نیک طینت تھے۔ ان کی گفتار اور رفتار کو دیکھ کر آفتاب علم و حکمت حضرت علامہ عطاء محمد بندیا لوی رحمۃ اللہ علیہ یاد آ جاتے تھے۔ ایسا ہی معلوم ہوتا تھا کہ علامہ بندیا لوی رحمۃ اللہ علیہ گفتگو فرما رہے ہیں۔ ایسی اوصاف حمیدہ اور محاسن جمیلہ کی سعادت ہر ایک کو میسر نہیں ہوتی۔ حضرت علامہ غلام محمد بندیا لوی رحمۃ اللہ علیہ ۱۹۱۷ء میں مرکز رشد و ہدایت و معدن علم و حکمت موضع بندیاں شریف ضلع خوشاب میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد گرامی کا اپنے دیہات کے معزز لوگوں میں شمار ہوتا تھا۔

حضرت علامہ غلام محمد بندیا لوی رحمۃ اللہ علیہ متعدد مدارس میں حصول تعلیم کے لئے تشریف لے گئے۔ ہم ذیل میں ذکر کرتے ہیں ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) شادیہ ضلع میانوالی۔ (۲) پہلاں ضلع میانوالی۔ (۳) دارالعلوم مظہریہ امدادیہ بندیاں شریف ضلع خوشاب۔ (۴) جامع مسجد گانگوی میانوالی شہر۔ (۵) جامعہ قمریہ اجپور لاہور۔ (۶) دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف ضلع سرگودھا۔ (۷) نور پور سیٹھی ضلع چکوال۔ (۸) جرمن کچہ علاقہ (پہلاں) ضلع میانوالی۔ (۹) آستانہ عالیہ سیال شریف ضلع سرگودھا۔

دورۂ حدیث اور سند فراغت

حضرت علامہ غلام محمد بندیا لوی رحمۃ اللہ علیہ نے دورۂ حدیث شریف ملک کے معروف شیخ الحدیث حضرت علامہ سید ابوالبرکات سید احمد قادری رحمۃ اللہ علیہ سے حزب الاختاف میں پڑھا اور ۱۹۳۹ء میں سند فراغت حاصل کی۔

اساتذہ کرام

(۱) استاذ محمد غازی صاحب رحمۃ اللہ علیہ پہلاں ضلع میانوالی۔ (۲) میاں محمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ (۳) فقیہ العصر حضرت علامہ یار محمد بندیا لوی رحمۃ اللہ علیہ (۴) استاذ الاساتذہ علامہ عطاء محمد گولڑوی بندیا لوی رحمۃ اللہ علیہ آستانہ عالیہ ڈھوک خیر آباد ضلع خوشاب۔ (۵) الاستاذ الکبیر حضرت علامہ مہر محمد اجپوری رحمۃ اللہ علیہ لاہور۔ (۶) حضرت علامہ منور شاہ صاحب نور پور سیٹھی ضلع چکوال۔ (۷) حضرت

البرکات سید احمد قادری لاہور۔

سلسلۂ بیعت

حضرت قبلہ غلام محمد بندیا لوی رحمۃ اللہ علیہ بھیرہ میں قیام کے دوران غالباً ۱۹۳۶ء میں قمر الملت شیخ الاسلام حضرت قبلہ علامہ خواجہ قمر الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ کے دست مقدس پر بیعت کا شرف حاصل کیا۔ علوم و فنون سے فارغ ہونے کے بعد آپ مختلف مساجد میں امامت و خطابت بھی فرمائی اور متعدد مدارس میں تدریس فرماتے رہے۔ نیز درس قرآن اور درس حدیث کا سلسلہ بھی جاری رکھا۔ حضرت علامہ غلام محمد بندیا لوی پختہ حافظ قرآن تھے۔ تقریباً نصف صدی تک باقاعدہ تراویح میں قرآن حکیم سناتے رہے۔

دینی خدمات کا تعارفی پہلو

حضرت علامہ غلام محمد بندیا لوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے اساتذہ کے علمی فیضان کو لوگوں میں تقسیم کرنے میں آخر دم تک سستی اور غفلت نہیں فرمائی۔ آپ نے اس قدر جذبہ اور محبت سے کام کیا آج عالم اسلام میں ان کا بہت بڑا مقام اور مرتبہ ہے۔ ذیل میں ہم ان مساجد اور مدارس کا تذکرہ کرتے ہیں جہاں آپ نے دینی خدمات سرانجام دی ہیں۔

(۱) روضہ والی مسجد اجپور لاہور۔ (۲) مسجد مزنگ لاہور۔ (۳) مسجد جنجوعہ والی (مدینہ مسجد) بندیاں ضلع خوشاب۔ (۴) ذریہ بھٹیاں (بھسیاں) نزد بندیاں ضلع خوشاب۔ (۵) جامع مسجد اللامانی ٹنڈو قیصر ضلع حیدر آباد۔ (۶) مدینہ مسجد ٹنڈو قیصر (۷) کھالے کھوہ والی مسجد ٹنڈو قیصر (۸) دارالعلوم احسن البرکات حیدر آباد۔ (۹) گوٹھ راول پہوڑ ضلع حیدر آباد۔ (۱۰) کوٹ والی مسجد واں پھراں ضلع میانوالی۔ (۱۱) دارالعلوم حامدیہ رضویہ بکرا پیڑی کراچی۔ (۱۲) پیپلز انسٹیٹیوٹ ملز منگھوپر روڈ کراچی۔ (۱۳) جامع مسجد اولیاء نفیس آباد نزد تین ہٹی کراچی۔ (۱۴) دارالعلوم قادریہ سبحانیہ شاہ اہل کالونی کراچی۔ (۱۵) دارالعلوم فیض نبوی بکرا پیڑی کراچی۔ (۱۶) جامع مسجد کریم شاہی گلپائی کراچی۔ (۱۷) ادارہ تدریس القرآن پاکستان فرسٹ کراچی۔ (۱۸) نورانی مسجد شیر شاہ کراچی۔ (۱۹) دارالعلوم حلیمیہ شیر شاہ کراچی۔ (۲۰) موتی مسجد بندیاں ضلع خوشاب۔ (۲۱) دارالعلوم فتحیہ مہدیہ آستانہ عالیہ بھور شریف تحصیل عیسیٰ خیل ضلع میانوالی۔

بے مثل جذبہ علمی

حضرت علامہ غلام محمد بندیا لوی رحمۃ اللہ علیہ کو انتہائی درجہ کا جذبہ علم تھا اسی وجہ سے آپ طالب علمی

کتب خانوں جو کہ مختلف شہروں دہلی، کلکتہ، کانپور، لکھنؤ، مراد آباد، لاہور اور ملتان وغیرہ میں تھے آپ کا ان سب سے رابطہ رہتا تھا۔ ۱۹۷۲ء میں بندیال شریف واپس گئے تو دارالعلوم مظہریہ امدادیہ میں قبلہ استاذ الاساتذہ محقق العرب والعجم علامہ عطاء محمد بندیا لوی رحمۃ اللہ علیہ کے درس میں باقاعدہ شامل ہو گئے اور تقریباً تین سال تک تمام اسباق کا سماع کیا اور قبلہ استاذ صاحب جو تقریر فرماتے ضبط تحریر میں لاتے۔

تحریری مواد

آپ نے کوئی باقاعدہ تصنیف تو نہیں فرمائی آپ کا مطالعہ چونکہ بہت زیادہ وسیع تھا اس لئے کتابوں پر نوٹس، حوالے اور فتوے کافی تعداد میں موجود ہیں۔ جنہیں اگر یکجا کر کے ترتیب دیا جائے تو کئی ضخیم کتابیں وجود میں لائی جاسکتی ہیں۔

سادہ زندگی اور پروقار تکلم

فضلاء بندیال کے درخشندہ ستارے حضرت علامہ غلام محمد بندیا لوی رحمۃ اللہ علیہ آپ اس قدر سادہ طبیعت کے مالک تھے اجنبی آدمی انہیں دیکھ کر یہ سمجھتا تھا کہ یہ کوئی ایک عام دیہاتی آدمی ہے مگر جب مسند تدریس پر فائز ہو کر علوم و فنون پڑھاتے تو پھر یہ معلوم ہوتا کہ یہ تو علم کے سمندر ہیں۔ آپ کی فطرت تھی کہ آپ ہمیشہ سادہ اور پروقار لباس میں ملبوس رہتے۔ آپ کو ظاہری نمود و نمائش سے نفرت تھی۔ حق بات کہتے وقت کبھی کسی کا لحاظ نہیں فرماتے تھے گویا کہ آپ اسلاف کی صحیح تصویر تھے۔

انتقال پر ملال

آپ اس دار فناء میں علمی اور دینی خدمات سرانجام دینے کے بعد بروز ہفتہ رات گیارہ بجے ۲۵ ذوالقعدہ ۱۴۲۳ھ بمطابق ۱۷ جنوری ۲۰۰۳ء کو اپنے آبائی قریہ مادر علمی بندیال شریف میں اس دنیا سے رحلت فرمائی۔

مدفن

آپ کے بیٹے حافظ عبدالحجید بندیا لوی نے نماز جنازہ پڑھائی اور موضع بندیال کے شمال میں واقع قبرستان (بلنداں) میں دفن کیے گئے۔

نجم المدرسین فاضل ذی وقار

علامہ غلام محمد اختر الحسنی رحمۃ اللہ علیہ

سابق مدرس جامعہ مظہریہ امدادیہ

علامہ غلام محمد اختر الحسنی کے والد گرامی کا نام جام علی تھا۔ آپ کے والد گرامی اپنے علاقہ کے معزز اور شریف انسان تھے۔ ابتداء ہی سے اسلامی ماحول سے مانوس تھے۔ اسی لئے انہوں نے اپنے بیٹے حضرت علامہ مولانا غلام محمد صاحب کو علوم اسلامیہ کی ترویج و اشاعت کے لئے مستعد کر دیا۔ فاضل موصوف ۱۹۵۰ء میں چک نمبر ۴ ایم بی تحصیل ضلع میانوالی ڈاکخانہ شادیہ میں پیدا ہوئے۔

بسم اللہ اور ابتدائی تعلیم

فاضل موصوف نے ابتدائی تعلیم مرکز علوم عقلیہ و نقلیہ جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال شریف میں حاصل کی۔ علامہ موصوف کو فضلاء بندیال میں سے یہ خصوصیت میسر ہے کہ آپ نے ابتداء سے انتہاء تک درس نظامی کی تعلیم مادر علمی جامعہ بندیال میں مکمل کی۔ علامہ موصوف چلتے پھرتے ایک سادہ سیرت انسان معلوم ہوتے۔ گفتار رفتار میں عجز پایا جاتا مگر جب منصب تدریس پر فائز ہوتے ہر کتاب کے زوایا مکثومہ پر اس قدر سیر حاصل بحث کرتے کہ طلباء مطمئن ہو جاتے اور فیصلہ کرتے کہ تمام کتب عالیہ اور سافلہ آپ سے پڑھیں گے۔

اعلیٰ تعلیم

فاضل موصوف پر اللہ قدوس کا اس قدر عظیم احسان تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اعلیٰ تعلیم کے لئے بھی جامعہ مظہریہ امدادیہ کا انتخاب فرمایا۔ جامعہ بندیال میں اللہ تعالیٰ نے اس قدر جوہر لطافت و نظافت پنہاں کر دیا ہے جو طالب علم بھی تعلیم کا جائزہ لینے کے لئے آتا ہے پھر اس جامعہ کا ہو کر رہ جاتا ہے۔ فاضل موصوف کی تعلیم کے دوران جامعہ مظہریہ امدادیہ میں بحر المعقولات و المنقولات حضرت علامہ عطاء محمد بندیا لوی گوڑوی رحمۃ اللہ علیہ منصب تدریس پر فائز تھے اور فاضل جلیل محقق العصر حضرت علامہ محمد عبدالحق بندیا لوی صاحب تدریس کے فرائض سرانجام دے رہے تھے۔ فاضل موصوف کو ان دونوں اساتذہ سے شرف تلمذ حاصل ہے۔ استاذ الاساتذہ حضرت علامہ عطاء محمد بندیا لوی رحمۃ اللہ علیہ سے علم منطق، فلسفہ اور علم میراث پڑھا اور حضرت علامہ محمد عبدالحق بندیا لوی صاحب سے علم فقہ، اصول فقہ

رہے اور محنت اور مشقت کے زور سے آراستہ ہوتے رہے۔ آخر کار مختلف مراحل سے گزر کر ایک بہترین فاضل استاذ بن گئے۔ شیخ الجامعہ فاضل جلیل حضرت علامہ محمد عبدالحق بندیا لوی صاحب نے نظر رحمت فرماتے ہوئے علامہ موصوف کو جامعہ ہندیال میں معلم کے عہدہ پر فائز کر دیا۔ عرصہ دراز تک تدریس کے فرائض سرانجام دیئے۔

قابل رشک خصوصیت

فاضل موصوف کو فضلاء ہندیال میں سے ایک خصوصیت جو قابل رشک حاصل ہے وہ یہ ہے کہ بیس سال کا عرصہ دراز تعلیم و تعلم کے لئے جامعہ ہندیال میں گزارا۔ ذلک فضل اللہ یؤتہ من یشاء

تلامذہ

علامہ موصوف کے تلامذہ تو درجنوں کی تعداد میں ملک کے گوشہ گوشہ میں دینی خدمات سرانجام دے رہے ہیں چند مشہور تلامذہ کے اسماء مندرجہ ذیل ہیں۔

- (۱) مولانا محمد فاروق کشمیری ہندیالوی۔ (۲) مولانا محمد ایوب کشمیری۔ (۳) مولانا محمد حسین صاحب۔ (۴) مولانا محمد اشرف ہندیالوی جامعہ رسولیہ لاہور۔ (۵) مولانا محمد سعید ڈیروی۔ (۶) مولانا محمد اشرف صاحب۔ (۷) مولانا غلام احمد صاحب۔ (۸) مولانا محمد بشیر صاحب۔

بیعت

فاضل موصوف کے روحانی پیشوا پیر طریقت حضرت خواجہ غلام حسن سواگ صاحب ہیں۔

وفات

فاضل موصوف کچھ مہینے بیمار رہے اس کے بعد وہ اس دنیا سے رحلت فرما گئے۔ ان اللہ وانا الیہ راجعون۔



علامہ غلام محمد باروی صاحب زید مجدہ

علامہ غلام محمد باروی صاحب انتہائی ذہین انسان اور سرلیج الفہم ہیں۔ آپ کے والد گرامی حضرت مولانا الحاج قادر بخش قاضی صاحب اپنے علاقہ میں دین متین کی تبلیغ کے لئے رواں دواں ہیں۔ اسلام کی نشر و اشاعت کا بہت جذبہ رکھتے ہیں۔ اپنے علاقہ میں عادل اور معزز شمار ہوتے ہیں۔

تاریخ پیدائش اور مسکن

فاضل جلیل ۱۹۵۴ء میں موج گڑھ چک نمبر ۴۴ موضع پٹی بلندہ چاہ کبھاری تحصیل منکیرہ ضلع بھکر میں پیدا ہوئے۔

ابتدائی تعلیم

حضرت علامہ غلام محمد مدظلہ العالی نے مولانا محمد بخش مدظلہ العالی اور شیخ محمد رمضان صاحب منکیروی سے قرآن مجید اور فارسی نظم پڑھی اور حضرت علامہ مولانا صوفی حامد علی جامعہ نعمانیہ سے صرف و نحو پڑھی۔ حضرت علامہ غلام محمد تونسوی صاحب سے بھی صرف و نحو پڑھی۔

اعلیٰ تعلیم

ان محقق علماء سے پڑھنے کے بعد ابھی علم کی پیاس ختم نہیں ہوئی تھی مزید علم کی بالیدگی اور اضافہ کے لئے عالم اسلام کی عظیم الشان دینی درسگاہ جامعہ مظہریہ امدادیہ میں داخلہ لیا۔ اس وقت جامعہ مظہریہ امدادیہ میں فاضل عرب و عجم شیخ المنطق جامع معقول و منقول حضرت علامہ عطاء محمد ہندیالوی رحمہ اللہ جامعہ ہذا کے شیخ العلوم تھے۔ ان سے شرف تلمذ حاصل کیا اور بڑی محنت اور جانفشانی سے تعلیم حاصل کی۔ فاضل موصوف کے لئے سب سے بڑی خوش قسمتی یہ ہے کہ حضرت صاحبزادہ محمد عبدالحق صاحب جیسے ناظم اعلیٰ کی سرپرستی حاصل تھی۔

تلامذہ

علامہ موصوف سے علمی استفادہ کرنے والوں کی تعداد تو بہت زیادہ ہے مگر ذیل میں بخوف طوالت کچھ کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔

(۱) حضرت علامہ مفتی عبداللطیف صاحب مدرس مدرسہ رکن الاسلام حیدرآباد۔ (۲) حضرت علامہ مولانا احمد حسن منکیروی مہتمم مدرسہ صدیقیہ۔ (۳) حضرت علامہ مولانا سلطان احمد جامعہ رضویہ فیصل آباد وغیرہ۔

اساتذہ

(۱) حضرت علامہ محمد بخش دامانی۔ (۲) حضرت علامہ شیخ محمد رمضان منکیروی صاحب۔ (۳) فاضل جلیل حضرت علامہ صوفی حامد علی صاحب جامعہ نعمانیہ لیب۔ (۴) جامع المعقول والمنقول حضرت علامہ غلام محمد تونسوی صاحب۔ (۵) استاذ العرب واللحم الاستاذ المطلق حضرت علامہ عطاء محمد بندیا لوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

بیعت

فاضل جلیل حضرت علامہ غلام محمد صاحب کا سلسلہ بیعت پیر طریقت زینت المشائخ حضرت پیر محمد عبداللہ صاحب المعروف پیر بارو رحمۃ اللہ علیہ سے وابستہ ہے۔

تصانیف

فاضل موصوف کی اب تک ایک کتاب فضیلتہ العلم والعلماء منظر عام پر آ کر شہرت پا چکی ہے۔

سیاسی خدمات

فاضل موصوف شریعت مصطفوی کے لئے ہر قسم کی دشواری کو خندہ پیشانی سے قبول کرتے ہیں۔ تحریک نظام مصطفیٰ میں گرفتاری کو خوشی سے پیش کیا۔ ذلک فضل اللہ یؤتہ من یشاء۔



سند الحفظ

علامہ حافظ غلام محمد

چشتی بندیا لوی تونسوی صاحب

اللہ قدوس نے بندیا لوی کی ارض مقدسہ کو علم و حکمت کا مخزن اور معدن بنا دیا۔ ان گنت فضلاء اس مادر علمی جامعہ مظہریہ امدادیہ سے فارغ ہو کر ملک کے گوشہ گوشہ میں دین متین کی ترویج و اشاعت میں رواں دواں ہیں۔ اللہ قدوس اس چشمہ علم کو قیامت تک جاری رکھے۔

علامہ حافظ غلام محمد چشتی بندیا لوی کے والد گرامی نور محمد ملک اپنے علاقہ کے معزز آدمی تھے۔ فاضل موصوف ۱۹۶۶ء میں ڈاک خانہ پیڑھ فتحال تحصیل تلہ گنگ ضلع چکوال میں پیدا ہوئے۔ آپ اعوان برادری سے تعلق رکھتے ہیں۔ عصری تعلیم میٹرک تک ہے۔ میٹرک کی تعلیم مکمل کرنے کے بعد علوم اسلامیہ پڑھنے کا جذبہ پیدا ہوا۔ ابتدائی تعلیم کے لئے عالم اسلام کی دینی درسگاہ مادر علمی جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیا لوی شریف میں داخلہ لیا اور صرف و نحو منطق وغیرہ کی کتب فخر المدرسین حضرت علامہ غلام محمد اختر احسنی صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھیں اور فاضل عربی کی کتب زینت المدرسین حضرت علامہ صاحبزادہ محمد مظہر الحق صاحب بندیا لوی سے پڑھیں۔

دورہ حدیث

علامہ موصوف نے دورہ حدیث شریف کی تکمیل کے لئے دارالعلوم جامعہ رضویہ فیصل آباد میں داخلہ لیا اور خوب محنت سے دورہ حدیث پڑھ کر نمایاں کامیابی حاصل کی۔ دارالعلوم غوثیہ چکوال میں داخلہ لیا اور سید زبیر حسین شاہ سے دورہ قرآن کی تکمیل کی۔

بیعت

فاضل موصوف کی خوش قسمتی ہے کہ علوم ظاہریہ کی تکمیل کے بعد روحانی راہنمائی کے لئے بھی آستانہ عالیہ بندیا لوی شریف کا انتخاب کیا اور پیر طریقت رہبر شریعت استاذ العلماء حضرت علامہ صاحبزادہ محمد عبدالحق صاحب بندیا لوی مدظلہ العالی کے ہاتھ پر بیعت کی۔

دینی اور مذہبی خدمات

ان دنوں میں فاضل موصوف پاکستان آرمی میں خطابت اور تدریس کے فرائض ادا کر رہے

شیخ المیراث

مفتی غلام محمد شرقپوری بندیا لوی صاحب رحمہ اللہ

ناظم اعلیٰ مدینہ العلوم جامعہ نبویہ سکیاں شاپ شرق پور شریف روڈ

پیدائش، نام، وطن اور خاندان

حضرت علامہ مولانا غلام محمد بن محمد انور صاحب قوم راجپوت سے تعلق رکھتے ہیں اور تقریباً ۱۹۵۵ء میں شرقپور شریف ضلع شیخوپورہ سے تقریباً چار میل کے فاصلہ پر واقع موضع فتوالہ میں پیدا ہوئے۔ گھر کا ماحول مذہبی رنگ لئے ہوئے تھا۔ اس لئے ابتدائی دینی تعلیم قبلہ والد صاحب سے حاصل کی۔ فاضل موصوف کے والد ماجد اپنے گاؤں فتوالہ میں امامت و خطابت کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔

بسم اللہ شریف

حضرت مولانا نے بسم اللہ شریف اپنے والد ماجد حضرت مولانا محمد انور صاحب سے کی اور ناظرہ قرآن مجید اپنے والد ماجد مولانا محمد انور صاحب سے پڑھا اور سات پارہ ترجمہ قرآن مجید بھی آپ سے پڑھا۔

عصری تعلیم کا اجمالی تصور

مولانا غلام محمد شرقپوری نے عصری تعلیم پر انٹری تک اپنے گاؤں میں بڑی محنت سے حاصل کی۔

مڈل کی تعلیم

پرائمری میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے کے بعد مڈل کی تعلیم فتوالہ گاؤں سے تقریباً ڈھائی میل کے فاصلہ پر بھولے شاہ نزد فیض پور کلاں کے مڈل سکول میں داخلہ لے لیا۔ موسم سرما و گرما میں ڈھائی میل کا سفر پیدل طے کرتے یعنی روزانہ پانچ میل سفر کرتے اور بڑی محنت اور مشقت سے تین سال کے عرصہ کے بعد اچھی پوزیشن میں ۱۹۶۹ء میں مڈل کا امتحان پاس کیا۔

والدین کے نظریات کا باہمی غیر معمولی تفاوت

فاضل موصوف مڈل کا امتحان دے چکے اور نتیجے کے منتظر تھے کہ والدین کا آپس میں اختلاف

والدہ صاحبہ رحمہا اللہ تعالیٰ فرماتی تھیں کہ میٹرک کی تعلیم حاصل کرنے کے بعد علوم اسلامیہ کا افتتاح کرائیں اور آپ کے والد گرامی رحمہ اللہ کا موقف یہ تھا کہ فوراً علوم اسلامیہ کے لئے وقف کر دیا جائے۔ عین ممکن ہے کہ میٹرک کے بعد کہیں ذہن میں تبدیلی نہ آجائے۔

مختلف آراء اور مختلف نظریات کے پیش نظر بالآخر والد گرامی کی رائے کو ترجیح دیتے ہوئے علوم اسلامیہ کی تحصیل کے لئے رائے قائم کر کے اسی کو ہی مقصود بالذات سمجھ لیا گیا اور اسی رائے کی اہمیت کے پیش نظر آستانہ عالیہ شرقپور شریف حاضر ہو کر عالم اسلام کی عظیم دینی درسگاہ دارالمبلغین کے صدر مدرس استاذ العلماء حضرت علامہ مفتی سید مظل حسین شاہ کی خدمت میں حاضر ہو کر شرف تلمذ حاصل کیا۔

دارالمبلغین شرقپور شریف میں داخلہ

فاضل موصوف نے عصری تعلیم سے فراغت حاصل کرنے کے بعد اور مڈل کا امتحان اچھی پوزیشن میں پاس کرنے کے بعد گھر کا چونکہ ماحول دینی تھا اور اس پر مستزاد یہ کہ روحانی شعاؤں سے منور شرقپور شریف کی مردم خیز سرزمین کی معطر ہواؤں کا اثر تھا کہ دل بالآخر فرنگی تعلیم سے فارغ ہو کر خالصتاً دینی مذہبی تعلیم کی طرف مائل ہو گیا۔ اس لئے والدین نے فاضل ذی شان مولانا غلام محمد صاحب کو مرکز تجلیات آستانہ عالیہ شیر ربانی پر حاضر کر دیا اور ۱۹۶۹ء میں فاضل موصوف نے دارالمبلغین شرقپور شریف میں داخلہ لے لیا۔ تقریباً تین سال تک آستانہ عالیہ سے روحانی روشنی حاصل کی اور اساتذہ کرام سے علمی اکتساب کیا۔ دارالمبلغین کے قیام کے دوران حضرت علامہ مفتی سید مظل حسین شاہ سے کتب فارسی میزان الصرف قانونیہ شرح جامی مجموعہ منطق مرقات اور اصول شاشی وغیرہ پڑھیں اور حضرت علامہ مولانا اکبر علی شرقپوری رحمہ اللہ سے ہدایہ النوا اور تحفہ نصائح پڑھیں۔

تقریباً تین سال تک دارالمبلغین میں مختلف روحانی علمی مدارج طے کئے۔ خوب سے خوب تر کی جستجو اور حسن علمی کی افزودگی حضرت علامہ صاحب کو کشاں کشاں جامعہ محمدیہ بھکھی شریف لے آئی۔

جامعہ محمدیہ بھکھی شریف میں داخلہ

شرقپور شریف میں تقریباً تین سال کے بعد ۱۹۷۳ء میں جامعہ محمدیہ نور یہ رضویہ بھکھی شریف میں نابذ عصر بحر العلوم حضرت علامہ پیر سید جلال الدین شاہ صاحب رحمہ اللہ کی صحبت فیض اثر نصیب

حضرت قبلہ شاہ صاحب رحمہ اللہ کی زیر نگرانی دو سال تک جامعہ محمدیہ کی علمی محافل سے استفادہ کیا۔ اس دوران بحر العلوم امام المعقول والمعتول قبلہ شاہ صاحب سے سلم العلوم اور جامع معقول و منقول حضرت علامہ حافظ نذیر احمد صاحب سے میڈی علم الصیغہ، قطبی، مختصر المعانی پڑھیں اور شیخ الفقہ حضرت علامہ حافظ کریم بخش صاحب سے مطول، شرح وقایہ اور ہدایہ اولین وغیرہ پڑھیں۔

شیخ الحدیث والتفسیر جامع المعقول والمعتول سرمایہ اہل سنت حضرت علامہ محمد نواز صاحب شیخ الجامعہ اور صدر جامعہ ہذا سے تقریباً تین سبق سراجی کے پڑھے۔ جامعہ محمدیہ میں دو سال تک تعلیمی سلسلہ چلتا رہا اور فاضل موصوف نے بڑی محنت اور ہمت سے تعلیمی سلسلہ کو بحال رکھا اور عالم اسلام کی مقتدر شخصیات اور قابل رشک اساتذہ سے اکتساب فیض کے بعد عالم اسلام کی دینی مذہبی اور مرکزی درس گاہ مادر علمی جامعہ مظہریہ امدادیہ ہندیال شریف کے عظیم سفر کے لئے رخت سفر باندھ لیا۔

اعلیٰ تعلیم کے لئے جامعہ ہندیال شریف کا سفر

جامعہ محمدیہ نوریہ رضویہ بھکھی شریف میں دو سال تک علوم عقلیہ و نقلیہ کی تعلیم حاصل کرنے کے بعد تقریباً ۱۹۷۶ء میں عالم اسلام کی دینی مذہبی اور مرکزی درس گاہ مادر علمی جامعہ مظہریہ امدادیہ میں داخلہ لیا اور جامعہ ہندیال شریف کے شیخ الجامعہ امام المعقول والمعتول استاذ الاساتذہ حضرت علامہ عطاء محمد ہندیالوی چشتی گولڑوی رحمہ اللہ جیسی علمی شخصیت کے سامنے چھ سال تک زانوئے تلمذ تہہ کئے اس عرصہ میں شیخ المعقول والمعتول امام المعلمین حضرت علامہ عطاء محمد ہندیالوی نور اللہ مرقدہ شریف سے مندرجہ ذیل کتب پڑھنے کا شرف حاصل ہوا۔

(۱) شرح عقائد۔ (۲) خیالی۔ (۳) سراجی۔ (۴) حمد اللہ۔ (۵) قاضی۔ (۶) میرزا احمد ملا جلال۔ (۷) بیضاوی شریف۔ (۸) مشکوٰۃ شریف۔ (۹) صدر۔ (۱۰) شمس باز۔ (۱۱) امور عامہ۔ (۱۲) مقامات حریریہ۔ (۱۳) مناظرہ رشیدیہ۔ (۱۴) مطول۔ (۱۵) سماع مختصر معانی۔ (۱۶) توضیح تلویح۔ (۱۷) مسلم الثبوت۔ (۱۸) ہدایہ آخرین۔ (۱۹) در مختار۔ (۲۰) تصریح۔ (۲۱) ملا حسن۔ (۲۲) حسامی۔ (۲۳) قطبی کا سماع۔ (۲۴) قانونچہ کا سماع۔ (۲۵) شرح جامی کا سماع۔ (۲۶) تکملہ علی شرح جامی وغیرہ۔

بدر العلماء محقق اہل سنت رہبر طریقت حضرت علامہ محمد عبدالحق ہندیالوی بانی و مہتمم جامعہ مظہریہ امدادیہ ہندیال شریف سے قاضی مبارک کے کچھ اسباق پڑھے۔

جامعہ ہندیال کے اساتذہ کی محبت اور شفقت کا عملی دستور

ارامت کا عملی دستور ملاحظہ فرمائیں۔ راقم الحروف سے منقول ہے کہ میں جامعہ مظہریہ امدادیہ میں تعلیم تھا، بیمار ہو گیا یعنی لقوہ کی شکایت ہو گئی۔ حکماء اور اطباء نے کہا کہ اس مریض کو اندھیرے میں رکھ کر گرم چیزیں دی جائیں۔ میرے مشفق و مربی استاذی و سندی و سیدی و مولوی سیدنا امام العلم والحکمۃ حضرت قبلہ صاحبزادہ محمد عبدالحق صاحب زید مجدہ نے احقر کو اندھیرے میں رکھ کر گولے کبوتر کا گوشت کھلاتے رہے اور رجیمی و کریمی استاذی المکرم ہر نوع کے مشروبات اور مطعومات سے نوازتے رہے جب کچھ دن گزرے اور مکمل صحت یابی نہ ہوئی تو استاذی المکرم نے ایک طالب علم کو میرے ساتھ بھیجا اور فرمایا کہ اسے گھر چھوڑ کر آئیں اور ساتھ لے کر آیا بھی عطا فرمایا۔

راقم الحروف کا بیان ہے کہ اس فقید المثال شفقت اور فرط محبت کو دیکھ کر اور اس ملیحانہ اور کریمانہ طرز کو دیکھ کر میرا اتقان تکوان، جنان اس قدر متحلی اور متجلی ہوا اور اس حالت انجلانیہ اور اہل قضاۃ کے قضایا معقولہ کو قضایا ملفوظہ کی صورت میں عیاں کرنا اور ان قضایا ملفوظہ کو نقوش اور خطوط کی صورت میں قرطاس کے حوالے کرنا اور ضبط تحریر میں لانا ناممکن ہے۔ المختصر اس صورت کو یہ اہل حقہ عجیبہ کو دیکھ کر حضرت سیدی سندی قبلہ علامہ محمد عبدالحق صاحب زید مجدہ کی نعلین کا اسیر ہو گیا اور اس ورد اور وظیفہ سے دل منقش ہو گیا کہ کاش کہ میں ”غبار راہ فقیہ العصر“ ہوتا۔

ملک التدریس کی مثالی محبت

ملک التدریس امام العرب والعجم الاستاذ المطلق کی طلباء کے ساتھ اس قدر شفقت اور محبت تھی جسے ضبط تحریر میں لانا دشوار ہے اور اس کی نظیر اور مثیل ممتنع ہے۔ داستان محبت کا اجمالی پہلو اس طرح ہے کہ راقم الحروف کا بیان ہے کہ میں اپنے مربی اور مشفق سیدی و سندی استاذی المکرم کے پاس جامعہ ہندیال شریف چھ سال پڑھنے کے بعد رمضان المبارک کی چھٹیوں میں گھر کی ہماری کیلئے رخت سفر باندھا۔ آپ نے مجھے بلایا احقر آپ کی خدمت میں حاضر ہو گیا تو آپ نے محبت بھرے انداز میں فرمایا کہ جب آپ گھر جائیں تو مجھے مل کے جانا۔ احقر نے عرض کیا:

معلوم بالکل درست ہے۔ مل کے ہی جاؤں گا۔ دوسری مرتبہ پھر حاضر خدمت ہوا اور عرض کی میں نے تو صبح تین بجے جانا ہے۔ آپ تو اس وقت آرام فرما رہے ہوں گے۔ آپ نے جو فرمانا ہے اب فرمادیں تو مناسب ہوگا۔ آپ نے فرمایا جب بھی آپ جائیں تو مجھے انما لینا۔ احقر نے عرض

مجھے یاد تھا مگر اس نظر و فکر میں متغیر ہو گیا کہ استاذی المکرم تو اس وقت آرام فرما رہے ہوں گے۔ البتہ الامر فوق الادب کے تحت آپ کے کمرے کی طرف چلنا شروع کر دیا مگر آپ کی ہیبت اور صولت نے مجھے قدم اٹھانے سے عاجز اور قاصر کر دیا۔ الغرض بمشکل آپ کی خدمت میں پہنچ گیا۔ دیکھا تو آپ آرام فرما رہے تھے۔ اب بندہ ناچیز کیلئے امام العلم والحکمت کو آواز دے کر بیدار کرنا کس طرح ممکن تھا جبکہ آپ کی ہیبت اور صولت میرے جنان اور عینان پر حکومت کر رہی تھی۔ بالآخر بندہ ناچیز مجبور اور معذور ہو کر اس کیفیت سے تکلم کی جسارت کی۔ ”استاد جی“ اب یہ جزم اور یقین نہیں ہے کہ آقا نعمت پہلی آواز میں بیدار ہوئے یا دوسری آواز میں بیدار ہوئے۔ بہر صورت آپ بیدار ہوئے تو اس کیفیت میں تکلم فرمایا ”آپ کو اس لیے بلایا ہے کہ جو سنگی ملے اس کو کہنا کہ استادوں نے آئندہ سال بندیاں نہیں آنا میں نے عرض کی حضور اگر یہ پوچھیں کہ آئندہ سال کہاں جانا تو اس کے جواب میں آپ نے فرمایا ابھی یہ معلوم نہیں ہے کہ کہاں جانا ہے۔ بس یہ کہہ دینا کہ آئندہ سال استادوں نے بندیاں نہیں آنا“۔

اقول

مرہی و مشفق استاذی و سندی سیدی حضرت قبلہ علامہ عطاء محمد بندیا لوی گولڑوی نور اللہ مرقدہ الشریف کے مندرجہ بالا قضیہ ملفوظ سے قرطاس کو منقش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔ اس جملہ کے مفہوم کو دل نشین کر لینے کے بعد سوال ہوتا ہے کہ حضرت سیدی و استاذی نور اللہ مرقدہ الشریف جو بات صبح تین بجے فرمائی تھی رات کو کیوں نہیں فرمائی جبکہ رات کو فرمانے میں ان کے آرام میں بھی خلل نہیں آتا تھا اور تین بجے بیدار ہونے کی زحمت سے محفوظ ہو جاتے۔

سندی و سیدی و استاذی المکرم نور اللہ مرقدہ الشریف کی بلند بارگاہ کے عاجز غلام نے نظر و فکر کے شاہراہ میں اس عقل کی لگاموں کو کھینچا۔ بالآخر نتیجہ یہ اخذ کیا کہ بڑے لوگوں کے اقوال اور قضایا میں بہت حکمتیں ہوتی ہیں جو ہمارے اذہان اجنان میں نہیں آتیں۔

استاذی المکرم کے صبح کو فرمانے میں ایک وجہ یہ بھی ممکن ہے اگر رات کو فرما دیتے تو تمام طلباء کو معلوم ہو جاتا مگر آپ کو یہ بات ناپسند تھی۔ واللہ تعالیٰ و رسولہ الاعلیٰ العلم بالصواب۔ و علیہ

المرجع والمآب

دورہ قرآن

علامہ فیض احمد ایسی صاحب ناظم اعلیٰ جامعہ ہذا کی خدمت میں حاضر ہو کر شرف تلمذ حاصل کیا۔

دورہ علم المیراث والتوقیت

فاضل ذی شان حضرت علامہ مفتی غلام محمد صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ دورہ علم میراث اور توقیت کے لئے اہل سنت کی مرکزی دینی درسگاہ جامعہ امینیہ رضویہ میں داخلہ لے کر محقق العصر بحر العلوم مفتی سید افضل حسین شاہ صاحب سے سراجی اور زبدۃ التوقیت وغیرہ پڑھیں۔

دورہ حدیث شریف و سند فراغت

علوم متداولہ اور درس نظامی کی تعلیم حاصل کرنے کے بعد دورہ حدیث شریف کے لئے تقریباً ۱۹۸۳ء میں اہل سنت کی عظیم درسگاہ جامعہ نعیمیہ لاہور میں داخلہ لیا۔ فاضل موصوف کی قسمت میں اللہ قدوس نے وقت کے بہترین اساتذہ کی قدم بوسی کی نعمت کی فراوانی کی تھی۔ الغرض! جامعہ نعیمیہ میں تفسیر، حدیث، فقہ، منطق اور فلسفہ جیسے علوم شریفیہ پر عبور رکھنے والی شخصیت شارح مسلم و شارح بخاری مفسر القرآن حضرت علامہ شیخ الحدیث غلام رسول سعیدی سے شرف تلمذ حاصل ہوا۔

محقق ملت اسلامیہ امام التدریس و شمس العلماء شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ مفتی محمد حسین نعیمی رحمۃ اللہ علیہ سے حضرت علامہ غلام رسول صاحب کی عدم موجودگی میں تقریباً چار یا پانچ اسباق بخاری شریف کے پڑھنے کا اتفاق ہوا۔

شیخ انجو والصرف حضرت علامہ شیخ الحدیث مفتی محمد عبداللطیف مجددی صاحب سے دورہ حدیث شریف کے دوران فارسی کی کتابیں کریمہ، نام حق، بدائے منظوم تحفۃ نصاب اور پند نامہ دوبارہ پڑھیں۔ المختصر فاضل ذی شان نے ملک میں جگہ جگہ بکھرے ہوئے موتیوں کو چن کر درس نظامی کے علوم کی تکمیل کی بلاشبہ حصول علم کے مختلف مراحل میں جن عظیم علمی روحانی شخصیات سے فاضل موصوف کو فیض یاب ہونے کا موقع ملا اسے جودت الہی سے نعت غیر مترقبہ کہنا مبالغہ نہ ہوگا۔

تدریسی خدمات کا تصوری پہلو

فاضل ذی شان حضرت العلام حصول علم کے طویل سفر اور علمی و روحانی شخصیات کے فیض نظر کے بعد یہ کندن بننے والا سونا اپنی علمی جولانیاں دکھانے کے لئے پوری طرح تیار تھا۔ اس لئے اب اساتذہ کرام کے فیض کو اگلی نسل کی طرف منتقل کرنے کا آغاز کر دیا۔

جامعہ نعمانیہ لاہور

اس کڑی کا نقطہ آغاز جامعہ نعمانیہ ٹیکسالی گیٹ سے اور جامعہ نے فاضل ذی شان کو تدریس

کے پہلے سال میں مندرجہ ذیل اسباق پڑھانے کے لئے دیئے۔

(۱) ہدایہ اولین (کتاب نکاح) (۲) جامی (۳) قال اقول

(۴) ترجمہ قرآن پاک (پارہ ۱۵) (۵) میبذی۔

جامعہ نعمانیہ میں ایک سال تک تدریسی فرائض سرانجام دیئے۔

جامعہ حیات القرآن بیگم کوٹ

جامعہ نعمانیہ میں ایک سال تک تدریسی فرائض سرانجام دینے کے بعد جامعہ حیات القرآن

میں تقریباً ایک سال تشنگان علوم کو سیراب کیا اور اس دوران مندرجہ ذیل اسباق پڑھائے۔

(۱) فارسی قاعدہ (۲) کریم (۳) نام حق (۴) ہدائے منظوم (۵) تحفہ نصائح (۶) پند نامہ

اور ترجمہ قرآن آخری ڈھائی پارے اور فتاویٰ نویسی کا کام بھی کرتے رہے۔

جامعہ چراغیہ گوجرہ منڈی

جامعہ حیات القرآن میں ایک سال تک تدریس کے فرائض سرانجام دینے کے بعد اہل سنت

کی مرکزی دینی اور مذہبی درسگاہ جامعہ چراغیہ گوجرہ منڈی ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں تین سال علمی

فیوضات کی بہم رسانی کی۔

جامعہ چراغیہ میں تمام شعبہ جات کی نظامت انہی کے ذمہ تھی۔ تعلیم کا نظام اور افتاء کا نظام

احسن طریقہ سے سرانجام دیتے رہے۔ نیز ان تمام شعبہ جات کی نظامت کے باوجود خطابت اور

مختلف مقامات پر تقاریر فتاویٰ نویسی کا سلسلہ بھی جاری رکھا۔ فالحمد علی ذلک حمداً کثیراً۔

جامعہ نعیمیہ لاہور

جامعہ چراغیہ میں تین سال تک علوم نقلیہ اور عقلیہ کی تعلیم دینے کے بعد تقریباً ۱۹۸۷ء میں

بین الاقوامی شہرت یافتہ درسگاہ جامعہ نعیمیہ لاہور میں تشریف لائے علوم عقلیہ اور نقلیہ کی تعلیم میں

مصروف کار ہو گئے۔ جامعہ نعیمیہ میں مندرجہ ذیل کتابیں پڑھانے کا موقع فراہم ہوا۔

(۱) ملاحسن (۲) مسلم الثبوت (۳) شرح عقائد (۴) مطول (۵) بیضاوی شریف۔ (۶) نسائی

شریف۔ (۷) ہدایہ آخرین۔ (۸) سراجی۔ (۹) قطبی۔ (۱۰) شرح تہذیب۔ (۱۱) مرقات۔ (۱۲)

توضیح تلویح۔ (۱۳) سلم العلوم۔ (۱۴) حسامی۔ (۱۵) مشکوٰۃ شریف۔ (۱۶) مناظرہ رشیدیہ۔ (۱۷)

ہدایۃ الحکمت۔ (۱۸) مختصر المعانی۔ (۱۹) نور الانوار وغیرہ۔

المختصر جامعہ نعیمیہ میں عرصہ سات سال تک علوم عقلیہ و نقلیہ کی ترویج و اشاعت اور تدریسی

خدمات کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔

فاضل ذی شان علامہ غلام محمد صاحب ہندیالوی کو جن علماء و شیوخ سے فیض نصیب ہوا اور جس

محنت اور لگن سے انہوں نے کسب فیض کیا اور والدین جس جذبہ اور دینی محبت سے اپنے خوش قسمت

بیٹے کو علوم اسلامیہ کے حصول کے لئے وقف کیا اس نے اپنا رنگ دکھایا اور قادر قیوم ذات نے انہیں

من یرد اللہ بہ خیراً یفقه فی الدین کے تحت امت کے بہترین افراد میں شامل کر دیا۔ حضرت

علامہ بلاشبہ اہل سنت کا سرمایہ ہیں اور آنے والی نسلوں کے لئے اساتذہ کے فیض کے امین ہیں۔

فتاویٰ نویسی

حضرت علامہ فاضل ذی شان جامعہ نعیمیہ میں تدریسی فرائض سرانجام دینے کے ساتھ ساتھ

فتاویٰ نویسی کا کام بھی کرتے تھے۔ وراثت کے فتاویٰ میں وہ عالم اسلام میں منفرد اور ممتاز ہیں اور علم

وراثت میں اپنا ثانی نہیں رکھتے۔ فالحمد علی ذلک حمداً کثیراً۔

ادارہ معارف نعمانیہ

ادارہ معارف نعمانیہ شاد باغ میں ایک سال کی تدریسی خدمات سرانجام دیتے رہے۔

جامعہ نظامیہ

جامعہ نظامیہ لاہور میں صرف ایک ماہ تدریس کی ہے اور مندرجہ ذیل کتابیں پڑھائیں۔

(۱) شرح عقائد۔ (۲) جامی۔ (۳) اصول شاشی۔ (۴) قطبی۔

جامعہ جلالیہ رضویہ

جامعہ جلالیہ رضویہ داروغہ والا میں ایک سال تک تدریسی فرائض سرانجام دیئے اور مندرجہ ذیل

اسباق پڑھائے۔

(۱) قانونچہ۔ (۲) فصول اکبری وغیرہ۔

منہاج القرآن

منہاج القرآن میں تقریباً نو ماہ تک تدریس کی اور مندرجہ ذیل اسباق پڑھانے کا شرف

حاصل ہوا۔

(۱) ہدایہ اولین۔ (۲) شرح عقائد۔ (۳) ابن ماجہ۔ (۴) نور الایضاح

جامعہ غوثیہ رضویہ

مندرجہ ذیل اسباق پڑھائے۔

(۱) بخاری شریف۔ (۲) مسلم شریف وغیرہ۔

جامعہ فخر العلوم

جامعہ فخر العلوم دارونہ والا میں ایک سال تک علوم عقلیہ اور نقلیہ کی ترویج و اشاعت کی اور

مندرجہ ذیل سبق پڑھائے۔

(۱) مجموعہ منطق۔ (۲) قال اقول۔ (۳) مرقات وغیرہ

جامعہ رسولیہ شیرازیہ

جامعہ رسولیہ شیرازیہ بلال گنج میں تقریباً سات سال تک تدریس کی اور تدریسی مصروفیات کے باوجود فتاویٰ نویسی کا کام بھی انہی کے ہی سپرد کیا گیا۔ جامعہ ہذا میں مندرجہ ذیل اسباق پڑھانے کا موقع فراہم ہوا۔

(۱) مطول۔ (۲) شرح عقائد۔ (۳) میبذی۔ (۴) سلم العلوم۔ (۵) عبد الغفور۔ (۶) جامی۔ (۷) ہدایہ آخرین۔ (۸) نخبۃ الفکر۔ (۹) قال اقول۔ (۱۰) مجموعہ منطق۔ (۱۱) مرقاۃ۔ (۱۲) سراجی۔ (۱۳) قطبی۔ (۱۴) مختصر المعانی۔ (۱۵) تلخیص المفتاح۔ (۱۶) ہدایۃ الحکمتہ۔ (۱۷) شرح تہذیب مناظرہ رشیدیہ وغیرہ۔

سنگ بنیاد مدینۃ العلوم جامعہ نبویہ

تقریباً ۲۰۰۳ء میں مدینۃ العلوم جامعہ نبویہ کا سنگ بنیاد رکھا اور اب تک اپنے جامعہ میں تدریس کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں اور فتاویٰ نویسی کے فرائض بھی سرانجام دے رہے ہیں۔ ہر سال ۱۵ شعبان تا ۱۵ رمضان تک دورہ علم میراث ہوتا ہے اور دورہ کے اختتام پر طلباء عظام کی دستار فضیلت اور اسناد تقسیم کی جاتی ہیں۔

شادی خانہ آبادی

۱۹۷۵ء ۱۱ اکتوبر میں دوران تعلیم ہی فاضل موصوف کی شادی خانہ آبادی اپنے ماموں کے گھر

ہوئی۔

اولاد

تین صاحبزادے اور تین صاحبزادیاں تھیں ایک صاحبزادہ حافظ احمد رضا ۱۸ سال کی عمر میں

فوت ہو گیا۔

علم میراث کی ترویج و اشاعت کی عالمگیر تحریک

فاضل موصوف یوں تو ہر فن میں ماہر ہیں مگر علم میراث میں اپنا ثانی نہیں رکھتے۔ فالحمد علی ذلک حمدًا کثیرًا۔

علم میراث کی ترویج و اشاعت کے لئے ہمہ وقت مصروف کار ہیں۔

دورہ علم میراث لاہور میں متعدد مقامات پر پڑھا چکے ہیں ایک مرتبہ جامعہ صدیقیہ انجمن شیعہ لاہور میں اور ایک مرتبہ جامعہ حنفیہ غوثیہ ادارہ معارف نعمانیہ شاد باغ میں پڑھایا اور متعدد مرتبہ مدینہ مسجد مصری شاہ میں پڑھایا۔

فاضل موصوف ان دنوں میں ہر سال دورہ علم میراث اپنے ہی جامعہ مدینۃ العلوم جامعہ نبویہ ناظر کالونی سکیاں شاہ شرقپور روڈ میں پڑھاتے ہیں۔

اساتذہ کرام

(۱) امام المعقول والمعتول بحر العلوم الاستاذ المطلق علامہ عطاء محمد بندیا لوی گولڑوی مدظلہ (۲) محقق اہل سنت پیر طریقت حضرت علامہ محمد عبدالحق صاحب بانی و مہتمم جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال شریف۔ (۳) بحر العلوم حافظ العلوم العقلیہ والنقلیہ شیخ الحدیث والنفیر جلال الملت والدین حضرت پیر سید جلال الدین شاہ صاحب مدظلہ بانی جامعہ محمدیہ نوریہ رضویہ بھکھی شریف۔ (۴) بحر العلوم مفتی سید افضل حسین شاہ صاحب مدظلہ جامعہ قادریہ فیصل آباد۔ (۵) جامع المعقول والمعتول شیخ الحدیث حضرت علامہ مولانا محمد نواز صاحب سابق شیخ الحدیث بھکھی شریف۔ (۶) استاذ الاساتذہ بحر العلوم مفتی محمد حسین نعیمی بانی جامعہ نعیمیہ لاہور۔ (۷) شیخ القرآن علامہ فیض احمد اویسی صاحب ناظم اعلیٰ جامعہ اویسیہ بہاولپور۔ (۸) رئیس المصنفین حضرت علامہ غلام رسول سعیدی صاحب شیخ الحدیث جامعہ نعیمیہ کراچی۔ (۹) شمس المدرسین شیخ الفقہ والادب حضرت علامہ حافظ کریم بخش صاحب۔ (۱۰) جامع المعقول والمعتول حضرت علامہ مولانا حافظ نذیر احمد صاحب۔ (۱۱) شیخ الخو والصرف حضرت علامہ مفتی محمد عبداللطیف مجددی صاحب شیخ الحدیث جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو لاہور۔ (۱۲) سید السادات عطر المعقولات سند العلماء حضرت علامہ مفتی سید منزل حسین شاہ صاحب ناظم اعلیٰ جامعہ حسینیہ لاہور۔ (۱۳) حضرت علامہ مولانا محمد اکبر علی صاحب شرقپوری مدظلہ۔ (۱۴) حضرت مولانا محمد انور صاحب (والد ماجد فاضل موصوف)

ہم درس علماء کرام

(۱) پیر طریقت حضرت علامہ پیر محمد سردار احمد صاحب سجادہ نشین آستانہ عالیہ گڑھی شریف۔

(۲) حضرت علامہ پیر محمد اسماعیل شاہ صاحب سجادہ نشین آستانہ عالیہ شاہوالہ شریف۔ (۳) حضرت علامہ پیر محمد عبدالرحمن شاہ صاحب شیخ الجامعہ شاہوالہ شریف۔ (۴) حضرت علامہ سید محمد یوسف شاہ صاحب شیخ الحدیث جامعہ شمس العلوم جامعہ رضویہ کراچی۔ (۵) جامع المعقول والمعتقول حضرت علامہ مفتی محمد ابراہیم صاحب شیخ الحدیث جامعہ غوثیہ سکھر۔ (۶) حضرت علامہ محمد عبدالرشید صاحب صدر مدرس سرگودھا۔ (۷) حضرت علامہ غلام محمد اختر صاحب صدر مدرس جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال شریف۔ (۸) حضرت علامہ مولانا محمد حسین صاحب انگلینڈ۔ (۹) زینت العلماء محقق عصر حضرت علامہ محمد سرفراز احمد صاحب سرحد۔ (۱۰) حضرت علامہ محمد سعید احمد صاحب مدرس جامعہ نعمانیہ لاہور۔ (۱۱) حضرت مولانا محمد اسلم صاحب جامعہ محمدیہ نوریہ رضویہ بھکھی شریف۔ (۱۲) حضرت علامہ حافظ نذیر حسین صاحب مدرس جامعہ حنفیہ سیالکوٹ۔ (۱۳) حضرت علامہ حافظ محمد دوست صاحب مدرس جامعہ مہریہ غوثیہ عطاء العلوم ڈھوک دھمن۔ (۱۴) حضرت علامہ مولانا محمد اصغر صاحب شیخ الحدیث سیال شریف۔ (۱۵) حضرت علامہ عبدالغفور صاحب گولڑوی ساندہ لاہور۔

تلامذہ

(۱) حضرت علامہ مولانا ڈاکٹر محمد راغب حسین نعیمی بن ڈاکٹر سرفراز نعیمی شہید پاکستان مہتمم جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو لاہور (۲) حضرت علامہ مولانا حاجی امداد اللہ صاحب ناظم اعلیٰ جامعہ ام اشرف یوحنا آباد۔ (۳) حضرت علامہ محمد یونس صاحب مدرس جامعہ رسولیہ۔ (۴) حضرت علامہ مولانا حبیب احمد صاحب سابق مدرس جامعہ رسولیہ لاہور۔ (۵) حضرت علامہ مولانا محمد قاسم بلوچ صاحب سابق مدرس جامعہ نعیمیہ لاہور۔ (۶) حضرت علامہ مولانا ضیاء محمد صاحب مدرس جامعہ نعیمیہ لاہور۔ (۷) حضرت علامہ قاری جمیل احمد شرقپوری ناظم اعلیٰ حیات القرآن بیگم کوٹ۔ (۸) حضرت علامہ مولانا محمد قاسم صاحب ناظم اعلیٰ قاسم العلوم رضویہ نین سکھ لاہور۔ (۹) حضرت علامہ مولانا محمد سعید مدرس جامعہ جماعتیہ حیات القرآن پاپڑ منڈی لاہور۔ (۱۱) حضرت علامہ محمد عابد جلالی مدرس جامعہ جلالیہ رضویہ۔ (۱۲) حضرت علامہ مولانا محمد منور عثمانی صاحب مرید کے۔ (۱۳) حضرت علامہ مولانا نذر حسین شیخ الجامعہ الغوثیہ المہریہ عطاء العلوم دھمن پدھر ارضلع خوشاب (۱۴) حضرت علامہ مولانا ظلیل احمد صاحب مدرس جامعہ ججویریہ لاہور (۱۵) حضرت علامہ مولانا تقییل احمد صاحب مدرس فیضان مدینہ مال روڈ لاہور (۱۶) حضرت علامہ مولانا محمد عابد حسین رضوی مدرس

مہتمم جامعہ شہسوار یہ گوجرہ منڈی (۱۸) حضرت علامہ مولانا محمد سلیم رحمانی لیکچرار لاہور (۱۹) مناظر اسلام حضرت علامہ مولانا غلام محی الدین صاحب خطیب اعظم سکیاں (۲۰) حضرت علامہ مولانا احمد رضا صاحب بن مفتی عبداللطیف صاحب شیخ الحدیث جامعہ نعیمیہ لاہور (۲۱) حضرت علامہ مولانا محسن رضا بن مفتی عبداللطیف صاحب شیخ الحدیث جامعہ نعیمیہ لاہور (۲۲) حضرت علامہ مولانا حافظ وقاری محمد یونس صاحب خطیب بلال گنج لاہور (۲۳) حضرت علامہ مولانا محمد حسین صاحب مدرس جامعہ کریمیہ مصری شاہ لاہور (۲۴) حضرت علامہ مولانا محمد اصغر شاہ صاحب ناظم اعلیٰ جامعہ غوثیہ رضویہ گلبرگ لاہور (۲۵) حضرت علامہ مولانا صاحبزادہ محمد علی صاحب ناظم اعلیٰ جامعہ کریمیہ مغل پورہ لاہور (۲۶) حضرت علامہ مولانا حکیم محمد آصف صاحب مدرس جامعہ رسولیہ لاہور (۲۷) حضرت علامہ مولانا غلام حسن صاحب مدرس جامعہ رسولیہ لاہور (۲۸) مولانا صداقت حسین مدرس جامعہ نعیمیہ دارونہ والا لاہور (۲۹) حضرت علامہ مولانا محمد فاروق صاحب مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور (۳۰) حضرت علامہ مولانا محمد صادق صاحب سابق صدر مدرس جامعہ نبویہ شرقپور شریف روڈ لاہور (۳۱) پروفیسر محمد ذوالفقار دستگیری صاحب کلرک محکمہ ڈاک (۳۲) حضرت علامہ مولانا محمد لیاقت علی عطاری صاحب لیکچرار محکمہ پولیس (۳۳) حضرت علامہ مولانا سید افضل حسین شاہ صاحب ناظم اعلیٰ جامعہ چراغیہ گوجرہ (۳۴) حضرت علامہ مولانا محمد عارف صاحب مہتمم و مدرس جامعہ عثمانیہ رضویہ دارونہ والا لاہور (۳۵) حضرت علامہ مفتی ارشاد الرسول صاحب شیخ الجامعہ فریدیہ سبزہ زار سکیم لاہور (۳۶) جناب مولانا علامہ ڈاکٹر محمد فاروق الوری صاحب جدہ (۳۷) حضرت علامہ مولانا محمد فیاض صاحب دہلی (۳۸) حضرت علامہ مولانا غلام حسین صاحب مدرس جامعہ رسولیہ لاہور

بیعت طریقت

فاضل موصوف تدریس کے پہلے سال جب جامعہ نعمانیہ میں تدریس کے فرائض سرانجام دے رہے تھے۔ پیر طریقت رہبر شریعت حضرت پیر سید جلال الدین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ بھکھی شریف لاہور میں حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر انوار پر حاضری کے لئے تشریف لائے اور حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کی پرانی مسجد میں حضرت قبلہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق پرست پر بیعت طریقت کی۔

خلافت و اجازت

شرفِ زینت آستانہ عالیہ ہندیال شریف محسن اہل سنت ہیں اور جزا پیر طریقت رہبر شریعت ہیں۔ یعنی فیضان طریقت اور شریعت کی تقسیم میں اپنا ثانی نہیں رکھتے۔ تصنع و بناوٹ سے دور کا واسطہ بھی نہیں رکھتے۔ اللہ قدوس ان کا سایہ کرم ہم پر تادیر قائم دائم رکھے۔ شرف الملت والدین محمد عبدالحکیم شرف قادری رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ علی احمد سندھیوی اور فاضل موصوف تینوں آستانہ عالیہ ہندیال شریف حاضر ہوئے۔ شیخ طریقت رہبر شریعت حضرت علامہ محمد عبدالحق صاحب کی پابوسی اور زیارت کے بعد سلام اور کلام کا سلسلہ شروع ہوا پھر آپ نے تین مذکور حاضرین کو اپنے دست اقدس سے دستار خلافت عطا فرمائی اور بیعت کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ فالحمد علی ذلک حمداً کثیراً۔

استحکام عقیدہ کا منفرد پہلو

فاضل موصوف جزا عقائد اہل سنت کی ترویج و اشاعت میں رواں دواں ہیں۔ قدرت نے ان کے قلب اور جسم میں اس قدر چنگی و دیعت فرمائی ہوئی ہے کہ وہ اپنے ہمعصر رفقاء میں منفرد حیثیت رکھتے ہیں۔

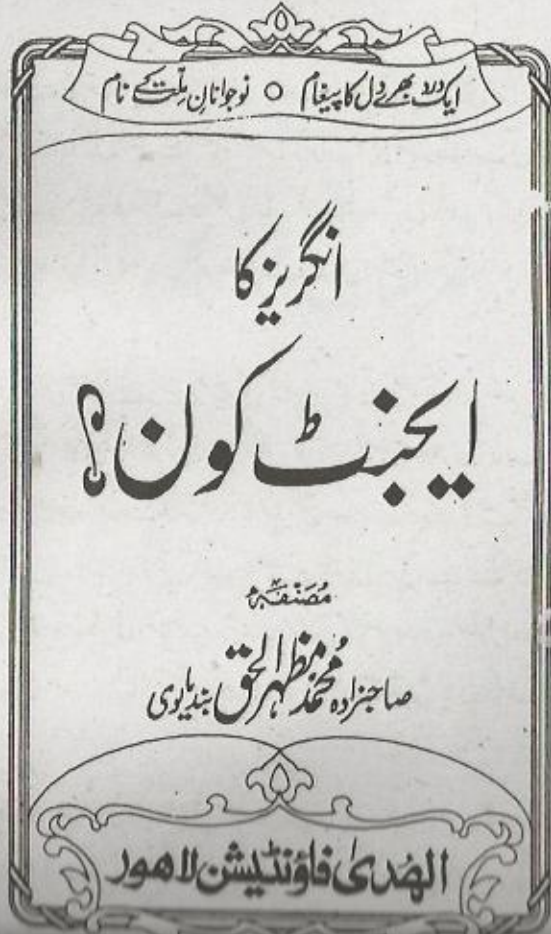
المختصر فاضل موصوف تین سال جامع مسجد رحمۃ للعالمین معراج پارک بیگم کوٹ میں خطابت و امامت کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ اسی تین سال کی مدت میں ایک شخص فوت ہو گیا وہ خود تو اہل سنت تھا مگر اس کے رشتہ دار غیر مقلد تھے۔ شومئے قسمت سے اس کا جنازہ غیر مقلد نے پڑھایا فاضل ذی شان کو علم ہوا تو دوسرے دن فجر کی جماعت کے بعد کھڑے ہو کر ان الفاظ سے گویا ہوئے جن جن احباب نے غیر مقلد امام کی اقتداء میں اس کے عقیدہ کفریہ اور عبارات کفریہ پر مطلع ہو کر نماز جنازہ پڑھا ہے وہ ایمان سے خارج ہو گئے اور کافر ہو گئے ہیں لہذا ان کے لئے تجدید اسلام کے بعد تجدید نکاح ضروری ہے۔ بعض افراد نے اسی مجلس میں سوال کیا کہ فوت شدہ شخص کا نماز جنازہ ہو گیا ہے کہ نہیں؟ فاضل موصوف نے واضح الفاظ میں فرمایا کہ اس کی نماز جنازہ نہیں ہوئی۔

بعض احباب نے اسی مجلس میں سوال کیا کہ وہ صحیح العقیدہ سنی بھائی اسی طرح بغیر جنازہ کے دنیا سے رخصت ہو گیا اس کا حل کیا ہونا چاہئے تو اس کے جواب میں فاضل موصوف نے کہا چلو سب حضرات اٹھو اس کی قبر پر نماز جنازہ پڑھو اتنا کہنا ہی تھا سب حضرات گئے تو اس کی قبر پر فاضل موصوف کی اقتداء میں نماز جنازہ پڑھا یہ ہے عقیدہ کی چنگی کی مثالی یادگار۔ فالحمد علی ذلک حمداً کثیراً۔

علمی جواہر پارے

فاضل ذی شان تدریس اور فتویٰ نویسی کی گونا گوں مصروفیات کے باوجود تصنیف و تالیف کا

کام بھی جاری رکھے ہوئے ہیں۔ اب تک عطاء جلال برائے امتحان تنظیم المدارس جس میں سلم العلوم اور میڈی کی توضیحات ہیں۔ (۲) توضیحات شرح عقائد و مناظرہ رشیدہ۔ (مفتاح العلوم) برائے امتحان تنظیم المدارس۔ (۳) عطاء المنطق فی مصطلحات المنطق۔ (۴) عصر حاضر کی محفل نعت شریعت کے آئینے میں۔ (۵) کیا ہر فرقہ کا ذبح کیا ہوا جانور حلال ہے۔ (۶) خالق کل نے آپ کو مالک کل بنا دیا۔ (۷) اوچھڑی اور کپورے کا شرعی حکم۔ (۸) احکام طلاق، الفاظ طلاق اور اقسام طلاق (زیر طبع) (۹) گلہ سترج (۱۰) عطاء محمد شرح مجموعہ منطق (زیر تالیف) (۱۱) شرح مناظرہ رشیدیہ (زیر تالیف) (۱۲) نقشہ اصول فقہ (۱۳) نقشہ منطق (۱۴) نقشہ علم میراث (۱۵) نقشہ اصول حدیث۔ مندرجہ بالا نفع بخش کتب کی علمی کاوش سے تشنگان علوم دینیہ کی سیرابی کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں اور ہنوز سلسلہ تصنیف و تالیف جاری ہے۔



علامہ مفتی غلام مصطفیٰ سندھی صاحب زید مجددہ

شیخ الجامعہ و صدر مدرس دارالعلوم قادریہ نقشبندیہ شکار پور سندھ

فاضل ذی شان حضرت علامہ غلام مصطفیٰ سندھی صاحب انتہائی محنتی آدمی ہیں۔ پروقار رفتار اور شائستہ گفتگو کرنے کے عادی ہو چکے ہیں۔ آپ محلہ گجن پورہ مدینہ کالونی ضلع لاڑکانہ کے رہنے والے ہیں آپ کے والد گرامی درمحمد اپنے علاقہ کے ہر دل عزیز آدمی ہیں۔ گھر کا ماحول ابتداء سے ہی اسلامی تھا۔ اس لئے دینی تعلیم کے لئے کمر بستہ ہو گئے۔ آج بھی وہ دینی خدمات سرانجام دینے میں پیش پیش ہیں۔

ابتدائی تعلیم

فاضل موصوف نے ۱۹۷۰ء میں حضرت علامہ مولانا محمد قاسم عباسی صاحب سے تعلیم کا آغاز کیا۔ تحصیل حویلی ضلع دادو میں حضرت استاذ العلماء مولانا عبدالصمد صاحب کی خدمت میں حاضر ہو کر مندرجہ ذیل کتب پڑھنے کا شرف حاصل کیا۔ کنز، کافیہ، شرح وقایہ اولین، جلالین تحریر سبٹ، سبغہ معلقہ اور حضرت علامہ مولانا میاں احمد صاحب سے بھی استفادہ کیا۔

اعلیٰ تعلیم

علامہ موصوف اعلیٰ تعلیم کے لئے برصغیر کی عظیم درس گاہ مادر علمی جامعہ مظہریہ امدادیہ میں داخلہ لیا اس جامعہ میں جامع المعقول والمنقول استاذ الکل الاستاذ المطلق حضرت علامہ عطاء محمد چشتی گولڑوی اور پیر طریقت رہبر شریعت حضرت علامہ مولانا عبدالحق صاحب زید مجددہ جیسے مشہور اور مقتدر اساتذہ سے شرف تلمذ حاصل کیا۔ مندرجہ ذیل کتب پڑھیں۔ صغریٰ کبریٰ سے لے کر میرزا ہد ملا جلال تک منطق پڑھا۔ شرح عقائد۔ خیالی، مناظرہ رشیدیہ، سراجی، مختصر معانی، مطول، ہدایہ آخرین، درمختار، مقامات حریری، میبذی، صدر، حسامی مسلم الثبوت، توضیح تلوتج، شرح جامی، تکملہ، عبد الغفور۔

تلامذہ

(۱) وزیر اوقاف پیر میاں عبدالباقی سجادہ نشین درگاہ عالیہ ہمایوں شریف (۲) عبدالحق شاہ صاحب بلوچستان (۳) سید فہیم احمد شاہ لاڑکانہ، (۴) حبیب الرحمن شکار پور، (۵) قائم الدین سکھر (۶) مولانا غلام رسول (۷) مولانا دوست محمد (۸) مولانا غلام جعفر (۹) مولانا ولی محمد

(۱۰) مولانا محمد عیسیٰ صاحب لاڑکانہ۔

بیعت

فاضل موصوف کی بیعت پیر طریقت رہبر شریعت حضرت پیر زین العابدین شاہ صاحب حیدر آباد سندھ سے ہے۔ درس نظامی کی فراغت کے بعد اب تک منصب تدریس پر فائز ہو کر سینکڑوں طلباء کو فیضیاب کر رہے ہیں۔ اللہ قدوس اس مادر علمی جامعہ مظہریہ امدادیہ کے چراغ علم کی روشنی شرق و غرب میں پھیلاتا رہے۔ فاضل موصوف جناب مولانا غلام مصطفیٰ صاحب گوشہ نشینی اختیار کر کے بہت زیادہ دینی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ آج کل دارالعلوم قادریہ نقشبندیہ درگاہ عالیہ ہمایوں شریف ضلع و تحصیل شکار پور سندھ میں صدر مدرس ہیں اور دارالافتاء میں مفتی کے عہدہ پر فائز ہیں۔

حسین عیسیٰ الدینی

پر اعتراضات کا علمی محاکمہ

از افکار است

حضرت علامہ محمد عبدالحق بندیا لوی
نقادہ نقیض بنیل شریف

مکتبہ جمال کرم



عین المدرسین ابو الضیاء علامہ مفتی

غلام نبی جماعتی صاحب زید مجدد

ناظم اعلیٰ جامعہ مجددیہ لائٹانیہ رضویہ عطاء العلوم

اللہ لیا اور جامعہ کے ماہر اساتذہ سے علوم اسلامیہ حاصل کیے۔

حضرت علامہ محمد صدیق سالک ہزاروی صاحب سے ہدایت الخو کافیہ اور قدوری وغیرہ پڑھیں۔

جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال شریف

فاضل موصوف سرعت رفتاری سے اپنی منزل کی طرف رواں دواں تھے۔ جامعہ غوثیہ نظامیہ میں تعلیم کے دوران علوم اسلامیہ کی مزید تحصیل کیلئے مادر علمی عالم اسلام کی شہرت یافتہ درس گاہ جامعہ مظہریہ امدادیہ میں داخلہ لیا اور جامعہ کے شیخ العلوم اور معدن الفنون محقق العرب والعجم امام المحدثین علامہ المدقین رئیس المناطقہ محبت العلماء حضرت علامہ عطاء محمد بندیالوی گولڑوی نور اللہ مرقدہ شریف سے مندرجہ ذیل کتب پڑھیں۔ شرح تہذیب سے لے کر قاضی حمد اللہ تک منطق اور میبذی صدر اعلیٰ مطول عبد الغفور مقامات حریری توضیح وتلویح مشکوٰۃ شریف، مسلم شریف، مسلم الثبوت، بیضاوی، قطبی و میرزا عبد ملا جلال، میرزا عبد امور عامہ اور رسالہ قطبیہ جامعہ مظہریہ امدادیہ کے ناظم اعلیٰ تاج الفقہاء و العلماء محقق ابن محقق محدث ابن محدث مفتی ابن مفتی رئیس المناظرین حضرت علامہ محمد عبد الحق صاحب بندیالوی حفظہ اللہ تعالیٰ سے مندرجہ ذیل کتابیں پڑھنے کا شرف حاصل ہوا۔ کافیہ شرح جامی، کلمہ شرح وقایہ نخبۃ الفکر حسامی، نور الانوار شرح تہذیب ایسا غوجی قال اقول مرقات وغیرہ۔ الغرض! جامعہ بندیال میں سات سال قیام پذیر ہو کر علوم وفنون کی تحصیل فرمائی۔

جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

مادر علمی اہل سنت کی دینی مذہبی درس گاہ جامعہ نظامیہ میں داخلہ لے کر شعبان اور رمضان کے دو ماہ میں ہدایہ اخیرین اور اقلیدس پڑھیں۔

تدریسی خدمات

فاضل موصوف حضرت علامہ غلام نبی صاحب علوم عقلیہ اور نقلیہ کی تحصیل کے بعد تدریسی خدمات کے لئے اپنے اساتذہ کی فیض رسائی کیلئے کمر بستہ ہوئے تدریسی خدمات کی ابتداء جامعہ مظہریہ رضویہ سراج العلوم گوجرانوالہ الحاج حضرت علامہ مولانا محمد صادق صاحب کی نگرانی میں دس سال تک بڑی محنت سے علوم وفنون پڑھائے۔

جامعہ مجددیہ لائٹانیہ رضویہ عطاء العلوم

فاضل ذی شان محقق اہل سنت حضرت علامہ ابو الضیاء غلام نبی جماعتی صاحب ۲۳ جون ۱۹۴۳ء میں ضلع گوجرانوالہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد گرامی کا اسم گرامی محمد اسماعیل ہے جو کہ نہایت شریف الطبع نیک طبیعت انسان تھے اور ان کا اپنے علاقہ میں معزز لوگوں میں شمار ہوتا تھا۔

ابتدائی تعلیم

فاضل موصوف نے اپنی تعلیم کا آغاز دارالعلوم نقشبندیہ رضویہ سانگلہ ہل میں کیا قدرت نے بچپن میں ہی ان کے دل میں دینی تعلیم کا جذبہ وافر مقدار میں رکھ دیا تھا۔ اسی جذبہ کے پیش نظر مختلف مدارس میں تعلیم حاصل کرتے رہے۔ اس قدر محنت اور محبت سے پڑھا کہ آج اپنے علاقہ میں ممتاز عالم دین ہیں اور اپنے علاقہ میں منفرد نظر آتے ہیں۔ فاضل موصوف نے دارالعلوم نقشبندیہ رضویہ سانگلہ ہل میں ابتدائی کتب فارسیہ بڑی محنت سے پڑھیں۔ ابتدائی کتب کی تعلیم کے درمیان علوم اسلامیہ کی تحصیل کا جذبہ اس قدر بڑھ گیا کہ عالم اسلام کی مرکزی دینی اور مذہبی درس گاہ جامعہ محمدیہ نوریہ رضویہ بھکھی شریف میں داخلہ لینے کیلئے رخت سفر باندھ کر عزم کر لیا کہ وہاں کے ماہرین اساتذہ کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کیے۔

جامعہ محمدیہ نوریہ رضویہ بھکھی شریف

۱۹۶۰ء میں بین الاقوامی شہرت یافتہ مادر علمی مذہبی اور روحانی درس گاہ جامعہ محمدیہ نوریہ رضویہ بھکھی شریف میں داخلہ لیا اور بین الاقوامی شہرت یافتہ شخصیت شیخ الاسلام والمسلمین جامع المعقول والمقول شیخ الحدیث والتفسیر محقق العصر سید الحدیثین سنداً محققین پیر طریقت الحافظ پیر سید جلال الدین شاہ رحمۃ اللہ علیہ بانی و مہتمم جامعہ محمدیہ نوریہ رضویہ بھکھی شریف سے قانونیہ کیوئی، نحو میر اور شرح مائتہ عامل پڑھیں۔ نور الایضاح اور سکندر نامہ حضرت علامہ مولانا غلام مرتضیٰ سے پڑھیں۔

جامعہ غوثیہ نظامیہ لالہ موسیٰ

نے اپنے جامعہ کا سنگ بنیاد رکھا اور اب وہ اپنے جامعہ میں ناظم اعلیٰ بھی ہیں اور صدر مدرس کے عہدہ پر بھی فائز ہیں۔ ذلک فضل اللہ یؤتیه من یشاء

مدرسۃ البنات گلستان فاطمہ

جامعہ مجددیہ کی تعلیمی شہرت اور علاقہ میں پذیرائی کے بعد اور لوگوں کے اصرار پر مدرسۃ البنات گلستان فاطمہ کا افتتاح کیا اور بحمد اللہ تعالیٰ جامعہ گلستان کے افتتاح پر عالم اسلام کی عظیم شخصیت محقق الاسلام جامع المعقول والمنقول سید محققین سند المدققین عمدۃ المحدثین پیر طریقت سیدی سندی پیر سید جلال الدین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے تشریف لا کر افتتاح فرمایا۔

بیعت

فخر اہل سنت حضرت ابوالضیاء علامہ غلام نبی صاحب نے عالم اسلام کی شہرت یافتہ شخصیت پیر طریقت رہبر شریعت حضرت سید علی اکبر شاہ صاحب کے دست حق پرست پر بیعت فرمائی۔ قدرت نے علوم شرعیہ کی تحصیل کے لئے وقت کے بین الاقوامی شہرت یافتہ اساتذہ کی رہنمائی میسر فرمائی اور طریقت کی رہنمائی کیلئے شمس المشائخ شیخ طریقت حضرت سیدنا علی اکبر شاہ صاحب، نبیر اعظم پیر سید جماعت علی شاہ لاٹانی صاحب علی پور سیداں شریف کا انتخاب فرمایا۔ فالحمد علی ذلک حمداً کثیراً

تصانیف

فاضل موصوف کی مشہور تصنیف ”سیف الرضوی“ ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی اس تصنیف کو امت مسلمہ کیلئے نفع بخش بنائے۔ آمین۔ بجاہ النبی الامین۔

فخر المشائخ علامہ پیر

غلام نصیر الدین کاظمی صاحب زید مجدہ

زینت آستانہ عالیہ خواجہ آباد شریف

پیر طریقت رہبر شریعت حضرت قبلہ پیر غلام نصیر الدین شاہ کاظمی بلاشبہ بلا ریب واقعی محسن اہل سنت ہیں۔ رفتار و گفتار میں اپنے آباؤ اجداد کی تصویر ہیں۔ حسن شریعت کے ساتھ حسن صورت میں اپنا ثانی نہیں رکھتے۔ حضرت قبلہ پیر صاحب مدظلہ العالی نے اپنی زندگی شریعت اور طریقت کے لئے وقف کر دی ہے۔ آپ کی ذات والا صفات مرجع العوام والنواص ہے۔ علوم ظاہریہ اور باطنیہ کے حصول کے لئے لوگوں کا اتنا ہجوم رہتا ہے کبھی تو لوگ ان کی زیارت کرنے سے عاجز آ کر واپس چلے جاتے ہیں۔ حضرت قبلہ علامہ غلام نصیر الدین صاحب کے والد گرامی حضرت پیر طریقت رہبر شریعت غلام کمال الدین صاحب یقیناً وہ کمال دین ہیں آپ کے والد گرامی اپنے علاقہ کے ممتاز راہنما اور دین متین کے منبع اور مرکز ہیں۔

حضرت پیر سید غلام نصیر الدین شاہ کاظمی مشہور قریہ مرکز علم و عرفان و مخزن شریعت و طریقت خواجہ آباد شریف تحصیل و ضلع میانوالی میں پیدا ہوئے۔ آپ کا خاندان چونکہ شروع سے شریعت اور طریقت کا مرکز رہا ہے اس لئے آپ کے والد گرامی کو شروع سے ہی جذبہ دین کا تھا اسی جذبہ کے پیش نظر اپنے بیٹے کو دین متین کے لئے وقف کر دیا۔

خطابت

آپ اپنے آستانہ عالیہ پر ہی مرکزی جامع مسجد خواجہ آباد شریف میں خطابت کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ مرکزی جامع مسجد خواجہ آباد شریف میں لوگوں کا جمعہ کے دن اس قدر ہجوم ہو جاتا ہے کہ مسجد میں جگہ ہی نہیں ملتی۔ قدرت نے ان کی تقریر دلپذیر میں اس قدر سحر کا خزانہ مضمحل کر دیا کہ ایک دفعہ تقریر سننے والا انہی کا ہو کر رہ جاتا ہے بس اور بس۔

عصری تعلیم

حضرت قبلہ پیر صاحب مدظلہ العالی نے سکول کی تعلیم میٹرک تک اپنے آستانہ عالیہ کے قریب ضلع میانوالی میں مکمل کی۔

آپ نے درسِ ندوی کی تعلیم حاصل کرنے کے لئے عالم اسلام کی مرکزی درسگاہ مخزنِ علم و عرفان جامعہ مظہریہ امدادیہ میں داخلہ لیا۔ ان کے بخت کا ستارہ عروج پر تھا اور حضرت قبلہ پیر صاحب کی خوش قسمتی تھی کہ انہوں نے وقتِ امام امام المناطقہ استاذ العرب والعجم حضرت قبلہ سیدنا عطاء محمد بندیا لوی گولڑوی نبیہ کے سامنے زانوئے تلمذتہ کئے اور امام المدرسین فخر الحقین حضرت علامہ محمد عبدالحق صاحب زیب آستانہ عالیہ فقیہ العصر بندیا ل شریف کے سامنے زانوئے تلمذتہ کر کے درسِ نظامی کی مشہور کتب شرح تہذیب اور جامی وغیرہ پڑھیں۔

دورہ حدیث شریف

حضرت قبلہ پیر صاحب مدظلہ العالی نے دورہ حدیث شریف پاکستان کی مرکزی درسگاہ جامعہ قادریہ رضویہ فیصل آباد میں کیا۔

سلسلہ بیعت

عالم اسلام کے مرکز انوار و تجلیات آستانہ عالیہ سیال شریف میں بیعت ہوئے۔

تصانیف

(۱) شجرہ عالیہ چشتیہ (۲) ترجمہ درود مستغاث وغیرہ۔

اساتذہ

(۱) محقق العرب والعجم علامہ عطاء محمد چشتی گولڑوی صاحب (۲) استاد العرب والعجم حضرت علامہ محمد عبدالحق بندیا لوی صاحب (۳) بحر العلوم حضرت علامہ غلام محمد تونسوی صاحب۔ (۴) شمس المدرسین حضرت علامہ مولانا عطاء محمد متین صاحب۔ (۵) حضرت علامہ محمد اقبال مصطفوی صاحب وغیرہ

تلامذہ

(۱) حضرت مولانا عبداللطیف صاحب کرمثانی۔ (۲) حضرت مولانا محمد احمد نواز خطیب جامع مسجد گلزار مدینہ میانوالی۔ (۳) حضرت علامہ مولانا سید سجاد حسین صاحب جامعہ نعیمیہ لاہور۔

تحریر کی وابستگی

مجلس الدعوة الاسلامیہ سیال شریف میانوالی کے صدر ہیں اور دیگر تحریر کی کاموں میں بڑی محنت سے کام کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ حضرت پیر صاحب کے علم و عمل میں ترقی عطا فرمائے۔ آمین بجاہ



فرید الدہر جگر گوشہ فقیہ العصر

علامہ فضل حق بندیا لوی

آستانہ عالیہ بندیا ل شریف

حضرت علامہ مولانا محمد فضل حق بندیا لوی رحمہ اللہ محتاج تعارف نہیں آپ ہمیشہ خاموشی کو محبوب جانتے تھے ان کی رفتار اور گفتار اسلاف کی ترجمان تھی۔ قدرت نے انہیں محاسن ظاہریہ اور باطنیہ سے نوازا ہوا تھا۔

حضرت علامہ مولانا فضل حق بندیا لوی رحمہ اللہ کے بارے میں استاذ العرب والعجم حضرت علامہ عطاء محمد بندیا لوی گولڑوی رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ آپ میرے استاذ گرامی حضرت فقیہ العصر قطب دوراں مولانا یار محمد بندیا لوی رحمہ اللہ کی چلتی پھرتی تصویر ہیں یعنی علم و عمل چہرے بشرے زہد و تقویٰ نشست و برخاست اور معمولات میں اپنے والد گرامی کا عکس جمیل ہیں۔

تاریخ پیدائش اور مولد

حضرت علامہ مولانا محمد فضل حق بندیا لوی ۱۹۳۵ء میں پیدا ہوئے اور آپ کا مولد بندیا ل ہے اور والد گرامی قبلہ فقیہ العصر علامہ یار محمد بندیا لوی رحمہ اللہ ہیں جنہیں دنیا استاذ العلماء کے نام سے جانتی اور مانتی ہے۔

حفظ القرآن

علامہ موصوف نے قرآن پاک کے تیرہ پارے مخزن العلوم والفنون جناب حضرت علامہ یار محمد بندیا لوی رحمہ اللہ سے حفظ کئے اور حضرت قبلہ فقیہ العصر کے وصال کے بعد مختلف اساتذہ سے حفظ مکمل کیا۔

ابتدائی تعلیم

حضرت علامہ محمد عبدالحق بندیا لوی سے پڑھیں۔

اعلیٰ تعلیم

فاضل جلیل رحمۃ اللہ علیہ نے اعلیٰ تعلیم محقق العصر رئیس المناطقہ حضرت علامہ عطاء محمد بندیا لوی گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کی۔ ایک سال تک مکہ شریف میں پڑھتے رہے وہاں حضرت فقیہ العصر رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد حضرت علامہ مولانا محمد سعید آف من ملتان قیام پذیر تھے ایک سال تک ان سے اکتساب فیض کیا۔

اساتذہ کرام

(۱) حضرت علامہ علی محمد پدھراڑوی رحمۃ اللہ علیہ، (۲) حضرت علامہ عبدالعزیز حنیف باندوی والد (۳) امام المناطقہ علامہ محمد دین بدھوی رحمۃ اللہ علیہ بدھو والے (۴) استاذ العرب والعجم علامہ عطاء محمد بندیا لوی رحمۃ اللہ علیہ (۵) امام المعقول والمعتول علامہ عبدالحق بندیا لوی صاحب

ہم سبق حضرات

(۱) حضرت علامہ غلام نبی نقشبندی صاحب لکھنؤ بانی مدرسہ نقشبندیہ عطاء العلوم (۲) حضرت علامہ محمد یعقوب صاحب شیخ الحدیث ضیاء العلوم راولپنڈی (۳) مولانا علامہ محمد رفیق چشتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ راولپنڈی (۴) حضرت علامہ مولانا عبدالرشید قریشی صاحب ضیاء العلوم راولپنڈی (۵) حضرت مولانا محمد زمان صاحب (۶) حضرت علامہ مولانا محمد بشیر صاحب نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ لاہور (۷) حضرت علامہ محمد شریف بصیر پوری سابق مدرس جامعہ سلطانیہ رضویہ مرید کے (۸) حضرت علامہ مولانا علی احمد سندھی لوی صاحب لاہور (۹) مولانا مفتی محمد عبداللہ صاحب ڈیرہ غازی خان (۱۰) حضرت مولانا عطاء محمد متین صاحب۔

اولاد

اللہ تعالیٰ نے آپ کو چھ فرزند اور ایک صاحبزادی عطا فرمائی۔ صاحبزادگان کے اسماء گرامی مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) علامہ صاحبزادہ حافظ محمد مسعود احمد بندیا لوی (۲) علامہ صاحبزادہ محمد محبوب احمد بندیا لوی (ایم اے اسلامیات) (۳) صاحبزادہ محمد افضال احمد بندیا لوی (ایم اے انگلش) (۴) صاحبزادہ محمد اکرام الحق بندیا لوی (Bcs) (۵) صاحبزادہ حافظ محمد اسد الحق بندیا لوی (۶) صاحبزادہ محمد معین الدین بندیا لوی۔

عاجزی و انکساری

آپ کی ساری زندگی عاجزی اور انکساری میں گزری کبھی غرور اور تکبر کا گمان تک نہ ہوا۔ جمعہ پڑھنے کے لئے مسجد میں تشریف لاتے تو چپکے سے آخری صفوں میں بیٹھ جاتے تاکہ کسی کو میرے لئے اٹھنے کی تکلیف نہ ہو اور ہندیال کے بہت سے لوگ ہیں جو آپ کے مرید ہونے کے لئے تڑپتے ہیں لیکن آپ فرماتے ہیں میں اپنا بوجھ ہی نہیں اٹھا سکتا دوسروں کا بوجھ کیسے اٹھاؤں گا اگر مرید ہونا ہے تو قبلہ بھائی صاحب کے ہو جائیں۔

طلباء سے محبت

دارالعلوم جامعہ مظہریہ امدادیہ کے طلباء کا خاص خیال رکھتے تھے اگر کوئی طالب علم ضرورت کی چیز لینے آپ کے در اقدس پر آتا تو اکثر آپ اپنے مبارک ہاتھوں سے خدمت کے لئے باہر تشریف لاتے۔ کوئی طالب علم گھر جا رہا ہوتا تو آپ اپنی جیب سے کرایہ عنایت فرماتے۔ طلباء کو بھی آپ سے خاصی لگن ہوتی۔ ہمیشہ خوش دلی اور عاجزی سے ملتے۔ کبھی کسی طالب علم کو نہیں ڈانٹا شروع میں جب مدرسہ کا نظام آپ کے سپرد تھا تو احسن طریقہ سے نبھایا۔ فضلاء ہندیال اس بات کے معترف ہیں کہ آپ نہایت ہی سادہ دل خدا ترس اور خدا کے عاجز بندے تھے اور قرآن و سنت کے مطابق زندگی گزارنے والے تھے۔

قابل رشک سادگی

حضرت صاحبزادہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے تمام زندگی نہایت عاجزی و انکساری سے گزاری نہایت سادہ لباس پہنتے تھے۔ ہمیشہ سفید لباس زیب تن فرماتے تھے سر پر سادہ سی سفید پگڑی باندھتے تھے۔ آپ کا کھانا بہت سادہ ہوتا تھا۔ سبزی زیادہ پسند فرماتے تھے۔ مرغن غذاؤں سے پرہیز فرماتے تھے اور کبھی سیر ہو کر نہیں کھایا ہمیشہ کم کھایا گفتگو بھی سادہ فرماتے تھے بلند آواز سے نہیں بولتے تھے۔ بہت آہستہ آواز میں بولنے کے عادی تھے۔ آپ بہت کم بولتے خاموش رہنا پسند فرماتے تھے۔ منقول ہے کہ صاحب اسرار انسان گہرے پانی سے بھی زیادہ خاموش ہوتا ہے اور یہ بات آپ پر سو فیصد صادق آتی تھی آپ کی ذات مرجع خلائق تھی طبیعت میں اتنا خلوص کہ اجنبی سے اجنبی شخص بھی ان سے مل کر مسرور نظر آتا تھا اور ان کی محبت بھری مسکراہٹ ہمیشہ یاد رکھتا۔

عبادت و ریاضت

آپ کے معمولات میں تھا کہ صبح اذان سے پہلے اٹھتے اور نماز تہجد ادا فرماتے جب تک آپ

ہر روز صبح بعد از نماز فجر پانچ پارے تلاوت فرماتے۔ نماز اشراق کی بھی پابندی فرماتے۔ ظہر کی نماز کے بعد پھر قرآن مجید کی تلاوت میں مشغول ہو جاتے اور پانچ پارے تلاوت فرماتے۔ جب کوئی شخص ورد یا وظیفہ پوچھتا تو اسے آپ درود شریف اور کلمہ شریف کا ورد بتاتے۔ ایک دفعہ پوچھا گیا کہ عبادت و ریاضت میں یکسوئی کیسے حاصل کی جائے تو فرمایا کم کھاؤ اور کم سوؤ اور یہ خوبی آپ میں بدرجہ اتم موجود تھی۔

بیعت و ارادت

محقق ابن محقق حضرت قبلہ صاحبزادہ محمد فضل حق صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے علم شریعت کی تکمیل تو اپنے جامعہ میں فرمائی تکمیل کے بعد طریقت کے راہنما کے لئے جدوجہد شروع کر دی۔ آپ نے اپنے کچھ احباب سے قلندر وقت حضرت بابا عبدالغفور رحمۃ اللہ علیہ آستانہ عالیہ دریائے رحمت شریف انک کے بارے میں سنا لہذا ان کی زیارت کے لئے آپ اپنے ساتھیوں کے ساتھ دومرتبہ حضرت صاحب دریا شریف کے پاس حاضر ہوئے۔ جب حضرت بابا عبدالغفور رحمۃ اللہ علیہ کو معلوم ہوا کہ آپ فقیہ العصر حضرت علامہ یار محمد بندیا لوی کے صاحبزادے ہیں تو آپ نے فرمایا حال بھی آپ کے گھر کا ہے اور قال بھی آپ کے گھر کا ہے میں آپ کو مرید نہیں کرتا آپ واپس تشریف لے آئے پھر آپ اپنے برادر اکبر حضرت علامہ مولانا محمد عبدالحق بندیا لوی دامت برکاتہم کا رقعہ حضرت پیر صاحب کے پاس لے گئے۔ حضرت بابا عبدالغفور دریا رحمت شریف نے یہ فرماتے ہوئے بیعت فرمایا کہ چلو میری اس خانوادہ سے نسبت ہو جائے گی۔ آپ اپنے پیر و مرشد سے بہت محبت فرماتے تھے اور آپ کے پیر طریقت قبلہ بھی آپ سے بہت محبت فرماتے تھے جب کوئی اس علاقے کا دربار شریف پر حاضر ہوتا تو آپ سب سے پہلے حضرت علامہ محمد فضل حق بندیا لوی رحمۃ اللہ علیہ کا پوچھتے واپسی پر ان حضرات کو دعائیں اور سلام آپ کے نام بھیجتے۔

المختصر حضرت پیر صاحب آف دریا شریف نہات منکسر المزاج تھے۔ عاجزی اور انکساری آپ کی طبیعت میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی اور حضرت علامہ محمد فضل حق بندیا لوی اپنے پیر کی ہو بہو تصویر تھے۔

انتقال پر ملال

گلستان فقیہ العصر کا یہ مہکتا ہوا پھول ۲۶ جون ۲۰۰۶ بروز پیر اس فانی دنیا سے رخصت ہوا۔ نماز جنازہ جانشین فقیہ العصر استاذ العلماء حضرت صاحبزادہ محمد عبدالحق حفظہ اللہ تعالیٰ نے پڑھائی۔

خان کی فقیہ العصر رحمۃ اللہ علیہ کے پہلو میں دائیں طرف رکھا گیا۔ طول و عرض سے ہر روز عقیدت مند اس مرد قلندر کے دربار پر حاضری کے لئے آتے ہیں۔

حیران کن امر یہ ہے کہ جس روز آپ کا وصال ہوا آپ تمام دن خوش و خرم رہے کوئی تکلیف محسوس نہیں کی۔ اپنے صاحبزادگان سے باتیں بھی کرتے رہے آپ کا خادم اللہ دتہ جس نے آپ کی خدمت کی موجود تھا آپ اس کی طرف دیکھتے اور مسکراتے۔

نماز مغرب کے بعد آپ کو حسب معمول ادویات اور بخنی دی گئی۔ جب عشاء کی اذان کی آواز آپ کے کانوں پر پڑی تو آپ نے آنکھیں کھولیں اور آسمان کی طرف دیکھنے لگے۔ آپ کے پاس اس وقت آپ کے دونوں چھوٹے صاحبزادے حافظ اسد الحق اور معین الدین موجود تھے وہ کہتے ہیں گیارہ بجے کے قریب والد گرامی کے چہرے پر نورانیت کے اثرات معلوم ہونے لگے۔ ڈاکٹر انوار الحق صاحب اور ڈاکٹر افتخار الحسن صاحب کو بلایا جنہوں نے تشخیص کے بعد کہا کہ حضرت کا وصال ہو گیا۔ اسی وقت ٹھنڈی ہوائیں چلنے لگیں۔ کسی نے واویلا نہیں کیا بلکہ تمام رات قرآن پاک کی تلاوت کی گئی۔ آپ کے صاحبزادے اور تمام بھتیجے تمام رات تلاوت میں مصروف رہے۔ واویلا نہ کرنا آپ کی عظمت کی دلیل اور آپ کی کرامت ہے کیونکہ آپ نے نصیحت فرمائی تھی جب میں دار فنا سے کوچ کر جاؤں تو آہ و بکا نہ کرنا۔ المختصر صبح اعلان ہو گیا حضرت قبلہ صاحبزادہ رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال ہو گیا تو لوگوں کی جماعتوں کی جماعتیں آنا شروع ہو گئیں۔ ۴ بجے اعلان ہوا کہ فقیہ العصر کے لخت جگر کا جنازہ ہوگا جون کا مہینہ ہوا اور ۴ بجے جنازے کا اعلان کیا جا رہا ہو تو سوال ضرور ذہن میں ابھرتا ہے کہ یہ وقت تو گرمی کے شباب کا وقت ہوتا ہے لیکن چشم فلک گواہ ہے کہ تمام مہینے میں گرمی کی شدت رہی اور اس دن گرمی کا نام و نشان بھی نہ تھا۔ صبح سے تازہ اور معطر معنر ہوائیں لوگوں کا استقبال کرتی رہیں۔ آنے والوں کو گرمی کا احساس تک نہ ہوا۔ جب جنازہ سوئے مزار پر انوار چلا تو عجیب کیفیت تھی۔ لوگ دوڑے دوڑے آخری دیدار کے متمنی تھے۔ کچھ خوش نصیب جو زیارت سے مستفید ہوئے اور کچھ وہ تھے جو حسرت زدہ تھے۔ نماز جنازہ میں علماء و مشائخ کا جم غفیر تھا آپ کی لحد پر اللہ قدوس کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے۔

تصانیف

آپ کی متعدد تصانیف قیامت تک یادگار رہیں گی شرق و غرب میں آپ کی تصانیف سے لوگ فیض یاب ہوتے رہیں گے۔ ذیل میں بطور نمونہ ذکر کی جاتی ہیں ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) سماع مولیٰ (۲) مروجہ فاتحہ خوانی (۳) کتاب الشفاعت (۴) چہل حدیث (۵)

علامہ فضل حق بندیا لوی رحمہ اللہ تاج الفقہاء کی نظر میں

استاذ العلماء بدر العلماء تاج الفقہاء حضرت علامہ محمد عبدالحق بندیا لوی اپنے برادر اصغر کو ان الفاظ سے یاد کرتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں۔

پیکر و تسلیم و رضا درویش خدا حضرت مولانا محمد فضل حق رحمہ اللہ جو ۲۰۰۶ میں بروز پیر (عمر تقریباً ۷۰ سال) کو اپنے خالق حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے۔ مجھ سے بہت چھوٹے، لاڈلے اور مجھے جان سے پیارے تھے اور ہم نے (۷۰) سال کا طویل عرصہ اکٹھا گزارا ایک حسین و جمیل دور گزار اس طویل عرصہ میں میرے عزیز ترین بھائی نے ایک مرتبہ بھی میری گستاخی کا لفظی اور معنوی پہلو اختیار نہیں کیا بلکہ مجھے بڑا بھائی نہیں باپ اور پیر و مرشد کا مقام دیا۔ زندگی کے کسی لمحے انہوں نے میرا ساتھ نہیں چھوڑا ہر کڑے وقت میں اپنا تن من دھن میرے لئے حاضر کئے رکھا۔

میں نے حتی المقدور ان سے محبت، پیار بلکہ پر خلوص لگن کا ثبوت دیا۔ ان کی ہر طرح سے تربیت کی پوری محنت سے ان کو پڑھایا۔ اپنی تمام زراعت، جائیداد اور گھر کا ان کو مختار بنائے رکھا۔ خود مدرسہ، مسجد اور خانقاہ میں آنے والوں میں مشغول رہتا اور تمام کام اور مدرسہ کی نظامت بھی ابتداً انہوں نے ہی سنبھالی اور بطریقہ احسن نبھاتے رہے۔ جس طرح وہ میرے ہر فیصلہ کو حتی سمجھتے ہیں میں بھی ان کی رائے کو بہت زیادہ اہمیت دیتا۔ وہ زندگی میں اکثر بیمار رہے۔ تاہم فیاض بخار کئی سال متواتر ایک دو ماہ ان کو چھوڑتا تھا۔ میں ان کو چوٹی کے ڈاکٹر صاحبان اور حکماء سے چیک کرواتا اپنی گنجائش سے بڑھ کر ان کی صحت کا خیال رکھتا بلکہ میں ان کی بیماری سے میں خود بیمار ہو جاتا۔

ایک دفعہ حضرت استاذ الکمل علامہ عطا محمد بندیا لوی رحمہ اللہ میانوالی بیمار پرسی کے لئے تشریف لے گئے اور مجھے مخاطب کر کے فرمایا تم صبر کرو اللہ کی طرف سے آنے والی تکلیف کو خندہ پیشانی سے برداشت کرو دیکھو میرے بھائی مولوی علی محمد پدھر اڑوی فوت ہو گئے میں نے اس کے صدمہ پر صبر کیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مولوی فضل حق صاحب ٹھیک ہو جائیں گے تم ان کی پریشانی کی وجہ سے بیمار اور اتنے کمزور ہوئے جا رہے ہو۔ میں نے عرض کیا حضرت! میرے بس میں نہیں ہے مجھے اپنے بھائی سے اتنا پیار ہے کہ ان کی تکلیف برداشت نہیں کر سکتا۔

اسی طرح حکیم عبدالرحیم خان نے بھی متعدد دفعہ یہی بات مجھے کہی کہ آپ اپنے بھائی مولوی فضل حق کی بیماری کی وجہ سے اتنے پریشان نہ ہوا کریں کہ خود بیمار ہو جائیں۔

المختصر حفظ انہوں نے حضرت والد گرامی رحمہ اللہ سے ۱۲، ۱۳ پارے کر لئے تھے۔ بعد میں مختلف اساتذہ سے حفظ کی تکمیل کی اور متعدد اساتذہ کا بندوبست میں نے کیا تا کہ حفظ کی تکمیل ہو جائے۔ الحمد للہ فضل جلیل نے درسات کا آغاز میرے ہاں کیا تھا۔ ان کے ہاں ہی ان کا حفظ مکمل ہوا۔

خوش الحانی سے کرواتے کبھی میں بیمار ہوتا یا گھر پر نہ ہوتا تو جمعۃ المبارک کا مسنون خطبہ اور جماعت کی ذمہ داری نبھاتے لوگ ان کی قرأت سے زبردست متاثر ہوتے۔ حضرت علامہ محمد سعید آف ٹمن ملتان (جو کہ فقیہ العصر بندیا لوی رحمہ اللہ کے شاگرد خاص تھے) مکھڑ شریف قیام پذیر تھے۔ میرے برادر ان کے پاس مولوی عبداللطیف بندیا لوی صاحب سمیت مکھڑ شریف کچھ عرصہ رہ کر پڑھتے رہے۔ وہ ایک قابل مدرس تھے مجھ کو بھی ان سے شرف تلمذ حاصل ہے۔ حضرت علامہ علی محمد پدھر اڑوی رحمہ اللہ (برادر اصغر استاذ الکمل علامہ عطا محمد بندیا لوی رحمہ اللہ) جنہوں نے بریلی شریف میں حدیث پاک حضرت محدث اعظم پاکستان علامہ سردار احمد قادری چشتی رحمہ اللہ سے پڑھی تھی۔ ان سے بندیا لوی میں درس نظامی کے کچھ اسباق پڑھے۔ مولانا عبدالعزیز حفیظ بانڈی والوں سے بھی اکتساب فیض کیا۔

امام المناطقہ علامہ محمد دین بدھو والے جن کا حمد اللہ شرق و غرب میں مشہور تھا اور بغیر مطالعہ کئے پڑھاتے تھے بندیا لوی میں میں نے ان کو اپنے لئے بلایا تو مولوی فضل حق رحمہ اللہ بھی ان سے پڑھتے رہے۔ صاحبزادہ سید غلام حبیب شاہ گیلانی وڑچھ والے ان دنوں ملا حسن علامہ بدھوی کے پاس پڑھتے تھے میں نے ان سے حمد اللہ میرزا بدرسالہ قطبہ اور امور عامہ جیسے اسباق پڑھے۔ بھائی جان مرحوم نے استاذ الکمل بحر العلوم علامہ عطا محمد بندیا لوی رحمہ اللہ کے دیگر اسباق کے علاوہ مشکوٰۃ شریف کا مکمل درس سنا اور اس دوران ”کتاب الشفاعت“ کے نام سے رسالہ شائع کیا جواب نئی ترتیب سے شائع ہو رہا ہے۔ مختلف امور پر چند رسائل بھی اسی دوران حضرت استاذ الکمل کی چند تقاریر جمع کر کے شائع کرائے جواب نئی آب و تاب سے چھپ رہے ہیں۔ باوجود بیماریوں میں گھرے رہنے کے اکثر نماز و خجگانہ مسجد میں باجماعت ادا فرماتے اور تہجد کی پابندی بھی فرماتے۔ دلائل الخیرات شریف زندگی بھر معمول رہا اور اشراق تک دیگر بہت سارے اوراد و وظائف کی باقاعدگی ان کی عادت میں شامل تھی۔ بیماری اور نقاہت کے باوجود ان کی شدید خواہش تھی کہ حج کی سعادت عظمیٰ اور زیارت حرمین شریفین سے مشرف ہو سکوں تو اللہ تعالیٰ نے ۱۹۷۶ء میں ان کو یہ توفیق بخشی کہ وہ حضرت صاحبزادہ میاں علی اکبر رحمہ اللہ، ان کے اہل خانہ میاں محمد حیات قادری رحمہ اللہ (نذکانہ صاحب) اور سیاح مدینہ حضرت بابا سید طاہر حسین شاہ نقشبندی رحمہ اللہ سمیت حج کی سعادت حاصل کی۔

طالب علمی کے زمانہ میں مدرسہ کے طلباء ہفت روزہ تقاریر کا پروگرام کرتے تو عزیز محمد فضل حق خوبصورت انداز میں تقریر فرماتے مگر جمع عام میں تقریر کرنے کی طبیعت میں حد درجہ کی انکساری تھی اس وجہ سے تقریر کا شوق ان کے دل میں پیدا ہی نہ ہو سکا کہ شاید یہ ریا کاری نہ بن جائے۔

میرے والد گرامی رحمہ اللہ کے وصال کے وقت یہ چونکہ حفظ کر رہے تھے ابھی چھوٹے تھے ان سے اجازت وغیرہ نہ لے سکے بعد ازاں تمام تعویذات دم اور اورواد و وظائف کی اجازت مجھ سے حاصل کی۔ ان کے زہد و اتقاء کی وجہ سے ان کے دم اور تعویذ میں زبردست تاثیر تھی۔

مجھے ذاتی طور پر علم ہے کہ ان کے تعویذ اور دم سے بہت لوگوں کو فائدہ پہنچا بلکہ متعدد دفعہ حیران کن فوائد سامنے آئے۔ ایک دفعہ جو مجھے یاد ہے کہ کچھ اس طرح ہے کہ موضع شادیہ سے شمالی جانب موضع تالاضلع میانوالی کے متعلقین میں احمد یار ولد محمد اعظم قوم بھٹی اور مظفر ولد محمد اعظم بھٹی حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ ہمارے یوب ویل کا پانی کڑوا ہو گیا ہے آپ دونوں ہمارے ذریعہ پر تشریف لائیں اور پانی پر دم کریں اور اس یوب ویل کا پانی میٹھا ہو جائے۔ نیا ہم نہیں لگوا سکتے۔ چنانچہ دن مقرر کیا ہماری تیاری تھی اسی دن اچانک میرے پاس ایک شرعی فیصلہ آ گیا میں نے اپنے بھائی عزیز محمد فضل حق رحمہ اللہ کو چینی دم کر کے دی اور اپنی معذرت کی آپ میری طرف سے بھی چلے جائیں۔ چنانچہ فضل حق رحمہ اللہ تشریف لے گئے پانی دم کیا میری دم شدہ چینی ڈلوائی اور کہا آج نہ چلانا کل صبح چلانا ان شاء اللہ پانی میٹھا ہوگا۔ دوسرے دن یوب ویل چلایا گیا تو پانی حیران کن حد تک میٹھا ہو گیا۔ یہ دس بارہ سال پہلے کی بات ہے ان کی زندہ کرامت ہے۔ اللہ رب العزت کا ہم دونوں بھائیوں پر خصوصی فضل و کرم رہا کہ باوجود اشتراک کے کبھی کسی بات پر اختلاف نہ ہوا میں نے ہر دفعہ ان کی رعایت کی کہ چلو یہ چھوٹے ہیں ان کی طرف کچھ حصہ زیادہ چلا جائے۔ انہی وجوہات کی بنا پر تمام عمر احسن طریقہ سے معاملات چلتے رہے۔ اللہ کرے یہ محبت ہماری اولاد میں قائم و دائم رہے اور اسی طرح اتحاد و اتفاق کی فضا قائم رہے۔ آمین۔ آخر میں دعا ہے کہ ان کی اولاد کو اپنے عظیم باپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور یہ علمی مرکز قائم و دائم رہے آمین ثم آمین۔

راقم الحروف کی عقیدت کا عملی دستور

راقم الحروف کو اپنے محبوب استاذ جناب سیدی علامہ محمد فضل حق سے قلبی تعلق تھا جن کا بیان الفاظ کے زاویے میں لانا ناممکن ہے۔ عالم اسلام میں علم و عمل میں منفرد حیثیت کے مالک تھے۔

فرط عقیدت کا تعارفی پہلو

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ راقم الحروف طالب علمی کے زمانہ میں جامعہ ہندیال شریف میں وضو کرنے جا رہا تھا اور استاذ العلماء حضرت صاحبزادہ علامہ محمد فضل حق ہندیالوی صاحب وضو فرما کر مسجد کی طرف تشریف لارہے تھے راستے میں بندہ ناچ کی ملاقات حضرت قبلہ صاحبزادہ محمد فضل حق

صاحب سے ہوئی آپ نے مجھے فرمایا ذرا ٹھہر جائیں میں ٹھہر گیا۔ آپ نے کچھ رقم نکال کر مجھے ارشاد فرمایا قبول کریں میں نے قبول کر لی پھر میں نے اپنی مرضی سے وہی رقم حضرت صاحبزادہ مدظلہ العالی کو واپس کر دی پھر فرمایا یہ رقم (۵ روپے یا ۱۰ روپے تھے) لے لیں اور خرچ کر لینا میں نے عرض کیا حضور رہنے دیں آپ نے فرمایا نہیں آپ لے لیں میں نے لے لیے اور اپنے کسی کام میں خرچ کر لیے آپ کی اس صلہ رحمی اور رحم دلی کو دیکھ کر میں آپ کا پہلے سے بھی زیادہ معتقد ہو گیا کیونکہ اس وقت پانچ یا دس روپے ہزاروں کے برابر تھے اور دل میں یہ خیال آیا کہ ایسے رحیم و کریم اور جواد ہستی کا ملنا بہت ہی مشکل ہے۔ فالحمد علی ذلک حمداً کثیراً۔

الغرض! خانوادہ فقیہ العصر استاذ الاساتذہ حضرت علامہ یار محمد ہندیالوی نور اللہ مرقدہ کے چشم و چراغ بدر العلماء حضرت علامہ فضل حق ہندیالوی رحمہ اللہ کے اقدام مہینت سے ہندیال شریف کی ارض مقدسہ کے سنگریزے متبرک اور مشرف تھے۔ حضرت قبلہ صاحبزادہ محمد فضل حق ہندیالوی اسلاف کے شاہراہوں کو مصباح قلم و کلام سے ضیاء و جلاء بخش رہے تھے۔ آپ کا منتہی الانظار والا فکار دین متین کی ترویج و اشاعت تھا۔ حکیم مطلق کی حکمت بلیغہ کا مقتضی یہی تھا اس بندہ خاص سے علمی اور روحانی سلسلہ فیض کو جاری رکھا جائے۔ مدت مدید سے ان کا چشمہ علم و حکمت عوام و خواص کے اذہان کو سیراب کر رہا تھا۔ علم و عرفان کا یہ آفتاب و مہتاب اور آسمان اقیانان تکوان عرفان اور میزان کا شمس بازغہ ارض ہندیال کے طول و عرض کو اپنی ضیا پاشیوں سے منور کر رہا تھا۔ ابھی حال ہی میں مشیت ایزدی سے یہ گلستان فقیہ العصر کا مہکتا ہوا گلستانہ اپنی علمی فکری اور روحانی خدمات سے اہل سنت کے ظاہر و باطن کو معطر کرتا ہوا اس دار فنا سے روانہ ہو گیا یہ حقیقت مسلمہ ہے اور امر متیقن ہے کہ ایسی شخصیات کے جانے سے نقصان کا تدارک برسوں تک نہیں ہو سکتا۔

سیرت اور صورت میں اتحاد

سیرت کا تعلق افعال ظاہریہ اور باطنیہ سے ہوا کرتا ہے علامہ فضل حق ہندیالوی رحمہ اللہ افعال ظاہریہ کی طہارت اور نفاست اور افعال باطنیہ کے محاسن اور خوبیوں سے آراستہ تھے۔ صورت کا تعلق ظاہری افعال سے ہوا کرتا ہے۔ آپ رفتار اور گفتار میں حضرت فقیہ العصر کی یادگار تھے۔ ہمہ وقت سفید لباس میں ملبوس احیاء سنت نبویہ کے لئے سفید عمامہ شریف زیب تن رکھتے۔ المختصر صورت اور سیرت میں اتحاد تھا۔ تصنع و بناوٹ اور نمود و نمائش سے کوسوں دور تھے۔

عبادت و ریاضت

نماز جماعت کے ساتھ ادا کرنا آپ کی انتہائی شان تھی فاضل موصوف کی تمام زندگی مہارت

تھی عبادت و ریاضت اور دین متین کی ترویج و اشاعت سے۔ عبادت و ریاضت میں اس قدر انہماک اور استغراق تھا کہ نہ جسم پر کوئی تھکن اور نہ ہی ذہن میں کوئی اضطراب۔

حصول علم کا تعارفی پہلو

حضرت علامہ محمد فضل حق ہندیا لوی رحمۃ اللہ علیہ نے علم دین کی ابتدا گھر سے ہی کی جبکہ آپ کا گھر ہی علم کا مرکز تھا قدرت نے ان کے لئے ایسے جامعہ کا انتخاب فرمایا کہ عالم اسلام کے جامعات اس پر رشک اور فخر کرتے ہیں۔ آپ اپنے جامعہ مظہریہ امدادیہ میں درس نظامی کی ابتدا کی جبکہ جامعہ کی دینی خدمات عالم اسلام کے لئے محتاج تعارف نہیں ہیں۔ اس مادر علمی نے غیر محصور افراد سافلہ کو بحر مبادی سے فیض یاب کر کے نتائج کے ساحل علم پر فائز کیا۔ علامہ موصوف کی تعلیم کے لئے اللہ قدوس نے ہندیا ل شریف میں عطاء الملت والدین امام المقتول والمعقول حضرت قبلہ سیدنا علامہ عطاء محمد ہندیا لوی چشتی گوڑوی رحمۃ اللہ علیہ اور آفتاب الفقہاء بدر العلماء حضرت سیدنا قبلہ علامہ محمد عبدالحق ہندیا لوی چشتی گوڑوی مدظلہ العالی جیسے معروف اور قابل اساتذہ کا انتظام فرمایا آج انہی اساتذہ کی نظر کرم اور شفقت سے علامہ موصوف کو علمی شہرہ حاصل ہے۔ فالحمد علی ذلک حمداً کثیراً۔

طلباء سے حسن سلوک کا عملی دستور

فاضل موصوف رحمۃ اللہ علیہ طلباء سے انتہائی شفقت اور نظر فرماتے کہ ان پر جان نثار کرنے کو تیار ہو جاتے۔ فطری اور جبلی طور پر منکسر المزاج اور رقیق القلب تھے۔ طلباء پر مال نثار کرنے میں دریغ نہیں کرتے تھے۔ ضمیر امیر دل علو اور غنا سے آراستہ تھا۔ خانوادہ فقیہ العصر رحمۃ اللہ علیہ کو اللہ قدوس نے احسان، ایثار اور غنا کا جوہر وافر مقدار میں عطا کر دیا تھا۔ ذلک فضل اللہ یؤتیه من یشاء۔

قلم و قراطس سے دیرینہ وابستگی

علامہ موصوف میدان تصنیف و تحقیق کے شاہکار تھے قلم میں اس قدر چٹنگی تھی اور تحریر میں اس قدر شگفتگی کہ آپ کی کلام امام الکلام ہوا کرتی ہے۔ اسلوب تحریر اس قدر عمدہ کہ مضامین طویلہ کو سطور معدودہ میں جمع کرنا آپ کی شناخت اور پہچان ہے۔ الفاظ کے سمندر میں غواص ہو کر معانی کے جواہر اور فرائد حاصل کرنا آپ کی عادت ثانیہ بن چکی تھی۔

الختصر متعدد تصانیف مندرجہ بالا آپ کی یادگار ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اس کارنامہ کو صدقہ جاریہ بنائے۔ آمین، الختصر فقیہ العصر کے تحت جگر حضرت قبلہ صاحبزادہ محمد فضل حق ہندیا لوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تمام زندگی خدمت خلق میں صرف کر دی۔ آپ کی کرامات اور دینی خدمات کی فہرست مبسوط ہے۔ خوف طوالت ہم انہی ہی اکتفا کرتے ہیں۔ فالحمد علی ذلک حمداً کثیراً۔

محبت العلماء والفضلاء

حضرت علامہ الحافظ فیروز دین صاحب

خطیب جامع مسجد مین، کراچی

حضرت علامہ حافظ فیروز دین صاحب مخلص اور مجاہد اہل سنت ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو دین کا ہذبہ عطا فرمایا ہے بے لوث اور نیک طینت ہیں۔ کراچی میں جامع مسجد مین پہاڑی والی عالمگیر روڈ کے مرکزی خطیب ہیں اور تقریباً ۴۵ سال سے اسی مسجد میں خطابت اور امامت کے فرائض ادا کر رہے ہیں۔ بڑی ہمت اور جانفشانی سے دینی خدمات میں رواں دواں ہیں۔

حضرت علامہ حافظ فیروز دین صاحب ضلع خوشاب پنجاب کے معروف دیہات ٹلی میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد گرامی کا اسم گرامی دوست محمد مرحوم ہے۔ آپ کے والد گرامی اپنے علاقہ کے معزز آدمی تھے اور معزز خاندان کے امتیازی فرد تھے۔ آپ کے والد گرامی دوست محمد مرحوم کے دل میں ابتداء سے ہی دینی تعلیم کا جذبہ تھا۔ انہوں نے اپنے بیٹے کو سب سے پہلے حفظ قرآن کے لئے خوشاب میں مولانا نذیر احمد کے پاس لے گئے۔ حفظ قرآن کی تکمیل وہیں کی۔ حفظ سے فارغ ہونے کے بعد خوشاب میں حضرت علامہ فیروز دین صاحب کے دل میں علوم اسلامیہ کا ہذبہ پیدا ہوا۔ جامعہ مظہریہ امدادیہ میں داخلہ لیا۔ وہاں ہندیا ل شریف میں بحر العلوم حضرت علامہ عطاء محمد ہندیا لوی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس عرصہ دراز تک علوم و فنون کی کتابیں پڑھیں۔ محقق العرب والعجم کے طریقہ تدریس سے اس قدر متاثر ہوئے آپ تدریس کے لئے جہاں بھی تشریف لے جاتے وہاں ہی جا کر انہوں نے صرف استاذ الکل کے پاس ہی پڑھا۔ استاذ الکل بحر العلوم جب سیال شریف تشریف لے گئے وہاں بھی آپ سے تعلیم حاصل کی اور جب گوڑہ شریف تشریف لے گئے تو انہیں کے پاس پڑھتے رہے۔ ہندیا ل شریف میں حضرت علامہ فیروز الدین صاحب زید مجدہ نے وقت کے منفرد استاذ تاج الفقہاء کے سامنے بھی زانوئے تلمذ تہہ فرمائے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں فرید الدھر اور وحید العصر اساتذہ کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کرنے کی سعادت عطا فرمائی۔ عرصہ دراز مرکز علم و حکمت جامعہ ہندیا ل شریف سے تعلیم حاصل کرنے کے بعد آج حضرت علامہ فیروز الدین صاحب زید مجدہ کراچی میں علم و حکمت کی شمع جلا رہے ہیں۔ دین متین کی ترویج و اشاعت

حضرت علامہ الحافظ قاری فیروز الدین صاحب زید مجدہ کی بیعت شیخ المشائخ شیخ الاسلام
حضرت خواجہ قمر الدین سیالوی رحمہ اللہ کے دست حق پرست پر ہے۔
ان کی خوش قسمتی پر جتنا ہی رشک کیا جائے تھوڑا ہوگا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو روحانی اور علمی
راہنما اس قدر مقتدر اور منفرد عطا فرمائے کہ عالم اسلام میں ان کا جواب نہیں ہے۔ فالحمد للہ علی
ذلک حمداً کثیراً۔

باب الکاف

محبت عطاء المملکت والدین

حضرت علامہ کمال الدین صاحب زید مجدہ

صدر مدرس جامعہ فاروقیہ رضویہ تحصیل کھاریاں گجرات

زینت اہل سنت حضرت علامہ کمال الدین صاحب نیک سیرت عالم دین ہیں اور ایسی معروف
شخصیت ہیں۔ فضلاء ہندیال میں محتاج تعارف نہیں ہیں۔ جامعہ فاروقیہ رضویہ کوئلہ ارب علی خان
تحصیل کھاریاں ضلع گجرات کے صدر مدرس ہیں۔

حضرت علامہ کمال الدین صاحب ۱۹۵۹ء میں آزاد کشمیر ضلع بھمبر تحصیل بڑالہ کے دیہات
ہانسیاں میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد گرامی اپنے علاقہ کے معزز اور معتبر آدمی گردانے جاتے
تھے۔ آپ کے والد گرامی کو علم دین سے محبت تھی لہذا اپنے بیٹے کو دین کے لئے وقف کر دیا۔

ابتدائی تعلیم

حضرت علامہ کمال الدین صاحب نے ابتدائی تعلیم اپنے دیہات میں حاصل کی ابتدائی تعلیم
سے فراغت حاصل کرنے کے بعد جامعہ نظامیہ لاہور میں داخلہ لیا وہاں درس نظامی کی ابتدائی کتابیں
غوب محنت سے پڑھیں پھر جامعہ مظہریہ امدادیہ ہندیال شریف میں تشریف لائے ان دنوں محقق
العرب والجمع حضرت علامہ عطاء محمد ہندیالوی اور پیر طریقت تاج الفقہاء حضرت علامہ عبدالحق صاحب
منصب تدریس پر فائز تھے۔ حضرت علامہ کمال الدین صاحب مدت مدید تک ہندیال شریف میں
ان مقتدر اساتذہ سے علوم وفنون حاصل کرتے رہے۔ تمام علوم وفنون کی اعلیٰ کتابیں ہندیال میں
اہل شخصیات سے پڑھیں جو محتاج تعارف نہیں ہیں۔ دوران تعلیم حضرت علامہ کمال الدین صاحب
محقق العرب والجمع حضرت علامہ عطاء محمد ہندیالوی رحمہ اللہ کی ہمہ وقت خدمت کیا کرتے تھے اسی
خدمت کی وجہ سے فضلاء ہندیال میں سے ممتاز ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے استاذ گرامی کی خدمت ان کے

فَخَالَفَ النَّفْسَ وَالشَّيْطَانَ وَأَعْيَاهَا. وَإِنْ هُمَا فَخْضَالُ النَّفْسِ فَالْهَيْسَ
فَاتَّبَعَ مَجْلِبُوكَ الدُّنْيَا وَمَتَرْتَهَا. وَمِنْ عَلَوْنِ عِلْمِ الْوَلَدِ وَالْوَلَدِ وَالْقَلَمِ
تَرَى مَلَجَ الْفَاسِقِ غَضِبَ الرَّبِّ وَاهْتَدَى إِلَى الْوَلَدِ وَالْقَلَمِ
(الحديث)
جب فاسق کی مدح کی جاتے تو
اللہ تعالیٰ غضب ناک ہو جاتا اور اللہ تعالیٰ کا عرش حرکت میں آ جاتا ہے۔

مَجْلِبُوكَ بَعْدَ الْعَصْرِ الْحَاضِرِ
فِي
مِرَاةِ الشَّرْعِ الْتَّاسِرِ

مفتی غلام محمد بن محمد انور شرعی ہندیالوی
ادارہ تحقیقات عطاء

مدینۃ العلوم جامعہ عربیہ اسلامیہ لاہور

تعالیٰ نے آپ کو فاضل اور محقق استاذ بنا دیا۔ سچ کہا گیا ہے کہ خدمت میں عظمت ہوا کرتی ہے۔

خصوصیت

حضرت علامہ کمال الدین زید مجدہ نے اپنی زندگی کے قیمتی لمحات کو اپنے مشفق اور مربی استاذ گرامی کے جوڑوں پر شمار کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس خدمت کے بدلہ میں انہیں اتنا نواز دیا کہ وہ اپنے چراغ علم سے لوگوں کے ظاہر باطن کو منور کر رہے ہیں۔ حضرت علامہ قبلہ کمال الدین صاحب کی زندگی جزا قابل رشک ہے۔ اللہ نے اس بندہ مجاہد کے لئے شریعت اور طریقت کے دونوں راہنما فرید العصر میسر فرمائے۔ طریقت کے راہنما بھی وقت کے امام جامع المعقول والمنقول حضرت سید ابوالبرکات شاہ صاحب ہیں اور شریعت کے رہنما وقت کے امام امام المدرسین محقق العرب داعیہ حضرت علامہ عطا محمد بندیا لوی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ حضرت علامہ کمال الدین صاحب اپنے استاذ گرامی کے فیض کو تقسیم کر رہے ہیں۔ استاذ گرامی کی دعاؤں کا صدقہ آج ان کو ایسا مقام میسر ہے جس پر جتنا بھی رشک کیا جائے بہت تھوڑا ہے:

مہندی سو دکھ سہندی تاں تلیاں تے بیدی
تن من سب چرا کے کنگی تاں زلفاں وچ ویدی



باب الکاف

مبلغ الاسلام

علامہ گل محمد سیالوی صاحب زیدہ مجدہ

ناظم اعلیٰ جامعہ ضیاء قمر الاسلام ملکوال سرگودھا روڈ تلہ گنگ

فاضل ذی شان علامہ گل محمد سیالوی صاحب نیک طینت حسین سیرت شریف المنسب انسان ہیں۔ آپ کے والد گرامی اپنے علاقہ کے معزز آدمی ہیں اور وہ دین کا جذبہ رکھتے ہیں اس لئے اپنے بیٹے کو علوم اسلامیہ کی خدمت کے لئے مستعد کر دیا۔ فاضل موصوف ۱۹۶۰ء میں ملکوال میں پیدا ہوئے۔ آپ ابتدائی تعلیم کے لئے شاہ والا تشریف لے گئے وہاں درس نظامی کی ابتدائی کتابیں بڑی محنت سے پڑھیں۔ ابتدائی کتب سے فراغت کے بعد علوم اسلامیہ کا اور جذبہ بڑھ گیا مزید علم کی ترقی کے حصول کے لئے اور اعلیٰ تعلیم کی تکمیل کے لئے عالم اسلام کی عظیم درس گاہ مادر علمی جامعہ مظہریہ امدادیہ میں حاضر ہو کر داخلہ لیا۔ نیز چکوال میں بھی اعلیٰ تعلیم کے لئے حاضر ہوئے۔ جامعہ کے علمی ماحول سے متاثر ہوئے اور جامعہ کے علمی مناظر کا مشاہدہ کر کے حصول تعلیم کے لئے کمر بستہ ہو گئے۔ حسن اتفاق سے فاضل موصوف کے مقدر میں اللہ تعالیٰ نے عالم اسلام کے قابل ترین اساتذہ کا انتخاب فرمایا۔ قدرت نے انہیں جوہر علمی اور ذکاوت ذہنی سے نوازا ہوا ہے اور میدان تقریر میں بھی منفرد ہیں۔ بیک وقت تدریس اور تقریر میں نمایاں کردار کے حامل ہیں۔

تعلیمی قابلیت

فاضل ذی شان فاضل درس نظامی کے ساتھ ساتھ میٹرک کی تعلیم سے بھی آراستہ ہیں۔ علوم اسلامیہ سے محبت عادت ثانیہ بن چکی ہے انہی محبت کے پیش نظر ایک مرکزی جامعہ دارالعلوم ضیاء قمر الاسلام ملکوال سرگودھا روڈ تلہ گنگ قائم کیا ہے اور تشنگان علوم عقلیہ و نقلیہ اس جامعہ سے اپنی اپنی پیاس بجھا رہے ہیں اس جامعہ کو اللہ تعالیٰ ترقی عطا فرمائے۔

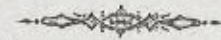
حضرت فاضل ذی شان نے ابتدائی تعلیم شاہوالہ میں حضرت علامہ محمد شہباز خان صاحب رحمہ اللہ سے حاصل کی۔ جامعہ مظہریہ امدادیہ ہندیال میں اللہ تعالیٰ نے فاضل موصوف کے لئے قابل ترین اساتذہ کا انتخاب فرمایا۔ ان دنوں جامعہ ہندیال میں بدرالعلماء تاج الفقہاء حضرت علامہ محمد عبدالحق ہندیالوی مدظلہ العالی اور امام المنقول والمعقول رئیس المناطقہ حضرت علامہ عطا محمد ہندیالوی رحمہ اللہ جیسے قابل رشک اساتذہ منصب تدریس پر فائز تھے جن سے ایک لفظ پڑھنے والے بلکہ ایک حرف پڑھنے والے علماء وقت کے امام ہیں۔ ان ممتاز شخصیات کے علاوہ دیگر اساتذہ جن سے فاضل موصوف نے شرف تلمذ حاصل کیا ان کے اسماء گرامی ملاحظہ فرمائیں۔ محقق العصر حضرت علامہ محمد اللہ بخش صاحب واں پھروی رحمہ اللہ، عمدۃ الاذکیا حضرت علامہ غلام محمد سیالوی صاحب، امام العلماء شیخ الحدیث حضرت علامہ محمد اشرف سیالوی صاحب۔

بیعت

فخر المیشائخ جامع منقول ومنقول پیر طریقت رہبر شریعت حضرت خواجہ قمر الدین رحمہ اللہ آستانہ عالیہ سیال شریف کے دست حق پرست پر بیعت کا فخر حاصل ہے۔ فالحمد علی ذلک حمداً کثیراً۔

تصانیف

علامہ موصوف کی چار معرکتہ الاراء تصانیف معرض وجود میں آچکی ہیں جن میں سے ایک مشہور تصنیف نذرو نیاز کی شرعی حیثیت بھی منظر عام پر آکر شہرت پاچکی ہے۔ فالحمد علی ذلک حمداً کثیراً۔



باب المیم

مفکر الاسلام عین الفضلاء حضرت علامہ

مفتی محمد ابراہیم قادری صاحب زید مجدہ

شیخ الجامعہ الغوثیہ الرضویہ سکھر

فاضل ذی شان قبلہ مفتی محمد ابراہیم صاحب محتاج تعارف نہیں ہیں۔ آپ کے والد گرامی کا نام گرامی الحاج محمد خان صاحب ہے جو کہ اپنے علاقہ کے معزز شخص تھے۔ عدل وانصاف کو اپنا اوڑھنا اور بچھونا بنایا ہوا تھا۔

مسکن ومولد

فاضل موصوف کا مسکن اور جائے پیدائش ڈھوک لاهم تحصیل پنڈی گھپ ضلع انک ہے۔

بسم اللہ وابتدائی تعلیم

فاضل جلیل عالم نبیل نے ابتدائی تعلیم اپنے آبائی گاؤں میں حاصل کی ابتدائی تعلیم کی تحصیل کے بعد علوم اسلامیہ کی تحصیل کا جذبہ پیدا ہوا اس سلسلہ میں بہتر سے بہتر اعلیٰ سے اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے اس دور کے بڑے اعلیٰ قسم کے فضلاء سے رابطہ کیا۔ خوش قسمتی سے اللہ قدوس نے بڑے قابل اور فاضل اساتذہ کا انتخاب فرمایا جن کے فیوض و برکات اور علم و عرفان سے آج یہ گلستان ہندیال کا مہکتا ہوا گلہ سترق و غرب میں علم کی خوشبو سے لوگوں کے دل و دماغ کو معطر کر رہا ہے۔

اعلیٰ تعلیم

فاضل موصوف اعلیٰ سے اعلیٰ اور بہتر سے بہتر تعلیم کا جذبہ رکھتے اسی جذبہ کے پیش نظر آپ نے واں پھراں میں استاذ العلماء جامع معقول ومنقول کی خدمت میں حاضر ہو کر شرف تلمذ حاصل کیا اس کے بعد مزید علم کی پیاس ختم کرنے کے لئے عالم اسلام کی دینی اور مذہبی درس گاہ جامعہ مظہریہ امدادیہ میں داخلہ لیا۔ جامعہ کے شیخ العلوم استاذ العرب والعجم علامہ عطا محمد ہندیالوی گولڑوی اور پیر طریقت

کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کئے اور شب و روز کی انتھک محنت نے انہیں اس قدر عروج بخشا کہ آج فضلاء ہندیاں ان پر فخر کرتے ہیں۔

خدا داد کاوت کی وحدت نوعیہ

فاضل موصوف کو اللہ قدوس نے اس قدر جوہر ذکاوت سے نوازا ہوا تھا گھنٹہ یا ڈیڑھ گھنٹہ استاذ العرب والعجم علامہ عطا محمد ہندیا لوی رحمۃ اللہ علیہ سے سبق پڑھنے کے بعد طلبہ کے سامنے من و عن بیان کر دیتے۔ الفاظ اور معانی اسی طرح بیان فرمادیتے جس طرح اپنے مشفق استاذ سے پڑھے ہوتے۔ المختصر جو اپنے اساتذہ سے پڑھتے اور ذہن نشین کرنے کے بعد قضا یا معقولہ کو قضا یا ملفوظ سے تعبیر کرنے پر خوب مہارت اور ملکہ رکھتے اگر یوں بھی کہا جائے کوئی مبالغہ نہیں ہوگا جیسے ٹیپ کا بٹن دبانے کے بعد من و عن متکلم کا تکلم سنا جاتا ہے۔ اسی طرح فاضل موصوف سبق بیان کرنے میں کسی قسم کی کمی نہیں چھوڑتے تھے۔ ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء

دورہ حدیث شریف

علامہ موصوف نے درس نظامی مکمل کرنے کے بعد دورہ حدیث شریف کے لئے عالم اسلام کی مرکزی اور مذہبی درس گاہ جامعہ امجدیہ کراچی میں داخلہ لیا وہاں کے شیخ الحدیث محقق ابن محقق حضرت علامہ عبدالمصطفیٰ الازہری جو کہ اسماء الرجال میں یدِ طولیٰ رکھتے تھے ان کی خدمت میں زانوئے تلمذ تہہ کئے۔

دورہ علم میراث

مدارس اسلامیہ کی معروف شخصیت بحر العلوم مفتی سید محمد افضل حسین رحمۃ اللہ علیہ سے دورہ علم میراث کیا۔ فالحمد علی ذلک حمداً کثیراً۔

اعلیٰ تعلیم اور اساتذہ کا تفصیلی جائزہ

جامعہ غوثیہ رضویہ میں داخلہ لے کر شرح جامی تک مختلف اساتذہ سے درس نظامی کی کتابیں پڑھنے کا شرف حاصل ہے۔ خصوصاً مفتی محمد حسین قادری صاحب حضرت علامہ محمد ابراہیم سیالوی اور ایک سال کے لئے جامع معقول و منقول حضرت علامہ اللہ بخش رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ملا حسن، مشکوٰۃ شریف، ہدایہ اولین، مختصر المعانی پڑھیں اور حضرت علامہ مولانا محمد ابراہیم خان کشمیری سے استفادہ کیا۔

جامعہ مظہریہ امدادیہ میں داخلہ

فاضل موصوف کو اللہ قدوس نے جوہر ذکاوت اور فطانت سے وافر حصہ نواز رکھا تھا۔ اسی وجہ سے اپنی علمی پیاس دور کرنے کے لئے عالم اسلام کی عظیم دینی درس گاہ جامعہ مظہریہ امدادیہ میں داخلہ

العلماء حضرت علامہ صاحبزادہ محمد عبدالحق صاحب سے تمام علوم و فنون بڑی محنت اور مشقت سے حاصل کئے۔

تلامذہ

مولانا محمد خیر البشر مجددی، مولانا مفتی محمد عارف سعیدی، مولانا جمیل احمد رضوی، مولانا عبدالمجید بغدادی وغیرہ۔

بیعت و خلافت

فاضل موصوف کے لئے اللہ قدوس نے جس طرح علوم و فنون کی تعلیم و تربیت سے شہرہ آفاق شخصیات کا انتخاب فرمایا اسی طرح روحانی تربیت کے لئے بھی مقتدر مشائخ کا انتخاب فرمایا۔

شمس المشائخ بدر الطریق حضرت پیر مفتی محمد برہان الحق کے دست حق پرست پر بیعت کی اور حضرت علامہ مفتی محمد حسین قادری رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو خلافت قادریہ سے نوازا۔ ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء

تصانیف

جامع معقول و منقول حضرت علامہ مولانا محمد ابراہیم صاحب مدظلہ العالی جامعہ کی ہمہ وقت مصروفیات کے باوجود قلم و قریطاس سے وابستگی ان کا خاصہ ہے۔ آپ قابلیت اور فطانت میں منفرد ہیں۔ طرز تدوین میں اپنا ثانی نہیں رکھتے۔ اپنے اساتذہ کے نقش قدم پر چلنا اپنی دینی اور مذہبی معراج سمجھتے ہیں۔

تصانیف کا سلسلہ جاری ہے اب تک جو تصانیف منظر عام پر آ کر شہرت پا چکی ہیں مندرجہ ذیل ہیں۔ (۱) مسائل زکوٰۃ، (۲) تین طلاقیں کی شرعی حیثیت، (۳) شادی قادریہ زیر ترتیب ہے۔

خاندانی پس منظر

حضرت علامہ مفتی محمد ابراہیم صاحب اعوان قوم سے تعلق رکھتے ہیں۔ آپ کے والد گرامی سوئی کمپنی میں ملازم تھے۔

جامعہ ہندیاں میں مدت قیام

علامہ موصوف نے عالم اسلام کی عظیم دینی درس گاہ میں پانچ سال کی مدت قلیل میں اس قدر انتھک محنت فرمائی کہ آج ان کی شہرت آفاقی اور پندیرائی کو دیکھ کر فضلاء ہندیاں رشک کرتے ہیں۔

محبت العلم

حضرت علامہ محمد آثار گل صاحب زید مجددہ

حضرت علامہ محمد آثار گل صاحب انتہائی شریف انسان ہیں۔ حسن اخلاق میں ممتاز ہیں۔ خاموش رہنا پسند کرتے ہیں۔ دل و دماغ محبت دین سے ہر وقت معطر رہتا ہے۔ آپ تحصیل نور پور تھل ضلع خوشاب کے رہنے والے ہیں۔

ابتدائی تعلیم

فاضل موصوف نے ابتدائی تعلیم اپنے آبائی گاؤں میں مکمل کی فراغت کے بعد علوم اسلامیہ کا جذبہ پیدا ہوا جس کی وجہ سے علوم اسلامیہ کی تحصیل کے لئے رخت سفر باندھ کر عالم اسلام کی مرکزی درس گاہ جامعہ مظہریہ امدادیہ ہندیال کی طرف چل دیئے۔ جامعہ میں پہنچ کر داخلہ لیا اور علوم عقلیہ اور نقلیہ پڑھنے شروع کر دیئے۔ محنت اور شرافت میں ممتاز حیثیت رکھتے تھے۔ فطری طور پر شرافت اور دیانت کے زیور سے آراستہ تھے۔ بے مقصد گفتگو سے اجتناب کیا کرتے تھے۔ ہمہ وقت محنت مطالعہ اور اسباق کے تکرار میں وقت صرف کرتے تھے۔ جامعہ کے ہر استاذ کا انتہائی ادب و احترام کیا کرتے تھے۔

اساتذہ کرام

فاضل موصوف نے جامعہ ہندیال میں قابل ترین اساتذہ کرام سے شرف تلمذ حاصل کیا۔ ہندیال شریف میں جن اساتذہ سے علوم و فنون پڑھے ان کے اسماء گرامی ملاحظہ فرمائیں۔
(۱) فقیہ ابن فقیہ رئیس الاساتذہ حضرت علامہ محمد عبدالحق ہندیالوی سجادہ نشین آستانہ عالیہ فقیہ العصر ہندیال شریف۔

(۲) قمر المدرسین حضرت علامہ مولانا صاحبزادہ محمد مظہر الحق صاحب ہندیالوی صاحب۔

(۳) زینت العلماء حضرت علامہ مولانا محمد دین صاحب فاضل ہندیال۔

جگر گوشہ تاج الفقہاء علامہ صاحبزادہ

محمد احسان الحق ہندیالوی مدظلہ العالی

حضرت صاحبزادہ علامہ محمد احسان الحق ہندیالوی مدظلہ العالی محتاج تعارف نہیں ہیں۔ آپ محقق ابن محقق حضرت علامہ صاحبزادہ محمد عبدالحق دامت فیوضہم کے صاحبزادے ہیں۔ کم گو عمدہ لباس میں ملبوس اور شائستہ اور شگفتہ گفتگو سے آراستہ ہوتے ہیں۔ پروقار گفتگو کے زیور سے مزین ہیں۔ فاضل جلیل ۱۹۶۴ء میں ہندیال کی ارض مقدسہ میں پیدا ہوئے اور خانوادہ فقیہ العصر کے چشم و چراغ ہیں۔ بحمد اللہ تعالیٰ استاذ العلماء صاحبزادہ محمد عبدالحق صاحب مدظلہ العالی کے صاحبزادگان علوم عقلیہ اور نقلیہ سے فیضیاب ہیں اور خطابت، تبلیغ اسلام اور تدریس میں مصروف کار ہیں۔

بسم اللہ وابتدائی تعلیم

فاضل موصوف نے بسم اللہ اور ابتدائی تعلیم اپنے گھر سے ہی شروع کی جبکہ ان کا گھر ہی گلستان علم و حکمت سے سرسبز و شاداب تھا۔ المختصر ان کا گھر ہی جامعہ ہندیال تھا۔ لہذا ابتدائی تعلیم اپنے والد گرامی محقق ابن محقق حضرت صاحبزادہ محمد عبدالحق صاحب سجادہ نشین آستانہ عالیہ ہندیال شریف سے حاصل کی۔

اساتذہ کرام

فاضل جلیل حضرت علامہ محمد احسان الحق ہندیالوی صاحب کی قسمت میں اللہ قدوس نے عالم اسلام کے شہرہ آفاق اساتذہ کرام کا انتخاب فرمایا۔

محقق العرب والعجم حضرت علامہ عطاء محمد ہندیالوی مدظلہ العالی سے قانونیہ کا سماع کیا۔ فاضل ہندیال حضرت علامہ مولانا محمد رفیق صاحب سے فارسی پڑھی۔ استاذ الکمل استاذ العلماء استاذی المحترم حضرت قبلہ محمد عبدالحق صاحب دامت فیوضہم العالیہ سے صرف کی کتابیں پڑھیں۔

فاضل ذی شان نے ابتدائی کتابیں پڑھنے کے بعد علوم اسلامیہ کی تکمیل کے لئے عزم مصمم کر لیا لہذا جامعہ حادیہ لیہ میں داخلہ لیا اور وہاں کے قابل ترین استاذ جامع معقول و منقول حضرت علامہ غلام محمد تونسوی دامت فیوضہم العالیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر زانوئے تلمذ تہہ کیے اور آپ سے صرف بہائی اور قانونیہ پڑھا۔

جامعہ مظہریہ امدادیہ میں داخلہ

حضرت علامہ غلام محمد تونسوی مدظلہ العالی سے شرف تلمذ حاصل کرنے کے بعد جامعہ مظہریہ امدادیہ میں دوبارہ تعلیم شروع کر دی اور استاذ العلماء حضرت علامہ محمد عبدالحق صاحب سے اصول فقہ، فقہ، حدیث، اصول حدیث وغیرہ کی کتابیں پڑھیں۔

اہل سنت کی مرکزی درسگاہ جامعہ نعیمیہ لاہور میں داخلہ

فاضل موصوف حضرت علامہ محمد احسان الحق صاحب علمی تشنگی کو دور کرنے کے لئے اعلیٰ سے اعلیٰ اور بہتر سے بہتر علوم کی تحصیل کے لئے کوشاں تھے۔ اسی جذبہ کے پیش نظر جامعہ نعیمیہ میں داخلہ لیا اور شیخ الحدیث جامعہ نعیمیہ اور شیخ الصرف وانحو حضرت علامہ مفتی محمد عبداللطیف مجددی جلالی دامت فیوضہم العالیہ سے شرح ملا جامی پڑھی اور حضرت علامہ قاضی عبدالرحمن صاحب سے ہدایہ شریف پڑھا۔

جامعہ امینیہ رضویہ

اہل سنت کی عظیم درسگاہ جامعہ امینیہ فیصل آباد میں داخلہ لیا اور حضرت علامہ مولانا سعید احمد اسعد اور مولانا محمد افضل اور مولانا محمد اشرف صاحب سے دورہ قرآن پاک کیا بعد ازیں ملتان میں صوفی حامد علی صاحب کے پاس رہ کر حضرت علامہ مولانا غلام محمد تونسوی صاحب کے پاس علوم و فنون کی مزید کتابیں پڑھنے کا شرف حاصل کیا۔

بیعت

عالم اسلام کا دینی اور روحانی مرکز آستانہ عالیہ گولڑہ شریف کے سجادہ نشین پیر طریقت حضرت علامہ محمد عبدالحق صاحب کے دست حق پرست پر بیعت کی۔

عصری تعلیم

فاضل جلیل حضرت علامہ محمد احسان الحق صاحب علوم اسلامیہ سے فیضیاب ہونے کے ساتھ ساتھ عصری تعلیم میں بہت اعلیٰ منصب پر فائز ہیں۔ فاضل عربی، ایف اے، بی اے، بی ایڈ اور اے ٹی ٹی سی اوپن یونیورسٹی سے اچھے نمبروں میں پاس کئے۔ فالحمد علی ذلک حمدًا کثیرًا۔

فاضل ہندیال وجاہت العلماء

علامہ محمد اسحاق قادری چشتی ہندیالوی صاحب رحمہ اللہ

حضرت علامہ محمد اسحاق قادری چشتی ہندیالوی صاحب شریف طبع نیک سیرت اور حسین چہرہ گفتار اور رفتار میں ملاحت پائی جاتی ہے۔

فاضل موصوف موضع روہیہ انوالی ڈاکخانہ بنگل والی تحصیل و ضلع مظفر گڑھ میں ۱۹۹۰ء میں پیدا ہوئے آپ کے والد گرامی کا اسم گرامی جناب حافظ نذیر احمد ہے۔ آپ کے والد گرامی کو اللہ تعالیٰ نے حفظ القرآن کی نعمت سے نوازا ہوا تھا۔ اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان کے ذہن و قلب کو علوم اسلامیہ کی محبت سے اس قدر منور فرمادیا کہ انہوں نے اپنے صاحبزادہ کو علوم اسلامیہ کی تعلیم و تربیت کے لئے منتخب فرمادیا۔

جامعہ مظہریہ امدادیہ میں داخلہ

فاضل ہندیال حضرت علامہ محمد اسحاق قادری چشتی ہندیالوی صاحب نہایت فطین اور ذہین انسان ہیں۔ جامعہ مظہریہ امدادیہ میں داخلہ لیا اور جامعہ کے اساتذہ کرام سے بڑی محنت سے علوم و فنون کی تمام کتب درسیہ پڑھیں۔

اساتذہ کرام اور کتب درسیہ

علامہ سیف اقبال صاحب

فاضل ہندیال میں ان کی خدمت میں رہ کر علامہ محمد اسحاق نے کریم، نام حق، گلستان، بوستان، قدوری اور شرح وقایہ پڑھا۔

علامہ محمد دین صاحب فاضل ہندیال

علامہ محمد دین صاحب سے مراخ الارواح، علم الصیغہ اور پند نامہ پڑھا۔

علامہ پروفیسر ظفر الحق ہندیالوی صاحب

پروفیسر صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ محتاج تعارف نہیں۔ فاضل موصوف نے آپ سے قانونی کچھ کیوالی پڑھنے کا شرف حاصل کیا۔

علامہ اسرار الحق بندیا لوی صاحب

صاحبزادہ محمد اسرار الحق بندیا لوی صاحب سے کنز الدقائق اور مشکوٰۃ پڑھیں۔

علامہ مفتی مسعود احمد تونسوی صاحب

علامہ مسعود احمد بندیا لوی صاحب سے ہدایہ اولین شرح تہذیب جامی، نور الانوار، شرح عقائد، سلم العلوم، ہدایۃ الحکمت، میبذی اور کافیہ پڑھا۔

علامہ سیف اللہ صاحب

فاضل ذی شان علامہ سیف اللہ صاحب سے مختصر المعانی، بیضاوی، دیوان حماسہ، دیوان مثنوی پڑھیں۔

علامہ محمد رمضان صاحب

علامہ محمد رمضان صاحب سے قطبی پڑھی۔

علامہ محمد سمیع الحق صاحب

عربی کا معلم اور ترجمۃ القرآن پڑھا۔

خاندانی پس منظر

حضرت علامہ محمد اسحاق بندیا لوی صاحب بلوچ فیملی سے تعلق رکھتے ہیں۔

جامعہ بندیال میں مدت قیام

فاضل موصوف جامعہ بندیال شریف میں آٹھ سال کا عرصہ دراز قیام پذیر ہو کر علوم عقلیہ و نقلیہ سے فیضیاب ہوئے۔ فالحمید علی ذلك حمداً کثیراً۔



جگر گوشہ محمد فضل حق بندیا لوی

علامہ صاحبزادہ محمد اسد الحق صاحب

فاضل ذی شان حضرت علامہ محمد اسد الحق صاحب محتاج تعارف نہیں ہیں۔ آپ خاموش طبع سادہ لباس میں ملبوس شرافت اور شرم و حیا کے زیور سے آراستہ ہیں۔ علوم عقلیہ اور نقلیہ سے والہانہ محبت ہے۔ ۱۹۸۶ء میں بندیال شریف میں پیدا ہوئے۔

شجرہ نسب

محمد اسد الحق بن محمد فضل حق بن فقیہ العصر علامہ یار محمد بندیا لوی رحمۃ اللہ علیہما۔

ابتدائی تعلیم

فاضل ذی شان نے حفظ القرآن حضرت علامہ مولانا محمد اشرف سیالوی صاحب کے مدرسہ میں قاری محمد یوسف سیالوی صاحب سے مکمل کیا۔ حفظ القرآن کے بعد فاضل ذی شان علوم اسلامیہ کی تحصیل کے لئے کمر بستہ ہو گئے۔

علوم اسلامیہ کے حصول کے لئے آخر ایسا جذبہ کیوں؟

فاضل ذی شان گلستان فقیہ العصر کے مہکتے ہوئے گلدستے ہیں اور آپ کی علمی ریاست کے پاسبان ہیں۔ المختصر فاضل موصوف فقیہ العصر کے نسا پوتے ہیں اسی لئے ہی تو اتنا جذبہ ہے۔

علوم اسلامیہ کا اجمالی پہلو

فاضل جلیل نے علوم اسلامیہ کی ابتداء مادر علمی عالم اسلام کی مرکزی علمی اور روحانی درسگاہ جامعہ مظہریہ امدادیہ میں کی۔ کتب فارسیہ فاضل بندیال حضرت علامہ مولانا محمد سیف اقبال صاحب سے پڑھیں اور ابتدائی صرف کی کتابیں عمدۃ الاذکیا حضرت علامہ شیخ الحدیث محمد اشرف سیالوی صاحب کے صاحبزادے حضرت علامہ فرید الدین صاحب سے پڑھیں۔

علم نحو میں شرح مائتہ تا کافیہ فاضل بندیال حضرت علامہ مفتی محمد مسعود صاحب سے پڑھیں اور علم اصول فقہ میں اصول شاشی اور نور الایضاح اور قدوری نجی حضرت علامہ مفتی محمد مسعود صاحب سے پڑھیں اور علم منطق کی کتابیں فاضل بندیال حضرت علامہ مولانا صاحبزادہ محمد اسرار الحق صاحب زید عمرہ سے پڑھیں اور ابھی تعلیم جاری ہے اللہ قدوس تکمیل کی منزل آسان فرمادے۔

حضرت علامہ الحاج محمد اسلم صاحب نے دورۂ حدیث شریف جامع معقول و منقول شیخ الحدیث والقرآن حضرت علامہ غلام رسول صاحب سے جامعہ رضویہ فیصل آباد میں کیا۔ فالحمد علی ذلک حمداً کثیراً۔

صاحبزادہ محمد اسماعیل حسنی صاحب

سجادہ نشین آستانہ عالیہ شاہوالہ شریف

حضرت علامہ صاحبزادہ محمد اسماعیل حسنی صاحب کا مزاج منکسرانہ اور طبیعت اور جبلت میں شرافت کا جوہر وافر مقدار میں پنہاں اور مضمر ہے۔ ہمیشہ سفید لباس سے آراستہ اور زیور فطانت اور ذکاوت سے مزین بصر میں عفت و حیا اور بصارت میں جذبہ احسان اور ایثار ہمہ وقت موجود رہتا ہے۔ ہمہ وقت عمامہ شریف سر پر باندھنا آپ کی عادت ثانیہ بن چکی ہے۔ شریعت مطہریہ کی خدمات سے مشرف ہونے کے ساتھ ساتھ طریقت کی راہنمائی میں اپنا ثانی نہیں رکھتے۔

فاضل موصوف تقریباً ۱۹۵۰ء میں موضع شاہ والہ شمالی نزد قاند آباد تحصیل و ضلع خوشاب میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد گرامی قبلہ فقیر سلطان علی نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ انتہائی پاک دامن اور نیک سیرت انسان تھے۔ مرجع العوام والنخواس تھے۔ آپ کے عقیدت مند حضرات شاہ والا شریف میں ہمہ وقت اب بھی موجود ہوتے ہیں۔ آپ کے مزار پر زائرین حضرات کا تانتا بندھا رہتا ہے۔ زائرین مزار کی زیارت کر کے قلبی اور جسمانی سکون اور راحت پاتے ہیں۔

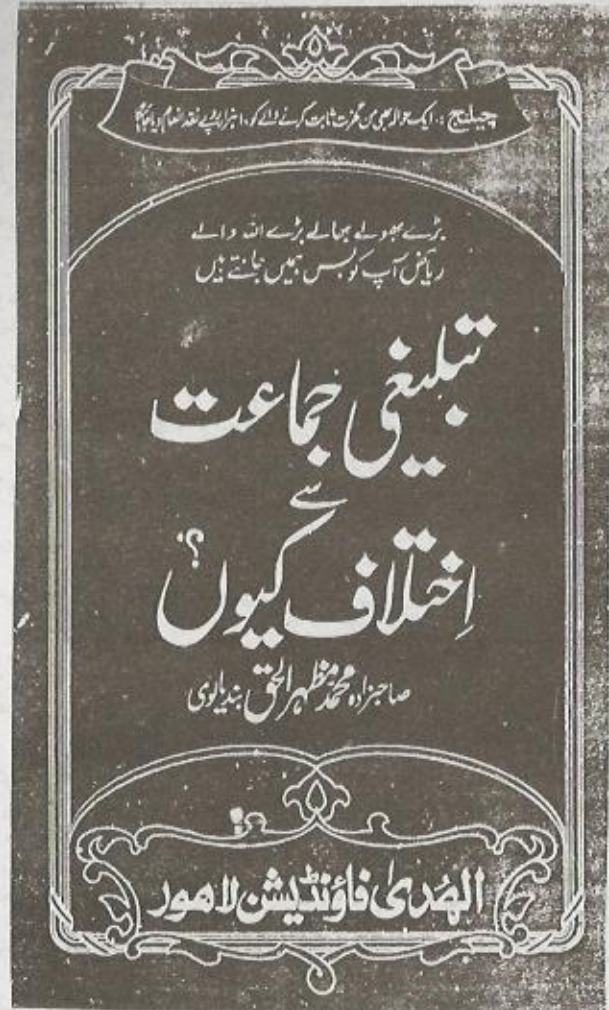
فن شعری میں ید طولیٰ

حضرت علامہ صاحبزادہ محمد اسماعیل حسنی حفظہ اللہ تعالیٰ فن شعری میں اپنا ثانی نہیں رکھتے۔ درر الفاظ کو معانی کی لڑیوں میں پرونا آپ کا ہی خاصہ ہے۔

رئیس المناطقہ استاذ الاساتذہ علامہ عطا محمد بند یالوی رحمۃ اللہ علیہ کی مساعی جلیلہ اور تدریسی خدمات کو حسن ترتیب اور اعلیٰ معیار میں ایسے نفیس انداز میں پیش کیا ہے کہ سامعین کے قلوب و اذہان معطر ہو جاتے ہیں۔ فالحمد علی ذلک حمداً کثیراً۔

تعلیم و تربیت کا افتتاحی پہلو

فاضل ذی وقار نے آستانہ عالیہ شاہ والہ شریف میں اپنی تعلیم کی ابتدا کی۔ قرآن مجید و برہان رشید حضرت فقیر سلطان علی نقشبندی مجددی قدس سرہ سے پڑھا اور صرف و نحو کی کتب ابتدائیہ جامعہ شاہوالہ شریف میں حضرت علامہ مولانا محمد شہباز خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ صدر مدرس جامعہ شاہوالہ تلمیذ خاص فقیہ العصر حضرت علامہ یار محمد صاحب بند یالوی رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھیں۔ صاحبزادہ صاحب زید مجددہ



بڑھتا گیا اور اسی جذبہ کے پیش نظر جامعہ ہندیال شریف کا رخ کیا۔

اعلیٰ تعلیم

اعلیٰ تعلیم کی تحصیل کے لئے مادر علمی عالم اسلام کی اسلامی اور روحانی درسگاہ جامعہ مظہر امدادیہ میں داخلہ لیا اور عالم اسلام کے شہرت یافتہ رئیس المناطقہ استاذ الاساتذہ بحر العلوم الامام المطلق حضرت علامہ عطاء محمد گولڑوی ہندیالوی رحمہ اللہ سے معقولات اور منقولات کی اکثر کتب پڑھیں اور فقہ اور معقولات کی کچھ کتابیں محقق اہل سنت شیخ الجامعہ حضرت علامہ مولانا محمد عبدالحق صاحب ہندیالوی حفظہ اللہ تعالیٰ سے پڑھیں اور شیخ القرآن والحديث حضرت علامہ مولانا فیض احمد اوی صاحب سے فارسی میں مثنوی شریف پڑھی۔

دورہ حدیث شریف

علوم اسلامیہ کی تحصیل کے بعد دورہ حدیث شریف کے لیے علوم عقلیہ اور نقلیہ کی دینی درسگاہ جامعہ انوار العلوم ملتان شریف میں داخلہ لیا اور جامعہ انوار العلوم کے شیخ الجامعہ اور ناظم اعلیٰ حضرت قبلہ علامہ سید احمد سعید کاظمی شاہ صاحب نور اللہ مرقدہ الشریف کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر شرف تلمذ حاصل کیا اور صحاح ستہ کی مکمل کتابیں پڑھ کر سند فراغت حاصل کی۔

بیعت

اللہ قدوس نے اپنی خصوصی عنایات سے فاضل موصوف کی قسمت میں اپنے زمانہ کے بڑے بڑے فضلاء اور علماء سے علم شریعت اور بڑے بڑے عرفاء سے علم طریقت کی تحصیل کا شرف بخشا ہے۔ فالحمد علی ذلک حمداً کثیراً۔

آپ کی بیعت جگر گوشہ پیر سواگ حضرت صاحبزادہ محمد حسن صاحب سجادہ نشین آستانہ عالیہ پیر سواگ کے دست حق پرست پر ہے۔ ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔

شرافت منفردہ کا تعارفی پہلو

فضلاء ہندیال شریف میں منفرد اور ممتاز شرافت یہ ہے کہ آپ مرجع العوام والخاص ہیں اور طریقت اور شریعت کا چشمہ ہیں۔ شب و روز متلاشی فیض اور طالبان علم و حکمت کا تانتا بندھا رہتا ہے۔ یہی فضیلت و شرافت کا منفرد حال دیگر فضلاء میں بہت کم پایا جاتا ہے۔



فضل العلماء شیخ الحدیث فاضل یگانہ

عمدۃ الازکیاء علامہ محمد اشرف سیالوی مدظلہ العالی

استاذ العرب والجمع استاذ العلماء عمدة الازکیاء حضرت علامہ مولانا ابوالحسنات محمد اشرف سیالوی صاحب شیخ الحدیث دارالعلوم ضیاء بنش الاسلام سیال شریف سرگودھا موجودہ دور کے مقرر عالم و فاضل ہیں اور تحریر و تقریر، تدریس اور مناظرہ میں ید طولی رکھتے ہیں۔ حافظہ اس غضب کا کہ طویل عربی اور فارسی عبارتیں بلا تکلف پڑھ دیتے ہیں۔ اور اخلاق جمیلہ میں اپنا ثانی نہیں رکھتے۔

مولد و مسکن

آپ ۱۳۵۹ھ / ۱۹۴۰ء میں ضلع جھنگ کے ایک دیہات غوثیوالہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد ماجد جناب فتح محمد صاحب مدظلہ العالی نہایت نیک سیرت اور شریف النسب بزرگ ہیں۔

عصری تعلیم

وحید العصر فرید الدھر حضرت علامہ محمد اشرف صاحب زید مجدہ قصبہ بڑانہ میں مڈل تک تعلیم حاصل کی۔

جامعہ محمدی شریف جھنگ میں داخلہ

فاضل موصوف عصری تعلیم مڈل تک اچھے نمبروں میں پاس کرنے کے بعد جامعہ محمدی شریف جھنگ میں داخلہ لیا اور جامعہ کے فاضل ترین استاذ حضرت علامہ مولانا حافظ محمد شفیق سے ایک سال میں ابتدائی کتابیں پڑھیں۔

فقیہ العصر کے علمی گلستان میں صدا بہار

محقق العصر فخر الاماثل فاضل موصوف علوم وفنون میں شب و روز انتھک محنت فرما کر اپنی عقابنی پرواز سے منازل علیہ اور مراحل حکمیہ طے کر کے آسمان علم و حکمت کے افق پر آفتاب مہتاب بن کر طلوع ہوئے۔ آج بھی اسی علم و حکمت کے آفتاب مہتاب کی ضیاء اور نورانیت سے مشرق و مغرب اور جنوب اور شمال منور ہیں۔

المختصر فقیہ العصر کے علمی گلستان سے لوگ اپنے اذہان اور اجنان کو تاقیامت معطر کرتے رہیں گے۔ جامع معقول و منقول حضرت علامہ محمد اشرف سیالوی صاحب زید مجدہ گلستان ہندیال کے مہکتے

ہوئے گلدستے ہیں۔ تشنگان علوم عقلیہ و نقلیہ ملک کے اطراف و اکناف سے انہی کے چشمہ علم و حکمت سے آکر سیراب ہوتے ہیں۔ ذلک فضل اللہ یؤتیه من یشاء
دارالعلوم ضیاء شمس الاسلام میں داخلہ

جامعہ محمدی شریف میں ایک سال ابتدائی کتابیں پڑھنے کے بعد جامعہ ضیاء شمس الاسلام میں داخلہ لیا اور وہاں کے قابل استاذ حضرت مولانا صوفی حامد علی صاحب اور حضرت علامہ مولانا محمد عبداللہ جھنگوی صاحب سے کافیہ اور شرح تہذیب وغیرہ پڑھیں۔

پہلاں ضلع میانوالی

سیال شریف میں تعلیمی مصروفیات کے باوجود تین ماہ کے لئے پہلاں میں تشریف لے جا کر حضرت علامہ مولانا سید احمد صاحب اور حضرت علامہ مولانا محمد حسین شوق کی خدمت میں رہ کر استفادہ کیا۔

مرولہ شریف

فاضل موصوف بہتر سے بہتر اور اعلیٰ سے اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے کمر بستہ ہو چکے تھے جہاں بھی قابل استاذ کا علم ہو جاتا خواہ مسافت قریبہ یا بعیدہ پر واقع ہوتا وہاں تشریف لے جاتے۔
المختصر شاہین علوم عقلیہ و نقلیہ آستانہ عالیہ مہولہ شریف ضلع سرگودھا تشریف لائے اور جامعہ مہولہ شریف میں داخلہ لیا اور شیخ الجامعہ جامع المعقول والمنقول حضرت علامہ مولانا سدید الدین صاحب سے قطبی تصدیقات سے آخر تک اور شرح جامی مرفوعات سے حال کی بحث تک پڑھیں۔

چھپر شریف

مرولہ شریف میں علامہ سدید الدین سے شرف تلمذ حاصل کرنے کے بعد علوم عقلیہ و نقلیہ کی تحصیل کے لئے آستانہ عالیہ چھپر شریف میں داخلہ لیا اور چھ ماہ میں حضرت علامہ مولانا سلطان اعظم رحمۃ اللہ علیہ سے شرح جامی پڑھی۔

گولڑہ شریف

حضرت علامہ مولانا سلطان اعظم رحمۃ اللہ علیہ سے شرف تلمذ حاصل کرنے کے بعد ۱۹۵۷ء میں ماہ ربیع الاول شریف میں عالم اسلام کی اسلامی اور روحانی درسگاہ آستانہ عالیہ گولڑہ شریف تشریف لے گئے اور وہاں کے شیخ الجامعہ شیخ المعقول والمنقول الاستاذ المطلق ملک المدرسین حضرت علامہ عطاء محمد رحمۃ اللہ علیہ سے شرف تلمذ حاصل کیا۔

تعلیم حاصل کی۔

سیال شریف

شیخ الحدیث حضرت علامہ محمد اشرف صاحب سیالوی دور حاضر کے بحر العلوم ہیں اور جامع المعقول والمنقول ہیں جب گولڑہ شریف میں امام المعقولین والمنقولین حاوی الاصول والفروع الاستاذ المطلق حضرت علامہ عطاء محمد چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر چھ ماہ کے لئے علوم اسلامیہ کی تحصیل فرمائی تو ان کے تدریس کے طرز و طریق کو دیکھ کر انہی کے ہو کر رہ گئے۔ پھر کسی دوسرے استاذ کے پاس پڑھنے کو تفضیع اوقات سمجھا۔ پھر جہاں جہاں فاضل بندیاں حضرت علامہ عطاء محمد بندیاوی رحمۃ اللہ علیہ نے تدریسی خدمات سرانجام دیں وہاں پہنچ کر آپ سے شرف تلمذ حاصل کیا۔
المختصر سیال شریف میں دو سال الاستاذ المطلق حضرت علامہ عطاء محمد بندیاوی کی خدمت میں رہ کر اپنی علمی پیاس بجھاتے رہے۔

بندیال شریف

ملک کے مختلف شہروں میں علوم اسلامیہ کی تحصیل کے بعد عالم اسلام کی مرکزی درسگاہ جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال شریف میں آکر داخلہ لیا اور جامع الاصول والفروع المحقق والمحقق حضرت علامہ عطاء محمد بندیاوی کی خدمت میں ایک سال قیام پذیر ہو کر علوم عقلیہ و نقلیہ کی تکمیل کی۔

شیخ القرآن علامہ عبدالغفور ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ

فصیح اللسان بلیغ البیان محسن اہل سنت حضرت علامہ محمد اشرف سیالوی کے لیے اللہ تعالیٰ نے عالم اسلام کے مقتدر اور معروف شخصیات کا انتخاب فرمایا۔ رمضان المبارک ۱۳۸۰ھ / ۱۹۶۱ء میں محقق العرب والعجم سنداً محققین حجت المدققین شیخ القرآن حضرت علامہ مولانا محمد عبدالغفور صاحب ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر دورہ قرآن پڑھا۔

سند المحدثین محدث اعظم رحمۃ اللہ علیہ

علوم عقلیہ و نقلیہ کے شاہین عقاب پرواز سے درس نظامی سے فارغ ہونے کے بعد جامعہ رضویہ فیصل آباد میں داخلہ لیا اور شمس المحدثین حضرت محدث اعظم پاکستان علامہ سردار احمد قدس سرہ کے پاس دورہ حدیث شریف پڑھا۔ ذلک فضل اللہ یؤتیه من یشاء

آغاز تدریس کا تعارفی پہلو

۱۹۶۲ء میں تدریس کا آغاز فرمایا۔

دارالعلوم ضیاء شمس الاسلام

فاضل بندیاں شیخ الحدیث صاحب نے اپنی زندگی کو علوم اسلامیہ کی خدمات کے لئے وقف کر دیا اور تدریس کا آغاز آستانہ سیال شریف میں کیا۔ سیال شریف میں دو سال علوم اسلامیہ کی تعلیم دی۔

دارالعلوم جامعہ نعیمیہ لاہور

اہل سنت کی دینی اور مرکزی درسگاہ جامعہ نعیمیہ لاہور میں دو سال بڑی محنت سے علوم و فنون پڑھائے۔

دارالعلوم سلاوالی

پانچ سال دارالعلوم سلاوالی میں تدریسی خدمات سرانجام دیتے رہے۔

رکن الاسلام حیدر آباد

عمدة الاذکیاء شمس الفضلاء حضرت قبلہ شیخ الحدیث صاحب دامت فیضہم ایک سال رکن الاسلام میں تدریس کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔

۱۹۷۱ء سے سیال شریف کے عظیم مرکزی دارالعلوم میں منصب شیخ الحدیث پر فائز ہیں۔

تلامذہ

فاضل موصوف کے تلامذہ سیکڑوں کی تعداد میں اندرون و بیرون ملک میں تدریس کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ بخوف طوالت ہم کچھ کا تذکرہ کرتے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں۔ بدرالعلماء علامہ عبدالرزاق بھٹراوی، علامہ علی احمد سندھیوی، علامہ محمد دین مدرس جامعہ غوثیہ گلبرگ مین مارکیٹ وغیرہ۔

مناظرہ جھنگ کا اجمالی پہلو

اشرف العلماء شمس الفضلاء مناظر اسلام مدظلہ العالی فن مناظرہ میں یدِ طولی رکھتے ہیں۔ اپنے مقابل کو دلائل صافیہ اور برہانین کافیہ سے مبہوت کر دیتے ہیں۔ ذیل میں ہم بطور نمونہ مناظرہ جھنگ کی روئداد اجمالا پیش کرتے ہیں ملاحظہ فرمائیں۔

۲۷ اگست ۱۹۷۹ء کو بنگلہ نول والہ ضلع جھنگ میں حضرت شیخ الحدیث مولانا علامہ محمد اشرف

کے فضل و کرم سے حضرت شیخ الحدیث مدظلہ العالی کو فتح ممین حاصل ہوئی۔

منصفین نے متفقہ فیصلہ دیتے ہوئے لکھا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ آج مورخہ ۷۹-۸-۲۷ کو بمقام بنگلہ نول والا تحصیل جھنگ مولوی حق نواز اور حضرت علامہ مولانا محمد اشرف سیالوی صاحب کے مابین مناظرہ منعقد ہوا جس کا موضوع یہ تھا۔

”دیوبندی مناظر یہ ثابت کرے گا کہ علمائے بریلوی کی عبارات جو ان کی کتب معتبرہ میں موجود ہیں گستاخی اور توہین انبیاء پر مبنی ہیں، جبکہ بریلوی مناظر یہ ثابت کرے گا کہ علمائے دیوبندی عبارات جو ان کی کتب معتبرہ میں موجود ہیں گستاخی اور توہین انبیاء پر مبنی ہیں۔“

مناظرہ مذکورہ میں دیوبندی مکتب فکر کی جانب سے مولانا منظور احمد صاحب چنیوٹی اور بریلوی مکتبہ فکر کی جانب سے مولانا عبدالرشید صاحب رضوی نے صدر مناظرہ کے فرائض انجام دیئے۔

ہم منصفین بالاتفاق فیصلہ کرتے ہیں کہ اس مناظرہ میں مولانا محمد اشرف صاحب سیالوی بریلوی مناظر کو ان کے نسبتاً وزنی استدلال کی بنا پر کامیاب قرار دیتے ہیں۔ ۷۸-۸-۲۷ غلام باری ٹیچر گورنمنٹ ہائی سکول ریل بازار جھنگ صدر پروفیسر تقی الدین نجم، محمد منظور خان ایڈووکیٹ۔

مناظرہ جھنگ کا تقابلی جائزہ

بریلوی مناظر حضرت علامہ شیخ الحدیث صاحب

اللہ تعالیٰ اپنے قرآن مجید میں فرماتا ہے جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا پہنچاتے ہیں اللہ تعالیٰ ان پر دنیا و آخرت میں لعنت فرماتا ہے اور اس نے ان کے لئے عذاب الیم تیار کر رکھا ہے۔ اب آپ حضرات غور اور توجہ کے ساتھ اس عبارت کو سنیں کہ آیا یہ عبارت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایذا کی موجب ہے یا نہیں؟

کتاب صراطِ مستقیم جو فارسی میں ہے اور اسماعیل دہلوی کی لکھی ہوئی ہے اور اس کے صفحہ ۸۶ میں نماز کے اندر پیدا ہونے والے خطرات کے ازالہ کے سلسلہ میں تحریر کیا ہے۔ ”بمقتضائے ظلمات بعضہا فوق بعض از وسوسہ زنا خیال مجامعت زوجہ خود بہتر است الی آخرہ“۔ ترجمہ: اندھیرے میں جو درجے ہیں بعض سے بعض اوپر ہیں زنا کے وسوسہ سے اپنی بی بی کی مجامعت کا خیال بہتر ہے اور شیخ یا اس جیسے اور بزرگوں کی طرف خواہ جناب رسالت مآب ہی ہوں اپنی محبت کو لگا دینا اپنے نبیل اور گدھے کی صورت میں مستغرق ہونے سے برا ہے کیونکہ شیخ کا خیال تو تعظیم اور بزرگی کے ساتھ انسان کے دل میں چٹ جاتا ہے اور نبیل اور گدھے کے خیال کو تو اس قدر ہتھیار کی ہوتی ہے اور

یہ عبارت ہے اور میں اپنے طور پر اس پر تبصرہ یہ کرنا چاہتا ہوں یہاں ایک طرف ہے نماز کے اندر خیال سرکارِ دو عالم ﷺ کی طرف جانا اور دوسری طرف گدھے اور بیل کے خیال میں غرق ہو جانا صراطِ مستقیم میں ہے سرکارِ دو عالم ﷺ کی طرف خیال کا لے جانا گدھے اور بیل کے خیال میں غرق ہونے سے بدرجہا برا ہے۔ لہذا میں اس سلسلہ میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا عمل اور بخاری شریف کی حدیث پیش کرتا ہوں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ظہر کی نماز پڑھا رہے تھے جبکہ سرکارِ دو عالم ﷺ بنی عمرو بن عوف کی طرف تشریف لے گئے تھے اور واپس آئے تو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ مصلے پر کھڑے تھے نماز شروع تھی پہلی رکعت تھی سرکارِ دو عالم ﷺ صفوں کو چیرتے ہوئے آگے تشریف لے گئے۔ سرکارِ دو عالم ﷺ جس صف میں پہنچے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تالیاں بجانا شروع کر دیتے گویا تصفیق کا سلسلہ شروع ہو جاتا حتیٰ کہ سرکارِ دو عالم جب پہلی صف میں پہنچے تو پہلی صف میں موجود صحابہ بھی تالی بجانے لگے۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پیچھے متوجہ ہوئے تاکہ معلوم کریں کہ یہ شور کیسا ہے تو دیکھا کہ سرکارِ دو عالم ﷺ تشریف لا کر پیچھے کھڑے ہو گئے ہیں۔ تب حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پیچھے ہٹے لگے تو سرکارِ دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا اپنی جگہ پر ٹھہرو اور پیچھے نہ ہٹو۔ نبی اکرم ﷺ کے ارشاد کے باوجود حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پیچھے ہٹے چلے آئے اور مصلے خالی فرما دیا۔ جب نماز ختم ہوئی تو حضور سید عالم ﷺ نے فرمایا اے صدیق تم نے مصلے کیوں چھوڑا۔ امامت کیوں چھوڑ دی پیچھے کیوں ہے۔ تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا جواب کیا تھا۔

ما کان لابن ابی قحافہ ان یصلی بین یدی رسول اللہ کہ ابوقحافہ کے بیٹے ابوبکر کو یہ حق حاصل نہیں تھا کہ وہ محبوب خدا کے آگے کھڑے ہو کر امامت کرائیں۔ لہذا وہ نبی پاک ﷺ کے ادب و احترام کی خاطر پیچھے ہٹ آئے ہیں امامت چھوڑ دی ہے۔ سرکارِ دو عالم ﷺ کی خاطر مصلے خالی فرما دیا ہے اور مقتدیوں نے تالیاں بجا بجا کر اپنے امام کو خبردار کیا ہے۔ عین نماز کے اندر غیر اللہ کی تعظیم سرکارِ دو عالم کی تعظیم بجالائی جا رہی ہے نہ نبی پاک ﷺ فرماتے ہیں کہ تم نے شرک کیا کیونکہ تم نے نماز کے اندر میری تعظیم کی ہے یہ تم سے برا فعل صادر ہوا نہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو خیال آیا کہ ہم نماز کے اندر آپ کی تعظیم کر رہے ہیں۔

تو میں پوچھنا چاہوں گا کہ اگر نماز کے اندر سرکار کی طرف متوجہ ہونا گدھے اور بیل کے خیال میں غرق ہونے سے برا ہے تو پھر نبی پاک ﷺ کو یہ سمجھانا چاہئے تھا کہ نماز کے اندر غیر کی تعظیم شرک بن جاتی ہے لہذا ایسی تعظیم نہیں ہونی چاہئے۔ نہ تو نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ صحابہ کرام کو

فرماتے ہیں اے صحابیو! تم نے تالیاں کیوں بجاائیں اگر نماز کے اندر کسی کو ایسا معاملہ پیش آجائے من نابہ شی فی صلوة فلیقل سبحان اللہ تو چاہئے کہ وہ سبحان اللہ کہے کیونکہ جب وہ سبحان اللہ کہے گا تو اس کی طرف لوگ متوجہ ہو جائیں گے۔ (بخاری شریف جلد اول ص ۱۶۲)

اگر تم اپنے امام کو متوجہ کرنا چاہتے تھے تو سبحان اللہ کہہ دیجئے۔ امام تمہاری طرف متوجہ ہو جاتا۔ یہ تالیاں تو عورتوں کے لئے ہوا کرتی ہیں تو ایسی صورت میں میں آپ سے یہ پوچھوں گا کہ مصلے چھوڑنا تعظیم ہے کہ نہیں۔

صحابہ کرام تالی سرکار کے لئے بجا رہے تھے یا کہ خدا کے لئے بجا رہے تھے تو عین نماز کے اندر یہ تالیاں بجانا سرکارِ دو جہاں کے لئے آپ کی تعظیم کی خاطر ہے اور نعوذ باللہ آپ کے سامنے غیر شرعی کام ہو اور آپ نہ روکیں تو کیا یہ صاحب شرع کی طرف سے مداخلت فی الدین لازم آتی ہے کہ نہیں؟ کہ وہ غیر شرعی معاملہ پر سکوت اختیار فرماتے ہیں پھر اللہ رب العزت بھی نہیں ٹوکتا کہ میں نے تو تمہیں توحید سکھانے کے لئے اور انہیں صحیح نماز کے طریقے سمجھانے کے لئے بھیجا تھا تم نے ان کو شرک کے اندر مبتلا کر دیا۔ خدا نے ٹوکانہ پیارے مصطفیٰ ﷺ نے ٹوکا۔

تو میں عرض کروں گا اللہ رب العزت کا سکوت نبی پاک ﷺ کا سکوت اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا یہ فعل ایک طرف رکھئے دوسری طرف صراطِ مستقیم کی یہ عبارت رکھئے اور پھر دیکھئے کہ اس میں گستاخی اور بے ادبی کی انتہاء کر دی گئی ہے یا کہ نہیں؟

یہ عبارت اسماعیل دہلوی یا سید احمد بریلوی یا مولانا عبدالحی کسی کی بھی ہو ہمیں اس کی تعیین سے غرض نہیں۔ ہمیں صرف اس سے غرض ہے کہ علماء دیوبند کی ایک مسلمہ کتاب کے اندر ایک طرف سرکار کے خیال اور تصور کو رکھ کر دوسری طرف اس کے مقابل گدھے اور بیل کے تصور اور خیال کو ذکر کیا گیا ہے اور ان کے درمیان موازنہ کیا گیا ہے تو کیا اس توازن کے اندر اس موازنہ اور مقابلہ کے اندر سرکارِ دو جہاں کی بے ادبی ہوئی یا نہیں ہوئی؟

رہ گئی بات کہ مولانا نے تصوف کا اعلیٰ درجہ بیان کیا ہے اور نماز کی یکسوئی کو بیان کیا ہے کہ زنا کا خیال آنے لگے تو بیوی کی مجامعت کا خیال کر لینا یکسوئی کے منافی نہیں ہے؟ صرف سرکارِ دو جہاں کا تصور پاک ہی یکسوئی کے منافی ہو گیا؟

جناب والا اگر تصوف کا وہ مقام حاصل ہو تو وہاں تو آدمی کو نہ اپنا ہوش رہتا ہے اور نہ ہی اپنے عمل کا ہوش رہتا ہے۔ چہ جائیکہ اسے یہ درس دیا جائے کہ زنا کا خیال آنے لگے تو بیوی کی مجامعت کا

خیال کرے تو معلوم ہوا یہاں تصوف کا کوئی مقام بیان نہیں کیا جا رہا۔ بلکہ صرف نبی پاک ﷺ کی قدر و منزلت گھٹانے کے لئے یہ توازن قائم کیا ہے۔ نیز ایک طرف حبیب کریم ﷺ کی طرف توجہ مبذول کرنا ذکر کیا ہے اور اس کے مقابل میں گدھے اور بتیل کے خیال میں غرق ہونا ذکر کیا اور پھر اتنا بھی نہیں کہا کہ یہ دونوں چیزیں برابر ہیں بلکہ کہا ہے کہ سرکار دو جہاں ﷺ کی طرف خیال کا پھرنا گدھے اور بتیل کے خیال میں غرق ہونے سے بدرجہا بدتر اور برا ہے۔

لہذا میں آپ سے انصاف کے نام پر بلکہ ادب و احترام مصطفوی کے نام پر اپیل کروں گا کہ تعصب کو ایک طرف رکھتے ہوئے یہ بتائیے کہ آیا اس موازنہ کے اندر بے ادبی کا پہلو موجود ہے کہ نہیں ہے۔

دیوبندی مناظر

صراطِ مستقیم کی عبارت مذکورہ مولانا احمد رضا کے سامنے موجود تھی۔ انہوں نے اس عبارت کو نوٹ کیا۔ اس کے باوجود انہوں نے اپنی کتابوں اور ذخائر میں یہ واضح الفاظ میں لکھ دیا کہ کیا گستاخ رسول آپ کے فتویٰ کے نزدیک کافر نہیں ہے۔ اگر وہ آپ کے فتویٰ کے نزدیک کافر ہے تو پھر مولانا شاہ اسماعیل کو مولانا احمد رضا خان صاحب نے کافر کیوں نہیں لکھا۔ یہ دلیل اس بات کی ہے کہ اس عبارت میں تو یہ نہیں تھی یہ کھینچا تانی کر کے بنائی جا رہی ہے اگر تو یہیں ہوتی تو مولانا احمد رضا خان صاحب کہتے کہ رسالت مآب کی توہین ہو گئی لہذا کفر ہے۔ یا تو آپ یہ بتلائیں کہ علمائے بریلی کے نزدیک امام الانبیاء کی توہین کفر نہیں ہے اگر کفر ہے تو پھر یہ وجہ بتلائیے کہ مولانا احمد رضا خان نے اس عبارت کے باوجود فتویٰ کفر کیوں نہ دیا.....

المختصر میرے فاضل مخاطب نے بڑے زوردار الفاظ کے ساتھ احادیث کے حوالہ جات سے دوسری کتب کے حوالے سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ اس عبارت میں توہین ہے میں فاضل مخاطب اور حج صاحبان سے عرض کروں گا کہ حوالہ جات کی بھرمار کی بات نہیں۔ دیکھنا یہ ہے کہ اگر یہ توہین ہے اور آپ نے جو دلائل پیش کئے ہیں وہ دلائل اس عبارت پر فٹ آتے ہیں تو مولانا احمد رضا خان صاحب نے کافر کیوں نہیں کہا جبکہ گستاخ رسول دنیائے اسلام کی نظر میں کافر ہے۔ ان کا کافر نہ کہنا اس بات کی دلیل ہے کہ اس عبارت میں توہین نہیں تھی۔ یہ آپ خواہ مخواہ وقت کو طول دینے کے لئے اس کو توہین بتا رہے ہیں ورنہ جب یہی عبارت مولانا احمد رضا خان صاحب اس کو الکوکتہ الشہابیہ میں اور سلسلہ السیوف الہندیہ میں اور سبحان السیوح میں اور اسی طرح دیگر کتب میں نقل فرماتے ہیں لیکن سبحان السیوح کے آخر میں لکھا میں کافر نہیں کہتا ہوں ملفوظات میں لکھا کافر نہیں کہتا

شاہ اسماعیل کو کافر نہیں کہتا ہوں اگر یہ توہین ہے تو قائل کو کافر کہنا چاہئے۔ اگر کافر نہیں کہا گیا تو یہ تلا اس عبارت میں توہین نہیں ہے۔ میں گزارش کروں گا کہ فاضل مخاطب نے اس سوال کا جواب نہیں دیا کہ شاہ اسماعیل کی یہ عبارت جو توہین تھی تو مولانا احمد رضا خان نے کافر کیوں نہیں کہا اور کافر نہ کہنے کی وجہ کیا ہے؟ ادھر سے مولانا احمد رضا خان صاحب کی کتابوں کا حوالہ پوچھا گیا تو کہنے لگا کہ انہوں نے شاہ اسماعیل کی تردید میں پوری کتاب لکھی اس کے صفحہ ۶۳ پر شاہ صاحب کے خلاف لکھتے لکھتے مولانا احمد رضا خان لکھتے ہیں۔ بلکہ الکوکتہ الشہابیہ صفحہ ۵۹ پر فرمایا:

”بالجملہ ماہ نیم ماہ ومہر سیم وزر کی طرح ظاہر کہ اس فرقہ متفرقہ یعنی وہابیہ اسماعیلیہ اور اس کے امام نافر جام پر جزا قطعاً یقیناً اجمالاً بوجہ کثیر کفر لازم اور بلاشبہ فقہائے کرام واصحاب فتویٰ اکابر و اعلام کی تصریحات واضحہ پر یہ سب کے سب مرتد کافر باجماع آئمہ ان سب پر اپنے تمام کفریات ملعونہ سے بالصریح توبہ و رجوع اور از سر نو کلمہ اسلام پڑھنا واجب اگرچہ ہمارے نزدیک مقام احتیاط میں الکفار سے کف لسان ماخوذ و مختار و مرضی مناسب۔“

شاہ صاحب کا ان تمام عبارات کے باوجود یہ فیصلہ ہے کہ میں شاہ اسماعیل شہید کو کافر نہیں کہتا اسی طرح دیگر اور کتب کے علاوہ اس کو الکوکتہ الشہابیہ میں اور قراۃ الہندیہ اور اپنے ملفوظات میں ان کے یہی فتویٰ ہیں اور فاضل مخاطب ان تمام حوالہ جات سے آگاہ ہیں کہ انہوں نے کافر نہیں کہا۔

بریلوی مناظر حضرت شیخ الحدیث سیالوی صاحب

حضرات گرامی! پہلے تو میں آپ سے یہ گزارش کروں کہ یہ مولانا احمد رضا خان صاحب کی عبارت سے ثابت فرما رہے ہیں کہ ان کے نزدیک مولانا اسماعیل صاحب کافر نہیں ہیں لہذا ان کی عبارت گستاخانہ نہیں ہے اور شاید کہ ان کو معلوم نہیں ہے ایک ہے لزوم کفر اور ایک ہے التزام کفر۔ فتویٰ کفر کا اس صورت میں دیا جاتا ہے جبکہ یہ پتہ چل جائے کہ یہ عبارت لکھنے والا اور یہ عبارت بولنے والا اس کفر پر مطلع ہوا اور باوجود اس کے اس پر اڑا رہا اور اس نے رجوع اور توبہ نہیں کی تب یہ کہا جائے گا کہ یہ عبارت کفریہ اور گستاخانہ ہے اور اس کا کہنے والا کافر ہے۔

اور جب تک یہ یقین نہ ہو جائے کہ اس عبارت کا لکھنے والا اس کی قباحت اور مفاسد پر مطلع ہوا تو احتیاط یہی ہے کہ عبارت کو کفریہ کہا جائے مگر اس کے لکھنے والے کو کافر نہ کہا جائے اور چونکہ اسماعیل دہلوی صاحب مولانا احمد رضا خان صاحب رحمہ اللہ کے زمانہ سے پہلے رحلت کر چکے تھے لہذا اس المینان کی کوئی صورت نہیں تھی کہ وہ واقعی اس عبارت کی تکلفی اور اس میں مضمر مفاسد پر مطلع

متحقق نہیں ہوا تھا۔

باقی رہا عبارت کے گستاخانہ ہونے کا معاملہ تو انہی مولانا احمد رضا خان صاحب نے اسی کتاب کے صفحہ ۳۰ پر یہ ارشاد فرمایا کہ مسلمانوں کو ایسا کلمہ کسی اسلامی زبان یا قلم سے نکلنے کا ہے حاشا اللہ پادریوں اور پنڈتوں وغیرہ کھلے کافروں مشرکوں کی کتاب کو دیکھو کہ انہوں نے بزم خود اسلام جیسے روشن چاند کو خاک ڈالنے کو لکھی ہیں شاید ان میں اس طرح کی نظیر نہ پاؤ گے کہ ایسے کھلے ناپاک الفاظ تمہارے پیارے نبی تمہارے سچے رسول کی عصمت میں سے ہوں۔

انہیں مواخذہ دنیا کا ڈر لگتا ہے مگر اس مدعی اسلام بلکہ مدعی امامت کا کلیجہ چیر کر دیکھئے کہ اس نے کس جگر سے محمد رسول اللہ ﷺ کی نسبت بے دھڑک یہ سب و دشنام کے جملے لکھ دیئے اور روز آخر اللہ رب العزت غالب قہار کے غضب عظیم اور عذاب الیم کا اصلہ اندیشہ نہ کیا تو جہاں تک عبارت کی سنگینی کا تعلق تھا صفحہ ۳۰ پر یہ تنبیہ فرمادی ہے اور جہاں تک احتیاط کا تعلق تھا کہ ہوسکتا ہے مولانا اسماعیل صاحب اپنی اس عبارت کی قباحت پر متوجہ نہ ہوئے ہوں اور انہوں نے بے توجہی کی صورت میں یہ کہہ دیا۔

اگر وہ میرے وقت میں ہوتے تو میں ان کو متوجہ کرانا متنبہ کرتا ہوسکتا ہے باز آجاتے اور توبہ کر جاتے اس احتیاط کے باعث انہوں نے یہ ارشاد فرمایا کہ میں کافر ہونے کا فتویٰ نہیں دیتا۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی لکھا ہے کہ باقی آئمہ کی تصریحات کے مطابق چونکہ عبارت کے اندر توازن قائم کر دیا گیا ہے کہ ایک طرف خیال مصطفیٰ ﷺ کو رکھا گیا ہے اور دوسری طرف گدھے اور بیل کے خیال کو رکھا گیا ہے لہذا یہ عبارت صریح گستاخی اور توہین کے ضمن میں آتی ہے لہذا انہوں نے اس قسم کا فتویٰ دے دیا لیکن میں اس کو لزوم کفر سمجھتا ہوں اور التزام کفر نہیں سمجھتا اور کفر کا فتویٰ نہیں دیتا نہ یہ کہ میں عبارت کو گستاخانہ نہیں سمجھتا۔

آئیے! اب یہ دیکھیں کہ کفر کے لزوم اور التزام میں فرق ہے کہ نہیں ہے تو یہ کتاب نہ اس میرے ہاتھ میں ہے۔ یہ عقائد کی کتاب ہے اور شرح عقائد کی شرح ہے اس کے صفحہ ۱۹۱ پر موجود ہے۔ قد تقرد فی الشرع ان التزام الکفر کفر لا لزومہ کہ کفر کا التزام کر لینا یعنی معنی کفر یہ سمجھنے کے باوجود اس پر اڑ جانا یہ تو کفر ہے اور کفر کا فتویٰ بھی دیا جائے گا لیکن غلطی سے کسی کے منہ سے نکل جائے تو یہ کلمہ تو کفر یہ کہا جائے گا بولنے والے کو کافر نہیں کہا جائے گا۔

الغرض! التزام کفر کفر ہے لزوم کفر نہیں ہے۔ تو یہ ایک احتیاط والا پہلو تھا جس کی وجہ سے مولانا احمد رضا خان نے کفر کا فتویٰ دیا نہ کہ عبارت کو گستاخانہ سمجھ کر۔

وحید العصر و فرید العلماء

علامہ محمد اشرف نقشبندی رحمہ اللہ

ناظم اعلیٰ جامعہ عثمانیہ لاہور

پیدائش، نام، وطن اور خاندان

حضرت علامہ محمد اشرف بن مولانا عبدالغنی مرحوم بن مولانا قمر الدین مرحوم ۱۹۴۶ء بمطابق ۱۳۶۴ھ سرزمین ہند کے مردم خیز علاقہ مشرقی پنجاب ضلع فیروز پور کے ایک گاؤں ”گو جراں“ میں آرائیں گھرانے میں آنکھ کھولی۔

دادا اور نانا

حضرت علامہ محمد اشرف صاحب کے دادا جان قمر الدین جامع مسجد ”گو جراں“ ضلع فیروز پور کے خطیب و امام تھے جبکہ نانا جان مولانا رحمت علی جامع مسجد ”چنیاں“ ضلع فیروز پور کے خطیب و امام تھے اور ہجرت کے بعد جامع مسجد چک جید ۱۶ ضلع شیخوپورہ میں خطابت و امامت کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔

ہجرت

۱۹۴۷ء میں فاضل موصوف کا خاندان ہجرت کر کے چک جید ۱۶ ڈاک خانہ بھلروں تحصیل و ضلع شیخوپورہ میں آباد ہوا۔

تسمیہ خوانی و عصری تعلیم

۱۹۵۱ء میں تسمیہ خوانی ہوئی اور اپنے نانا جان مولوی رحمت علی صاحب سے قرآن پاک ناظرہ پڑھا اور ساتھ ہی سکول کی تعلیم بھی شروع ہو گئی۔ ۱۹۵۸ء میں گورنمنٹ ہائی سکول بہا لیکے ضلع شیخوپورہ سے مڈل کی تعلیم حاصل کی۔

درس نظامی کی ابتداء

۱۹۵۸ء میں جامعہ حضرت میاں صاحب شرقپور شریف میں داخلہ لے کر علوم اسلامیہ کا آغاز کیا وہاں دو سال قیام میں فارسی کی ابتدائی کتب مولانا اکبر علی صاحب سے پڑھیں اور صرف و نحو کی ابتدا حضرت علامہ مولانا عبدالغفور صاحب سے کی اور ۱۹۶۰ء میں مدرسہ رحمت گھنگ شریف میں داخلہ لیا اور

شریف میں داخل ہو کر حضرت علامہ عبدالغفور صاحب سے شرح جامی، قطبی، نور الانوار وغیرہ کتب پڑھیں اور حضرت علامہ مولانا سید مزل حسین شاہ صاحب سے کنز الدقائق اور فضول اکبری کے چند اسباق پڑھے بعد ازیں ۱۹۶۳ء میں جامعہ نظامیہ رضویہ اندرون لوہاری گیٹ لاہور میں داخلہ لیا اور حضرت علامہ مولانا عبدالغفور صاحب سے سلم العلوم اور حضرت علامہ مفتی عبدالقیوم صاحب ہزاروی سے ہدایۃ الحکمتہ اور تلخیص المفتاح اور حضرت مولانا انوار الاسلام سے شرح وقایہ پڑھا اور حضرت علامہ مولانا محمد عبدالکحیم شرف قادری صاحب سے مختصر المعانی کے چند اسباق پڑھے اور ۱۹۶۵ء میں اپنے استاذ محترم حضرت علامہ مولانا عبدالغفور صاحب مدظلہ العالی کے ارشاد پر جامعہ مظہر بیادادیہ ہندیال شریف ضلع خوشاب میں داخلہ لے کر امام المعقول والمنقول الاستاذ المطلق حضرت علامہ عطاء محمد ہندیالوی کی خدمت میں حاضر ہوئے وہاں ۱۹۶۹ء تک کے قیام میں محقق ابن محقق حضرت علامہ صاحبزادہ محمد عبدالحق صاحب مدظلہ العالی سے میبذی، ملا حسن اور ہدایہ پڑھا اور جامع معقول ومنقول عطاء الملت والدین الاستاذ المطلق حضرت علامہ عطاء محمد ہندیالوی گولڑی و بیٹیل سے شرح عقائد، خیالی، حمد اللہ، قاضی میرزا، ملا جلال، بیضاوی، مشکوٰۃ، صدر، شمس باز، تقلید، علم ادب، علم مناظرہ، مختصر المعانی، مطول توضیح، تلویح، مسلم الثبوت وغیرہ کتب پڑھیں۔

دورۂ حدیث و سند فراغت

۱۹۷۰ء میں حضرت استاذ محترم بحر العلوم کے اشارہ پر ان کے شاگرد رشید شیخ الحدیث علامہ غلام رسول رضوی دامت برکاتہم العالیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر جامعہ رضویہ مظہر الاسلام جھنگ بازار فیصل آباد میں علوم حدیث کی تکمیل کی اور سند و دستار فضیلت حاصل کی۔

تدریس کا افتتاحی تعارف

۱۹۷۱ء میں اپنے گاؤں چک جید ۱۶ ضلع شیخوپورہ میں جامعہ فاروقیہ رضویہ قائم کر کے تدریسی زندگی کا آغاز کیا۔

جامعہ فاروقیہ رضویہ لاہور میں آمد

۱۹۷۷ء میں اپنے استاذ محترم حضرت علامہ عبدالغفور صاحب مدظلہ العالی کے ارشاد پر جامعہ فاروقیہ رضویہ پنج پیر نزد گوجر پورہ گھوڑے شاہ روڈ لاہور کے لئے اپنی تدریسی خدمات وقف کر دیں اور صدر المدرس کے مرتبہ پر فائز ہوئے۔

اس دوران بڑی بڑی تنخواہ کی پیشکش ہوئی مگر فاضل موصوف نے ایک ہی جواب دیا

چلوں کی طرح دانے دانے پہ گرتا ہے کس لئے

خطابت و امامت اور تبلیغ

فاضل جلیل ۱۹۷۱ء تا ۱۹۷۷ء جامع مسجد چک جید ۱۶ ضلع شیخوپورہ میں فرائض خطابت و امامت سرانجام دیتے رہے ہیں اور ۱۹۷۹ء سے جامع مسجد قادریہ نشر ناؤن داروغہ والا لاہور میں خطبہ جمعہ دے رہے ہیں۔

سیاست و تحریکات میں نمایاں کارنامے

فاضل موصوف سیاسی طور پر جمعیت العلماء پاکستان سے تعلق رکھتے ہیں اس کے پلیٹ فارم سے انہوں نے تحریک نظام مصطفیٰ میں بھرپور حصہ لیا۔ علامہ موصوف کی سیاسی سرگرمیاں دائمی نہیں ہنگامی ہوتی ہیں اس لئے عام اساتذہ کی طرح ان کی سیاسی سرگرمیاں تدریسی فرائض میں حارج نہیں ہوتیں۔

بیعت

۱۹۷۸ء میں علامہ موصوف اپنے استاذ محترم پیر طریقت رہبر شریعت حضرت علامہ مولانا عبدالغفور مدظلہ العالی کے دست حق پرست پر بیعت ہوئے۔ حضرت علامہ مولانا عبدالغفور صاحب مجسمہ عاجزی و انکساری سنت نبوی کی چلتی پھرتی تفسیر ہیں۔

اساتذہ کرام

(۱) بحر المعقول والمنقول الاستاذ المطلق حضرت علامہ عطاء محمد صاحب ہندیالوی (۲) بدر العلماء حضرت علامہ محمد عبدالحق ہندیالوی صاحب (۳) شیخ الحدیث حضرت علامہ غلام رسول رضوی صاحب (۴) حضرت علامہ مفتی محمد عبدالقیوم صاحب ہزاروی (۵) حضرت علامہ مولانا محمد عبدالغفور صاحب (۶) حضرت علامہ مولانا مفتی سید مزل حسین شاہ صاحب (۷) حضرت علامہ مولانا اکبر علی شرقپوری (۸) حضرت علامہ مولانا انوار الاسلام (۹) شرف الملت والدین حضرت علامہ مولانا محمد عبدالکحیم شرف قادری (۱۰) نانا جان مولانا رحمت علی صاحب۔

ہمدرس علماء ذوی الاحشام

(۱) حضرت علامہ محمد رشید نقشبندی صاحب صدر مدرس جامعہ نظامیہ لاہور (۲) حضرت علامہ محمد مقصود احمد چشتی صاحب خطیب جامع مسجد داتا گنج بخش صاحب لاہور (۳) حضرت علامہ مولانا علی احمد سندھیوی صاحب (۴) حضرت علامہ مولانا محمد یوسف نوری صاحب صدر مدرس جامع پیر صلاح الدین سمندری فیصل آباد (۵) حضرت علامہ محمد شریف ضیائی سابق صدر مدرس جامعہ غوثیہ

لکھنؤ منڈی گوجرانوالہ (۷) مولانا علامہ عطاء محمد متین صاحب صدر مدرس (۸) مولانا محمد یعقوب ہزاروی صاحب مدرس ضیاء العلوم راولپنڈی (۹) مولانا عبدالرشید قریشی صاحب مدرس ضیاء العلوم راولپنڈی (۱۰) مولانا حافظ محمد اقبال بالوی صدر مدرس جامعہ قادریہ رضویہ فیصل آباد (۱۱) مولانا محمد انواز صاحب مدرس جامعہ قادریہ (۱۲) مولانا محمد رفیق چشتی سابق مدرس جامعہ قادریہ (۱۳) محقق اہل سنت علامہ فضل حق ابن فقیہ العصر علامہ یار محمد بندیالوی رحمہ اللہ (۱۴) مولانا محمد یار رضوی مہتمم چمن آباد فورٹ عباس (۱۵) مولانا محمد زمان صاحب مدرس جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال شریف (۱۶) مولانا محمد رفیق صاحب مدرس جامعہ حسینیہ شاہوالہ میانوالی (۱۷) مولانا خلیق الرحمن صاحب سابق صدر مدرس جامعہ رضویہ مظہر الاسلام ہارون آباد (۱۸) مولانا محمد امام بخش صاحب (۱۹) مولانا محمد بخش صاحب (۲۰) مولانا عبداللہ ہاروی صاحب (۲۱) مولانا محمد امین صاحب خطیب دو گچ ضلع لاہور۔

تلامذہ

فاضل جلیل حضرت علامہ محمد اشرف صاحب رحمہ اللہ کے تلامذہ کی فہرست طویل ہے چند ایک کے نام ذیل میں تحریر کئے جاتے ہیں۔

- (۱) مولانا محمد یلین صاحب سابق مدرس جامعہ فاروقیہ رضویہ پنج پیر گھوڑے شاہ روڈ لاہور
- (۲) مولانا محمد امین صاحب مدرس جامعہ فاروقیہ رضویہ (۳) مولانا منیر احمد صاحب مدرس جامعہ فاروقیہ رضویہ (۴) مولانا محمد یوسف صاحب۔

شادی خانہ آبادی

۱۹۶۹ء میں دوران تعلیم فاضل موصوف کی شادی اپنے ماموں جان مولانا بشیر احمد صاحب مرحوم کی صاحبزادی سے ہوئی۔

اولاد

چار لڑکے (محمد احمد، محمد فاروق، عرفان علی، سلمان علی) بچپن میں ہی فوت ہو گئے۔ دو لڑکیاں اور ایک لڑکا جس کا نام محمد عثمان علی ہے۔ زندہ ہیں۔

تصانیف

القریر النامی شرح اردو الحسامی التقریرات شرح اردو المرقات۔

نجم الاسلام

علامہ محمد اشرف بندیالوی صاحب زید مجدد

صدر مدرس جامعہ رسولیہ شیرازیہ لاہور

حضرت علامہ موصوف ۲۱ جون ۱۹۶۶ء میں بندیال شریف میں پیدا ہوئے آپ کے والد گرامی حافظ غلام محمد بندیالوی صاحب نہایت علم دوست صوفی منش اور نہایت شریف الطبع انسان ہیں۔ فقیہ العصر علامہ یار محمد بندیالوی رحمہ اللہ کے خاص مرید تھے۔ حافظ غلام محمد بندیالوی صاحب ابتدائی سے علم کا جذبہ رکھتے تھے۔ اس لئے اپنے بیٹے کو علم دین کے لئے وقف کر دیا۔ ابتدائی تعلیم کا تعارفی پہلو

حضرت فاضل موصوف نے درس نظامی کی ابتدائی تعلیم کا آغاز دارالعلوم جامعہ مظفریہ واں بھجراں ضلع میانوالی میں کیا۔ فارسی کی کتب حضرت علامہ مولانا محمد ابراہیم صاحب صدر مدرس و ناظم اعلیٰ جامعہ مظفریہ سے پڑھیں۔

قرآن حکیم کی تعلیم

خوش قسمتی سے فاضل موصوف نے بڑے بڑے مشہور حفاظ سے قرآن پاک پڑھا۔ ذیل میں ان کے اسمائے گرامی دیئے جاتے ہیں۔ حافظ محمد اعظم صاحب، حافظ محمد خان، حافظ احمد امیر، حافظ عطاء محمد واں بھجراں۔

اعلیٰ تعلیم

تعلیم کے ابتدائی مراحل سے فراغت حاصل کرنے کے بعد اعلیٰ تعلیم کے لئے مادر علمی جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال میں داخلہ لیا۔ جامعہ بندیال میں فاضل موصوف نے بڑی محنت سے کتابیں پڑھیں اس سے پہلے موقوف علیہ کا امتحان بھکر میں دیا اور دورہ تفسیر کے لئے بہاول پور تشریف لے گئے اور جامعہ ادیبیہ میں شیخ القرآن حضرت علامہ مولانا فیض احمد اویسی صاحب سے دورہ قرآن مکمل کیا۔

دورہ حدیث

عالم اسلام کی مشہور درس گاہ جامعہ نظامیہ میں شیخ الحدیث مفتی اعظم مفتی عبدالقیوم ہزاروی رحمہ اللہ

اور شرف اہل سنت حضرت علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری اور حضرت علامہ مفتی محمد عبداللطیف سے دورہ حدیث مکمل کیا۔

اساتذہ

جامعہ مظہریہ امدادیہ ہندیال شریف میں حضرت علامہ محمد عبدالحق صاحب ہندیالوی سے فقہ اور منطق کی تمام کتب پڑھیں اور حضرت علامہ مولانا غلام محمد اختر الحسنی رحمۃ اللہ علیہ سے صرف اور نحو کی کتب پڑھیں۔

تلامذہ

مولانا عبدالرسول صاحب مدرس جامعہ مازاغ البصر، چودھری محمد رفیق، حاجی عزیز احمد صاحب، حافظ سجاد احمد صاحب، قاری محمد اکرم صاحب ہندیالوی۔

بیعت

پیر طریقت سید مقصود علی شاہ صاحب کوٹ گلہ شریف۔

خانوادہ فقیہ العصر سے محبت

فاضل موصوف کے والد ماجد کو خانوادہ فقیہ العصر سے بے حد محبت تھی۔ علامہ موصوف بیان فرماتے ہیں کہ فقیہ العصر علامہ یار محمد ہندیالوی جب ہندوستان سے تعلیم مکمل کر کے اپنے وطن واپس تشریف لائے تو ہمارے آباؤ اجداد نے فقیہ العصر کو بڑے اہتمام اور شان و شوکت سے سوار یوں پر بٹھا کر ہندیال شریف لائے۔ جامعہ ہندیال شریف کے بنانے میں مالی جانی بہت زیادہ خدمات سرانجام دیں۔ فقیہ العصر امام العلماء حضرت علامہ یار محمد ہندیالوی رحمۃ اللہ علیہ کے ہندیال میں پہلے خاص خادم اور مرید فاضل موصوف کے والد گرامی حافظ غلام محمد ہوئے۔ فقیہ العصر علامہ یار محمد ہندیالوی کے بڑے صاحبزادہ حضرت علامہ مولانا محمد عبداللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ جب بیمار ہوئے میوہسپتال لاہور داخل ہوئے تو ان کی خدمت کا جناب حافظ غلام محمد صاحب کو شرف حاصل ہوا اور اسی دوران فقیہ العصر علامہ یار محمد ہندیالوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ بیمار ہو گئے تو صبح تہجد کے وقت میرے والد صاحب آپ کو وضو یا تیمم کرانے کے لئے حاضر ہوئے تو علامہ فقیہ العصر رحمۃ اللہ علیہ نے قبلہ حافظ صاحب کو یہ دعا دی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو دونوں جہانوں میں سعادت عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔ فالحمد علی ذلک حمداً کثیراً۔

بدر المعقول والمنقول شیخ الحدیث علامہ محمد اصغر علی سیالوی صاحب

آستانہ عالیہ سیال شریف

حضرت علامہ محمد اصغر علی سیالوی صاحب مدظلہ العالی انتہائی ذہین استاذ ہیں۔ فضلاء ہندیال میں سے فاضل ترین مدرس ہیں علامہ موصوف کے والد گرامی کا نام کمال الدین ہے۔ آپ کے والد گرامی انتہائی شریف اور علاقہ کے معزز آدمی تھے۔ دین متین کا جذبہ رکھتے تھے اسی وجہ سے اپنے بیٹے کو دین پڑھانے میں بے حد جدوجہد کی۔

تاریخ پیدائش و مسکن

فاضل موصوف موضع بوتالہ تحصیل ضلع خوشاب میں ۱۹۵۱ء میں پیدا ہوئے۔

عصری تعلیم

مڈل تک سکول کی تعلیم میں نمایاں پوزیشن حاصل کرتے رہے۔ مڈل کی تعلیم کے بعد علوم اسلامیہ کی تحصیل کا جذبہ پیدا ہوا۔ اس جذبہ کے پیش نظر حصول تعلیم کے لئے کمر بستہ ہو گئے۔

ابتدائی تعلیم

فاضل موصوف نے ابتدائی تعلیم کا آغاز مولانا میاں محمد صاحب مرحوم جامعہ مسجد ماہلانوالی مٹھ نوانہ کے پاس کیا پھر اس کے بعد علوم دینیہ کے لئے اور محبت بڑھ گئی اس کے پیش نظر رخت سفر باندھ کر سفر شروع کر دیا اور جامعہ مظفریہ رضویہ وال پچھراں پہنچ کر داخلہ لے لیا اور جامعہ مظفریہ کے عالم اعلیٰ استاذ العلماء جامع معقول ومنقول حضرت علامہ مولانا اللہ بخش صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پاس شرف تلمذ حاصل کیا۔

اعلیٰ تعلیم

علامہ موصوف نے ابتدائی کتابیں جامعہ مظفریہ رضویہ میں پڑھیں ابتدائی کتابوں کی فراغت کے بعد علوم وفنون کی تکمیل کا جذبہ پیدا ہو گیا علوم وفنون کی تحصیل و تکمیل کے سلسلہ میں فاضل موصوف نے عالم اسلام کی مذہبی اور دینی درگاہ مادر علمی جامعہ مظہریہ امدادیہ ہندیال میں آکر داخلہ لے لیا اور جامعہ ہندیال کے قابل ترین استاذ الاساتذہ المطلق حضرت علامہ عطاء محمد ہندیالوی رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے زانوئے تلمذ تہ کے۔ فاضل موصوف کی تعلیم کے لئے اللہ تعالیٰ نے عالم اسلام کے مشہور بافت

اور قابل رشک اساتذہ کا انتظام فرمایا۔

جامعہ ہندیال میں جامعہ کے ناظم اور شیخ الجامعہ مقبول العرب والعجم رئیس العلماء والفضلاء قبلہ صاحبزادہ مفتی محمد عبدالحق صاحب مدظلہ العالی کے پاس قاضی مبارک پڑھنے کا شرف حاصل ہوا۔
فالحمد علی ذلک حمداً کثیراً۔

دورہ حدیث

علوم وفنون کی فراغت حاصل کرنے کے بعد علامہ موصوف نے دورہ حدیث شریف کے لئے مظہر اسلام جامعہ رضویہ فیصل آباد میں داخلہ لیا اور جامعہ کے شیخ الحدیث اور نائب محدث اعظم پاکستان سید الحدیثین جامع المعقول والمنقول حضرت علامہ غلام رسول رضوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر دورہ حدیث شریف کی تکمیل کی۔

دورہ علم المیراث والتوقیت

فاضل موصوف کی ابتدا سے ہی یہی تمنا رہی کہ ہر فن اور علم کو ماہر فن اور علم سے پڑھنا چاہئے اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان پر خصوصی کرم فرمایا کہ ان کے لئے زمانہ کے معروف اور شہرت یافتہ اساتذہ کا انتخاب فرمایا۔

علم توقیت اور علم میراث پڑھنے کے لئے زمانہ کے معروف اور شہرت یافتہ استاذ بحر العلوم مفتی سید محمد افضل حسین شاہ کی خدمت میں حاضر ہو کر علم توقیت اور علم میراث پڑھا۔

تنظیم المدارس میں کل پاکستان سے پہلی پوزیشن

فاضل موصوف نے تنظیم المدارس کے امتحان میں کل پاکستان میں پہلی پوزیشن حاصل کی۔ عالم اسلام کی معروف دینی درسگاہ جامعہ مظہریہ امدادیہ ہندیال شریف کے فضلاء ملک کے اطراف و اکناف اور بیرون ملک بھی تدریسی خدمات میں پیش پیش نظر آتے ہیں۔ بحمد اللہ تعالیٰ یہ بات مسلم ہے کہ جامعہ ہندیال نے علوم وفنون کے ماہر فضلاء تیار کئے اور اب بھی اسی طرح جامعہ ہندیال کے فاضل اساتذہ طلباء کو تعلیم دے رہے ہیں۔ اللہ قدوس اس گلستان علم و حکمت کو سرسبز و شاداب رکھے۔
ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔

تدریسی خدمات

علامہ موصوف تقریباً ۲۲ سال سے اپنے آپ کو تدریسی خدمت کے لئے وقف کر دیا اور ان دنوں

تلامذہ

علامہ محمد اصغر علی سیالوی صاحب بڑے ذکی اور سریع الفہم شخص ہیں مقامات مشککہ اور کتاب کے مخفی گوشوں پر سیر حاصل بحث کرنا آپ کی عادت ثانیہ بن چکی ہے۔ علامہ موصوف نے مدت قلیل میں کثیر التعداد علما و فضلاء تیار کئے جو آج ملک کے اطراف و اکناف میں درس و تدریس کے منصب پر فائز ہیں۔ فاضل جلیل علامہ محمد اصغر علی کے تلامذہ کی تعداد تو بہت زیادہ ہے مگر بخوف طوالت ہم کچھ تلامذہ کا ذکر کرتے ہیں ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) مولانا نصر اللہ صاحب مدرس جامعہ ریاض المدینہ جی ٹی روڈ گوجرانوالہ۔ (۲) مولانا شیر زمان صاحب صدر مدرس میانہ بوجھال کھلاں چکوال۔ (۳) مولانا محمد انور صاحب صدر مدرس جامعہ محمدی شریف ضلع جھنگ۔ (۴) مولانا محمد لقمان صاحب مدرس فیصل آباد۔ (۵) مولانا نصیر الدین صاحب ابن شیخ الحدیث محمد اشرف سیالوی صاحب۔ (۶) مولانا نعیم اللہ صاحب ابن علامہ محبت اللہ نوری صاحب۔ (۷) مولانا محمد رشید صاحب ولد مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالوی وال بھیراں ضلع میانوالی۔ (۸) مولانا محمد عبدالرزاق صاحب فاران کوئٹہ۔

تصانیف

علامہ موصوف کی جواب تک تصانیف ہیں ان کی تعداد تین ہے اور ابھی حواشی اور شروع تحریر کرنے کا سلسلہ جاری ہے۔

(۱) دعا بعد از نماز جنازہ۔ (۲) ندایا رسول اللہ۔ (۳) مرقاۃ پر تحشیہ۔

بیعت

علامہ موصوف کی خوش قسمتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سلسلہ طریقت کے لئے عالم اسلام کے معروف شیخ طریقت بدر المشائخ محقق العرب والعجم حضرت علامہ خواجہ قمر الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ کا انتخاب فرمایا اور ان کے دست اقدس پر بیعت کی۔ ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔

محرم مسلک اہل سنت رئیس العلماء والفضلاء

علامہ حافظ محمد اقبال قادری صاحب زید مجددہ

مجاہد اہل سنت نگہبان علوم عقلیہ و نقلیہ حضرت علامہ حافظ محمد اقبال قادری صاحب انتہائی زیرک سرلیغ الفہم اور بے لوث اور مجاہد ہیں۔ قدرت نے ان کو بیک وقت متعدد محاسن اور اوصاف سے نواز رکھا ہے اور ملت اسلامیہ کے لئے سرمایہ ہیں۔ علامہ محمد اقبال قادری صاحب ۱۹۵۵ء کو کوٹ جانی تحصیل پہاڑ پور ضلع ڈیرہ اسماعیل خان میں پیدا ہوئے آپ کے والد گرامی حضرت مولانا حافظ حکیم احمد حسن مرحوم اپنے علاقہ کے نامور حکیم تھے اور معزز اور معتبر شخصیت تھے۔ حضرت علامہ محمد اقبال قادری صاحب کے چہرہ سے علم و حکمت کے انوار واضح طور پر پائے جاتے ہیں آپ کی گفتار اور رفتار سے اسلاف کی یادیں تازہ ہو جاتی ہیں۔ حضرت علامہ محمد اقبال قادری صاحب نے ابتدائی تعلیم اپنے علاقہ سے حاصل کی اس کے بعد پھر مادر علمی جامعہ مظہریہ امدادیہ ہندیال شریف میں تعلیم کے سلسلہ میں آئے اس وقت محقق العرب والعجم حضرت علامہ عطاء محمد ہندیالوی رحمۃ اللہ علیہ تدریس کے فرائض ادا فرما رہے تھے۔ ان کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ فرمائے۔ عرصہ دراز تک ہندیال میں زیر تعلیم رہے تمام علوم عقلیہ و نقلیہ محنت سے پڑھے۔ خصوصاً تمام کتب منطق ہندیال ہی میں پڑھیں اس دوران حضرت علامہ محمد عبدالحق ہندیالوی جانشین فقیہ العصر جامعہ کی نظامت کے ساتھ ساتھ تدریس کے فرائض بھی ادا فرما رہے تھے لہذا علامہ قادری صاحب مدظلہ العالی نے علامہ عبدالحق ہندیالوی مدظلہ العالی کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کرنے کی سعادت حاصل کی۔ اللہ قدوس نے قبلہ قادری صاحب کو دینی جذبہ عطا فرمایا جس کی وجہ سے کراچی کے علماء اور عوام میں ان کا ایک خاص مقام ہے۔

تدریس

عرصہ دراز سے علامہ موصوف تدریس کے فرائض ادا کر رہے۔

خطابت

جامع مسجد گدڑی کراچی کے خطیب اور ہر جمعہ پڑھتے ہیں۔ حسن اخلاق میں اپنا ثانی نہیں رکھتے۔ جو بھی ان سے ملاقات کرنے کے لئے جاتا جو ہر اخلاق سے اسے اپنا بنا لیتے ہیں۔

اساتذہ کی خدمت

علامہ موصوف اساتذہ کی خدمت میں مندرجہ ہر سال جامعہ ہندیال اور جامعہ مہرہ ڈھوک

عظمت اہل سنت

حضرت علامہ قاری محمد اقبال صاحب

صدر مدرس جامعہ ابوبکر رائے پور آزاد کشمیر

حضرت علامہ قاری محمد اقبال صاحب انتہائی شریف اور خاموش طبع انسان ہیں۔ بے مقصد گفتگو اور لہو و لعب سے ابتدا سے ہی اجتناب کرتے ہیں۔ آپ کے والد گرامی کا اسم گرامی غلام قادر صاحب ہے۔ اپنے علاقہ کے معزز شخص تھے۔ والد گرامی کا ابتدا سے ذہن اسلامی تھا اور وافر مقدار میں دینی جذبہ سے آراستہ تھا۔ آپ ۱۹۶۲ء میں کوٹلی آزاد کشمیر میں پیدا ہوئے۔

ابتدائی تعلیم

علامہ موصوف نے ابتدائی تعلیم اپنے ضلع میں ہی حاصل کی۔

اعلیٰ تعلیم

ابتدائی تعلیم کی فراغت کے بعد آپ کے دل میں اعلیٰ تعلیم کا جذبہ پیدا ہوا اور ہندیال شریف کی طرف رخت سفر تیار کر لیا اور عالم اسلام کی مرکزی درس گاہ مادر علمی جامعہ مظہریہ امدادیہ ہندیال شریف میں داخلہ لیا اور جامعہ ہندیال کے قابل فخر استاذ عالم اسلام کی معروف شخصیت حضرت علامہ عطاء محمد ہندیالوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر شرف تلمذ حاصل کیا اور استاذ الاساتذہ بحر العلوم حضرت علامہ صاحبزادہ محمد عبدالحق ہندیالوی زید مجددہ سے علوم عقلیہ اور نقلیہ کی تکمیل فرمائی۔

قابل رشک منصب

علامہ موصوف طالب علمی کے زمانہ میں جامعہ مظہریہ امدادیہ کی مرکزی مسجد میں امامت کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔

تدریسی خدمات

مدرسہ جامعہ ابوبکر صدیق رائے پور ڈیال آزاد کشمیر میں عرصہ دراز سے منصب تدریس پر فائز

ہیں۔

جامعہ الفردوس گلہار شریف ضلع کوٹلی کے سجادہ نشین کے دست حق پرست پر بیعت ہوئے۔

دینی مذہبی خدمات

تقریباً عرصہ ۲۳ سال سے انتہائی محنت کے ساتھ اہل سنت کے پلیٹ فارم پر کام کر رہے ہیں۔ فالحمد علی ذلك حمداً کثیراً۔



توحید و شرک کی حقیقت

صاحبزادہ محمد ظفر الحق بندیالوی

مکتبہ جمال کرم دربار مارکیٹ لاہور
Voice: 92-42-7324948 Mobile: 0321-4300441
Email: jamalekaram@gmail.com

علامہ حافظ محمد اکرم سیالوی صاحب

حضرت علامہ مولانا حافظ محمد اکرم سیالوی صاحب خاموش طبع اور پروقار شخص ہیں۔ قدرت نے ان میں شرافت اور جلالت وافر مقدار میں ودیعت فرمادی ہے۔ آپ کے والد گرامی کا اسم گرامی حافظ میاں فیض احمد ضیائی سیالوی ہے۔ بہت بڑے مکرم محترم انسان تھے اپنے علاقہ میں مشہور اور معروف تھے۔ ان کا ذہن محبت اسلام سے منور تھا۔ حضرت مولانا حافظ محمد اکرم سیالوی صاحب چک نمبر ۲۲۳ جنوبی تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ میں پیدا ہوئے۔ ہوش سنبھالنے کے بعد علوم اسلامیہ کی تحصیل کا جذبہ رکھتے تھے۔ جامعہ محمدی شریف میں قاضی غلام محمد صاحب سے حفظ کیا۔ ابتدائی کتب درس نظامی کی شیخ الحدیث جامعہ محمدی شریف حضرت علامہ مولانا محمد شریف صاحب اور حضرت علامہ مولانا حبیب اللہ صاحب کی خدمت میں رہ کر پڑھیں۔

اعلیٰ تعلیم

علامہ موصوف نے علوم و فنون کی مثنوی کتابیں پڑھنے کے لئے مرکز علم مرجع عوام و خواص مادر علمی جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال شریف کی طرف سفر شروع کیا۔ وہاں پہنچ کر جامعہ بندیال شریف میں داخلہ لیا اور آٹھ سال (۱۹۶۰ء سے لے کر ۱۹۶۸ء) تک بندیال شریف میں پڑھا۔ اللہ قدوس نے علامہ موصوف کے لئے وقت کے مقتدر اور قابل ترین اساتذہ کا انتخاب فرمایا تمام درس نظامی کی کتابیں رئیس المناطقہ حضرت علامہ عطاء محمد بندیالوی اور استاذ الاساتذہ حضرت علامہ صاحبزادہ محمد عبدالحق صاحب سے پڑھیں۔

خطابت اور تدریس

فاضل جلیل خطابت کے فرائض پی سی ہوٹل کراچی میں سرانجام دے رہے ہیں اور جامعہ نوریہ رضویہ کلفٹن کراچی میں صدر مدرس کے عہدہ پر فائز ہیں۔

دورہ حدیث شریف

جامعہ رضویہ مظہر الاسلام فیصل آباد میں دورہ حدیث شریف جامع معقول و منقول شیخ الحدیث والفسیر علامہ غلام رسول رضوی رحمہ اللہ کے پاس پڑھا۔

حضرت خواجہ قمر الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ آستانہ عالیہ سیال شریف کے دست حق پرست پر بیعت کی ہے۔ فالحمد علی ذلک حمداً کثیراً۔



مسئلہ حاضر و ناظر

ترتیب

امام المناظر تاج الغر بالبحر
مولانا عطاء محمد بندیا لوی

مکتبہ جمال کمر

9. مرکز الاولیٰ (مستحقین) قریب مارکیٹ - لاہور فون: 7324948

حضرت علامہ قاری محمد بشیر سیالوی صاحب مدظلہ العالی

صدر مدرس درس وڈامیاں لاہور

حضرت علامہ قاری محمد بشیر سیالوی صاحب بے لوث نیک طینت اور مجاہد دین ہیں۔ عرصہ دراز سے درس وڈامیاں محکمہ اوقاف کے صدر مدرس ہیں۔ حضرت علامہ قاری محمد بشیر صاحب ۱۹۴۱ء میں ڈھوک خیر آباد تحصیل ضلع خوشاب میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد گرامی ملک محمد خان صاحب اپنے علاقہ کے معتبر اور معروف آدمی تھے۔ آپ کے والد گرامی نے دینی جذبہ کے پیش نظر جوانی کے اندر وافر مقدار میں پنہاں تھا اپنے بیٹے کو حفظ قرآن کی خاطر موضع پدھراڑ کے قابل ترین استاذ الحافظ علامہ مصطفیٰ شاہ صاحب کے پاس لے گئے وہاں انہوں نے حفظ قرآن کی تکمیل فرمائی۔ حفظ کے دوران ہی آپ کے دل میں علوم اسلامیہ کی تحصیل کا جذبہ ٹھانھیں مار رہا تھا۔ حفظ قرآن کے بعد اعلیٰ تعلیم کے لئے رخت سفر باندھ لیا اور علوم اسلامیہ کی تحصیل کے لئے جامعہ ہندیال شریف میں عرصہ دراز تک قیام پذیر ہوئے۔ وہاں انہوں نے فقیہ العصر حضرت علامہ یار محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے خاص تلمیذ حضرت علامہ عطا محمد بندیا لوی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس زانوئے تلمذ تہہ فرمائے۔

قابل رشک منظر

محقق العرب والعجم حضرت علامہ عطا محمد بندیا لوی رحمۃ اللہ علیہ کو اللہ قدوس نے بہت زیادہ دینی جذبہ عطا فرما رکھا تھا۔ اسی جذبہ کے پیش نظر آپ کی ہر ممکن یہی جدوجہد رہی کہ آپ اپنی صاحبزادیوں کا نکاح علماء دین سے فرماتے رہے۔ آج علماء کی یہ حالت ہے کہ اپنی بیٹیوں کا نکاح کرتے وقت ذرا تدبر نہیں فرماتے اور فساق و فجار سے نکاح کر دیتے ہیں اور بعد نکاح کے حالات خراب ہو جاتے ہیں۔ الغرض! حضرت علامہ عطا محمد بندیا لوی زید مجتہد نے اپنی صاحبزادی کا نکاح علامہ قاری محمد بشیر سیالوی صاحب کے ساتھ فرما دیا۔ یہ اس قدر سعادت ہے کہ اوروں کو کم ہی میسر ہے۔

حضرت علامہ قاری محمد بشیر سیالوی صاحب درس نظامی پڑھنے کے باوجود آپ نے زیادہ توجہ تجوید و حفظ کی طرف دی اس لئے وہ عرصہ دراز سے حفظ قرآن میں مصروف ہیں اللہ تعالیٰ ان کی عمر میں برکت فرمائے اور اسلام کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔